

الوہابیت

حسب الارشاد

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ
سجادہ نشین دربار عالیہ خوشیہ دھوڑا شریف ضلع گجرات

مصنف

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی
خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

فون ۸۲۹۷۲

جسٹلہ حقوق محفوظ ہیں؟

نام کتاب	_____	الوہا بیت
تالیف	_____	مولانا ابوالکلام محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی
ناشر	_____	قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ
کتابت	_____	جمیل مرزا، بی۔ اے۔ محمد رشید سلیم قادری
صفحات	_____	۲۴۰
باس	_____	دوم
قیمت	_____	۷۵ روپے
مطبع	_____	

ذخائر العقبیٰ فی احوال الموتیٰ فی القبریٰ

ترجمہ
پروفیسر دوست محمد شاہ

مصنفہ
علامہ محبت طبری

فضائل الہییت الطہار پر مبنی نظر اور دلچسپ کتاب ہے۔ عرصہ سے
نایاب تھی۔ ادارہ نے ترجمہ کر کے شائع کر دی ہے۔

بھاگتے ہیں تجھ سے سارے دشمنانِ مُصطفیٰ

اے ضیاء اللہ، اے مدارِ شانِ مُصطفیٰ
 تیری ہستی ہے دلیلِ مادوحانِ مُصطفیٰ
 مٹ نہیں سکتا زمانے میں ترا نام و نشان
 جب ترا عنوان ہے نام و نشانِ مُصطفیٰ
 تیری خوش بختی ہے، ایسے لوگ ہیں تیرے عدو
 بھڑتیے کہتی ہے جن کو خود زبانِ مُصطفیٰ
 قدسی کیوں بوسے نہ لیں تیرے لبوں کے اے عزیز
 تجھ کو بخشا ہے مہتر نے بیانِ مُصطفیٰ
 واہ وا اے سائلِ محبوبِ رب العالمین!
 مرجبا اے فیضِ آبِ آستانِ مُصطفیٰ
 افتخارِ قادریتِ شمعِ بزمِ رضویت!
 شاد باش اے عنذِ لبِ بوستانِ مُصطفیٰ
 تجھ پہ نازاں ہیں یقیناً حضرتِ شیخ الحدیث
 یعنی جو خود بھی ہیں فخرِ عارفانِ مُصطفیٰ

اس تصور میں بڑی تسکین ہے میرے لیے
 میں ہوں آسمی مدحِ خوانِ مدحِ خوانِ مُصطفیٰ

ذیل علامہ حافظ محمد عالم صاحب سیالکوٹی

دہانی سے خطاب (لطیف انور قادری)

اے دہانی کیا تجھے معلوم ہے اپن چلن
فی الحقیقت تو راہ ابلیس پر ہے گام زن
رہبر و مرشد تھا تیرا نجد کا ابن عبد الوہاب
جو فریب و دجل میں رکھتا نہ تھا اپنا جواب
اس کی روح پر مائیم کا ہوا مرزا شکار
جس نے ملت کے گریباں کو کیا ہے تار تار
اے عقیدت مند مرزا تو بہت غماز ہے
دین احمد کے منافی تیرا ہر انداز ہے
انبیائے نیک دل کو دیتا ہے دشنام تو
اولیاء و اصفیاء کو کرتا ہے بدنام تو
تیرے سینے میں ہے کینہ، تیرے دل میں ہیں فتن
جاننا ہے تو ہزاروں افسترا و مکرو فن
تو مجھ ہے تعصب، مخزن بغض و دغا
بجے نمایاں تیرے ہر امتدام سے نگہ بیا
دشمنان دین سے رکھتا ہے ربط و التفات
ہیں ابن وہاب و مرزا تیرے بڑے لات منات
اس لیے انور کو مغفرت ہے تیرے نام سے
اور سمجھتا ہے تجھے منفک رہ اسلام سے

فہرست

۱۔ وجہ تالیف	۱۵	۲۲۔ کتے کا گوشت۔ بھدیاں۔ خون۔ بال اور
۲۔ تعتریم	۱۷	۲۳۔ پسینہ پاک ہے۔
۳۔ عرض حال	۲۶	۲۳۔ دریائی جانور زندہ اور مردہ حلال ہے۔
۴۔ غیر مقلدین کے متعلق دیوبندی اکابر کی آراء	۴۴	۲۴۔ وہابیوں کی تہذیب۔
۵۔ مولوی حسین احمد مدنی کے نزدیک وہابی مذہب	۵۱	۲۵۔ پاجانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور
۶۔ وہابیہ کی قرآن پاک کی تفسیر میں تحریف	۵۸	۲۵۔ پشت کرنا جائز ہے۔
۷۔ اعلام خلق اللہ کے نوٹ	۶۹	۲۶۔ جماع کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا۔
۸۔ وہابیوں کی مرغوب غذا تیں۔	۷۶	۲۷۔ قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی اجازت۔
۹۔ گناہ خنزیر اور سانپ حلال ہیں۔	۷۷	۲۸۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔
۱۰۔ مشرک اور کافر کا ذبیحہ حلال ہے۔	۷۷	۲۹۔ متعجب اتز ہے۔
۱۱۔ بچہ اور گواہ حلال ہے۔	۷۸	۳۰۔ مشت زنی واجب ہے۔
۱۲۔ گدا۔ کچھوا۔ کوکرا حلال ہے۔	۸۰	۳۱۔ چوטרلوں اور رانوں میں دلی کرنا
۱۳۔ کچھوا اور سانڈ حلال ہے۔	۸۱	۳۲۔ زنا کی اجازت۔
۱۴۔ منی پاک ہے۔	۸۲	۳۳۔ باپ بیٹے کی مشترکہ عورت۔
۱۵۔ گواہ گھوڑا۔ گواہ اور زانیہ کا مال حلال ہے۔	۸۳	۳۴۔ ماں۔ بہن اور بیٹی سے زنا۔
۱۶۔ بنک کا سود جائز ہے۔	۸۵	۳۵۔ شہر کا بہو سے جماع
۱۷۔ سود خور کی اقتدار میں نماز۔	۸۶	۳۶۔ سانس سے جماع
۱۸۔ غیر مسلموں کا صدقہ اور چندہ جائز ہے۔	۸۷	۳۷۔ رٹلی سے نکاح
۱۹۔ ہنود کی مٹھائی ان کا سودی روپیہ سے بنایا	۸۸	۳۸۔ نانی اور داوی سے نکاح
۲۰۔ ہواشریت اور شراب کا سرکہ جائز ہے۔	۸۸	۳۹۔ فتوے کا فوٹو
۲۱۔ کنواں میں گناہ جملے تو پانی پاک ہے۔	۸۹	۴۰۔ سوتیلی ماں سے نکاح
۲۲۔ کتے کا پیشاب۔ خنزیر اور کتے کا جوشا	۹۱	۴۱۔ سالی سے زنا کرنے سے منکوح حرام
پاک ہے۔	۸۹	نہیں ہوتی۔

- ۱۲۸ - ۶۵۔ امام کی اجازت کے بغیر زکوٰۃ جائز نہیں۔
۶۶۔ موجودہ سکولوں اور کالجوں کی صدقہ فطر سے مدد کرنا۔
۱۲۸
۶۷۔ مردوں اور عورتوں کے لیے چاندی کے زیورات پہننا جائز ہے۔
۱۲۸
۶۸۔ عیدین میں معافۃ بدعت ہے۔
۱۲۹
۶۹۔ بڑے شخص پر روزہ فرض نہیں۔
۱۳۰
۷۰۔ کاشتکاروں کو ماہ رمضان میں روزہ کی رخصت۔
۱۳۱
۷۱۔ حاملہ کے لیے قدیہ کے بعد روزہ کی قضا نہیں
۱۳۲
۷۲۔ روشنی کرنا حرام ہے۔
۱۳۳
۷۳۔ بروز ختم قرآن مسجد میں روشنی کرنا بدعت ہے۔
۱۳۴
۷۴۔ رشوت دینا۔ کچہری میں جھوٹ بونا درست ہے۔
۱۳۵
۷۵۔ جہی منانا۔ فعل کفار منی آرڈر کرنا سودیہ
۷۶۔ بینک میں روپیہ داخل کرنا بدعت ہے
۱۳۶
۷۷۔ قرآن پاک پڑھنے کی رقم ملے کرنا اور مزدوری جائز ہے۔
۱۳۶
۷۸۔ مرغی کی قربانی جائز ہے۔
۱۳۶
۷۹۔ چار آنہ یا آٹھ آنہ کا گوشت خرید کر قربانی کرنا۔
۱۳۷
۸۰۔ حصّی کرنا جائز نہیں۔
۱۳۷
۸۱۔ قرآن کو بوسہ دینا منع ہے۔
۱۳۸
۸۲۔ قرآن مخلوق ہے۔
۱۳۸
۸۳۔ اسلاف کی تفسیروں سے تعلیم یافتہ لوگ
۱۰۸۔ عورت کا ڈارمعی والے کو دودھ پلانا۔
۲۳۔ عورت کے لیے غیر محرم مردوں کو دیکھنا حرام ہے۔
۱۱۰
۳۳۔ پردہ کا حکم خاص کر نبی پاک کی بیویوں کے لیے تھا۔
۱۱۱
۴۵۔ پردہ میں بیٹھ کر عورت کو کھیل دکھانا۔
۱۱۱
۴۶۔ مرد کو عورت کی شرمگاہ دیکھنا جائز ہے۔
۱۱۲
۴۷۔ حیض کے خون کی رنگت۔
۱۱۳
۴۸۔ زیب زینت نہ کرنے پر عورت کو زد و کوب
۱۱۴
۴۹۔ ہندوستانی عورتیں حوریٰ ہیں۔
۱۱۴
۵۰۔ رخساروں پر بالوں کا فیشن
۱۱۴
۵۱۔ چار عورتوں سے زائد بیویاں رکھنا جائز ہے۔
۱۱۷
۵۲۔ عزل جائز ہے۔
۱۱۸
۵۳۔ برتھ کنٹرول جائز ہے۔
۱۱۹
۵۴۔ لڑکیوں کا گھر میں گانا جائز ہے۔
۱۲۰
۵۵۔ شادی پر گانا، بجانا جائز ہے۔
۱۲۰
۵۶۔ ڈھولک بجانے کی اجازت۔
۱۲۱
۵۷۔ تالیاں بجانے کی اجازت
۱۲۱
۵۸۔ رشید احمد گنگوہی کا محفل ذکر میں تالیاں بجانا
۱۲۱
۵۹۔ سینا دیکھنے کی اجازت۔
۱۲۳
۶۰۔ شطرنج کھیلنا جائز ہے۔
۱۲۳
۶۱۔ تبسّم پڑھنا۔ طاق راتوں میں وعظ و تقریر کرنا بدعت ہے۔
۱۲۵
۶۲۔ صلوٰۃ التبسّم بدعت ہے۔
۱۲۶
۶۳۔ زیورات پر کوئی زکوٰۃ نہیں
۱۲۶
۶۴۔ خاوند بیوی کو اور ماں باپ کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔
۱۲۷

- ۱۰۸۔ وہابین وہابیوں کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ۱۳۹
- ۱۰۹۔ ستر کھل جانے سے نماز ہو جاتی ہے۔ ۱۴۰
- ۱۱۰۔ شترگاہ پر کچھ تعمیر کر نماز پڑھنا۔ ۱۴۱
- ۱۱۱۔ عورت خطبہ دے سکتی ہے۔ ۱۴۲
- ۱۱۲۔ عورت اذان دے سکتی ہے۔ ۱۴۳
- ۱۱۳۔ عورت مردوں میں ستر چھپائے بغیر بھی نماز پڑھ سکتی ہے۔ ۱۴۴
- ۱۱۴۔ عورت کا مسجد میں اسٹکاف بیٹھنا۔ ۱۴۵
- ۱۱۵۔ نابالغ بچے کی امامت۔ ۱۴۶
- ۱۱۶۔ نماز میں بلند آواز سے رکنے کی اجازت۔ ۱۴۷
- ۱۱۷۔ نماز میں سلام کا جواب۔ ۱۴۸
- ۱۱۸۔ وہابیوں کی نماز کا عجیب منظر۔ ۱۴۹
- ۱۱۹۔ مسافر قیام کے پیچھے نماز پڑھے۔ ۱۵۰
- ۱۲۰۔ نفل پڑھنے والا فرض نماز پڑھنے والوں کی امامت کر سکتا ہے۔ ۱۵۱
- ۱۲۱۔ امام ایک وقت میں دو دفعہ فرضوں کی نماز کر سکتا ہے۔ ۱۵۲
- ۱۲۲۔ ظہر پڑھنے والوں کی عصر پڑھنے والوں کے پیچھے نماز۔ ۱۵۳
- ۱۲۳۔ تراویح پڑھانے والے امام کے پیچھے فرض نماز۔ ۱۵۴
- ۱۲۴۔ تہجد اور تراویح ایک ہے۔ ۱۵۵
- ۱۲۵۔ عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوں تو جمعہ اور ظہر معاف ہیں۔ ۱۵۶
- ۱۲۶۔ عیدین کا خطبہ بے وضو جائز ہے۔ ۱۵۷
- ۱۲۷۔ عیدین میں معاف کرنا بدعت ہے۔ ۱۵۸
- ۱۲۸۔ امام کی نماز باطل ہونے پر مقتدیوں کی تشدد رہے ہیں۔ ۱۵۹
- ۸۳۔ قرآن پاک کو مذہبی کتاب سمجھ کر پڑھنے سے بندہ مانوس نہیں ہوتا۔ ۱۶۰
- ۸۵۔ امام ہمدی جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا۔ ۱۶۱
- ۸۶۔ بیعت سنت نہیں۔ ۱۶۲
- ۸۷۔ حدیث لولاک کانکار۔ ۱۶۳
- ۸۸۔ معراج شریف کانکار۔ ۱۶۴
- ۸۹۔ یا محمد یا رسول اللہ شکر یہ عمرہ ہے۔ ۱۶۵
- ۹۰۔ یا رسول اللہ میں شفاعت چاہتا ہوں کہنے والا کافر اور مشرک ہے۔ ۱۶۶
- ۹۱۔ مرنے سے پہلے تعزیت۔ ۱۶۷
- ۹۲۔ حالت حیض میں طلاق۔ ۱۶۸
- ۹۳۔ احکام قرآنی عہد نبوی کے لوگوں تک۔ ۱۶۹
- ۹۴۔ مرزائی امام کے پیچھے نماز۔ ۱۷۰
- ۹۵۔ وہابیوں کی نماز۔ ۱۷۱
- ۹۶۔ ناپاک بدن سے نماز اور اذان ہو سکتی ہے۔ ۱۷۲
- ۹۷۔ دوڑانی کافی ہے۔ ۱۷۳
- ۹۸۔ مہینہ اود حائضہ مسجد میں آجا سکتے ہیں۔ ۱۷۴
- ۹۹۔ ٹخنوں سے نیچے پاؤں جاملے ہونے والے کا وضو نہیں۔ ۱۷۵
- ۱۰۰۔ بے وضو سجدہ تلاوت۔ ۱۷۶
- ۱۰۱۔ جوتی سمیت نماز۔ ۱۷۷
- ۱۰۲۔ جوتوں پر مسح اور عمامہ پر مسح۔ ۱۷۸
- ۱۰۳۔ بغیر انزال کے غسل واجب نہیں۔ ۱۷۹
- ۱۰۴۔ جانور سے دلی۔ ۱۸۰
- ۱۰۵۔ عورت مردوں کی امامت کر سکتی ہے۔ ۱۸۱
- ۱۰۶۔ نماز میں رکھ یا رکھی کو اٹھانا۔ ۱۸۲
- ۱۰۷۔ نماز میں کتے کو اٹھا کر نماز پڑھنا۔ ۱۸۳

- ۱۵۰۔ عشرہ محرم کا کھانا شرک ہے ۱۸۳
 ۱۵۱۔ جہولی یا دیوالی کی تھیلیں اور پوریاں کھانا
 درست ہے۔ ۱۸۵
 ۱۵۲۔ سورۃ فاتحہ اور اخلاص پڑھ کر دُعا مانگنا
 درست نہیں ۱۸۶
 ۱۵۳۔ بتوں کے نام پر شرک کا ذبح کیا ہوا
 جانور کھانا جائز ہے ۱۸۶
 ۱۵۴۔ گیارہویں حرام اور صریح شرک ہے ۱۸۷
 ۱۵۵۔ عرس میں شرکت گناہ اور اُس کا کھانا
 حرام ہے۔ ۱۸۸
 ۱۵۶۔ میلاد شریف۔ شبِ برأت۔ تیجہ۔ دسواں
 چہلم کے لیے اشیاء خوردنی فروخت کرنا
 ممنوع ہے۔ ۱۸۹
 ۱۵۷۔ مجلس میلاد شریف بدعت و ناجائز ہے ۱۹۰
 ۱۵۸۔ میلاد اور قیامِ مشرکانہ عقائد ہیں۔ ۱۹۱
 ۱۵۹۔ گیارہ تاریخ کو محض اللہ کے لیے بھی نہ
 پکنا چاہیے۔ ۱۹۲
 ۱۶۰۔ برسی کرنا بدعت ۱۹۲
 ۱۶۱۔ حقہ اور نسوار مکروہ نہیں ۱۹۳
 ۱۶۲۔ حقہ نوش کو امام نہ مقرر کرنا چاہیے ۱۹۴
 ۱۶۳۔ تمباکو والا پان کھانا پینا حرام ہے۔ ۱۹۴
 ۱۶۴۔ گراموفون سننا حرام ۱۹۴
 ۱۶۵۔ گراموفون سننے والے پر تعزیر ۱۹۵
 ۱۶۶۔ حضرت مجددِ اہل ثانی اور شاہ ولی اللہ نے
 مسلمانوں کو غلط غذا دی۔ ۱۹۵
 ۱۶۷۔ امام غزالی کی تبلیغ میں نقائص ۱۹۶
 ۱۶۸۔ بولٹا جانی اور مولانا رحمہ علیہ الرحمہ کی توہین ۱۹۶
- ۱۶۹۔ معتدلوں کی نماز باطل نہ ہوگی ۱۶۹
 ۱۶۹۔ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا
 بدعت ہے۔ ۱۶۹
 ۱۶۹۔ خطبہ جمعہ میں اُردو پنجابی میں وعظ کرنا
 بدعت ہے۔ ۱۶۹
 ۱۷۰۔ سجدہ تلاوت کی جگہ رکوع کافی ہے ۱۷۰
 ۱۷۰۔ بے نماز کافر و مشرک ہے ۱۷۰
 ۱۷۰۔ بے نماز کا جنازہ جائز نہیں ۱۷۰
 ۱۷۱۔ بے نماز کا نکاح پڑھانا ناجائز ہے ۱۷۱
 ۱۷۲۔ نکاح خواں کی اُمرت دلنا ثروت ہے ۱۷۲
 ۱۷۳۔ برات فضول خرچی ہے۔ ۱۷۳
 ۱۷۴۔ جس ولیمہ میں غریبوں کو نہ بلایا جائے
 وہ کھانا بہت بُرا ہے۔ ۱۷۴
 ۱۷۵۔ خاتنِ خود کشی کرنے والے، کافر اور شہید کی
 نماز جنازہ نہ پڑھنی چاہیے۔ ۱۷۵
 ۱۷۶۔ بے نماز کے گھر کے برتن میں کھانا نہ کھاتے ۱۷۶
 ۱۷۷۔ بے نماز کا ذبیحہ اور کھانا مثلِ صیاتی کے ہے ۱۷۷
 ۱۷۸۔ حیدر گاہ بنانا مسنون نہیں ۱۷۸
 ۱۷۹۔ مسجدوں میں محراب بنانا بدعت ہے ۱۷۹
 ۱۸۰۔ محراب ہنود کی ایجاد ہے ۱۸۰
 ۱۸۱۔ محراب کے گنبد مندروں کے کُت ہے ۱۸۱
 ۱۸۲۔ خانہ کعبہ کی سیدھی سمت ہونا ضروری نہیں ۱۸۲
 ۱۸۳۔ چار انگشت سے کم دائرہ ۱۸۳
 ۱۸۴۔ دباہیوں کے دیگر عقائد ۱۸۴
 ۱۸۵۔ مقابر پر قرآن خوانی ناجائز ۱۸۵
 ۱۸۶۔ عرس۔ نذر۔ نیاز۔ فاتحہ ۱۸۶
 ۱۸۷۔ نئی شریعت اور مشرکانہ پوجا پاٹ ہے۔ ۱۸۷

- ۱۶۹۔ تقلید جہالت بدعت اور سنت یہود ہے ۱۹۷۔ واقعہ کربلا مذہبی نہ تھا ۲۲۷
- ۱۷۰۔ روضہ اطہر کے متعلق عقائد ۲۰۰
- ۱۷۱۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بُت ہے ۲۰۰
- ۱۷۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر شرک و الحاد کا بڑا ذریعہ ہے۔ ۲۰۳
- ۱۷۳۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر قبہ بہت بڑی جہالت ہے۔ ۲۰۴
- ۱۷۴۔ قبروں پر قبے بنانا حرام ہے ۲۰۴
- ۱۷۵۔ روضہ اطہر کو گرانا واجب ہے ۲۰۵
- ۱۷۶۔ اصحاب کہف کے مزار مبارک پر گنبد ۲۰۶
- ۱۷۷۔ نبی پاک اور دیگر انبیاء کی قبور کی زیارت کے لیے سفر کرنا شرک ہے۔ ۲۰۷
- ۱۷۸۔ نبی پاک کے روضہ پر سلام کرنا منع ہے ۲۰۸
- ۱۷۹۔ نبی پاک کی قبر مبارک کے قریب دعا مانگنا بدعت ہے۔ ۲۱۱
- ۱۸۰۔ وہابیوں کا کعبہ میں زیادتی کرنا ۲۱۵
- ۱۸۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عبد الجبار امام اللہ ۲۱۵
- ۱۸۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اشرف علی رسول اللہ ۲۱۶
- ۱۸۳۔ وہابیت اور شیعیت ۲۲۱
- ۱۸۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں۔ ۲۳۱
- ۱۸۵۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی ۲۲۲
- ۱۸۶۔ امیر المومنین عائشہ صدیقہ کی گستاخی ۲۲۲
- ۱۸۷۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان ۲۲۳
- ۱۸۸۔ امیر معاویہ کی تعظیم کرنے کے باقی ہے ۲۲۳
- ۱۸۹۔ وہابیت اور خارجیت ۲۲۵
- ۱۹۰۔ سیدنا علی المرتضیٰ کا اسلام معتبر نہیں ۲۲۷
- ۱۹۱۔ واقعہ کربلا مذہبی نہ تھا ۲۲۷
- ۱۹۲۔ یزید سے سرکار امام حسین کا مقابلہ حکومت اور ریاست کے حصول کے لیے تھا۔ ۲۲۸
- ۱۹۳۔ عظمت حسین سے انکار ۲۲۹
- ۱۹۴۔ امام حسین کا اسلام کے خلاف اصول ۲۲۹
- ۱۹۵۔ یزید کی خلافت حضرت علی کی خلافت سے اولیٰ تھی۔ ۲۲۹
- ۱۹۶۔ یزید صاحب تھا اور اسلام میں اس کا کردار بہت بلند تھا۔ ۲۳۰
- ۱۹۷۔ یزید خلیفہ حق ہے ۲۳۱
- ۱۹۸۔ سانحہ کربلا سیاسی تھا ۲۳۱
- ۱۹۹۔ سفر کربلا حصول اقتدار کے لیے تھا۔ ۲۳۲
- ۲۰۰۔ شہادت حسین کا استہزاء ۲۳۳
- ۲۰۱۔ واقعہ کربلا سے اسلام مُردہ ہوا ہے ۲۳۳
- ۲۰۲۔ وہابیوں کے خارجی ہونے پر اسلاف کی شہادتیں ۲۳۴
- ۲۰۳۔ علامہ شامی کی گواہی ۲۳۴
- ۲۰۴۔ نواب قطب الدین دہلوی کی گواہی ۲۳۵
- ۲۰۵۔ مولوی محمد تھانوی کی گواہی ۲۳۶
- ۲۰۶۔ تھانوی کے ناموں اور حفظ کا انداز ۲۳۸

ماخذ کتاب

اسے کتاب کے ترتیب و تالیف میں مندرجہ ذیل کتب و اخبارات سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے۔

- ۱۔ قرآن مجید
- ۲۔ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
- ۳۔ تفسیر مدارک از امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ
- ۴۔ تفسیر ابن عباس از سید الفسین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
- ۵۔ تفسیر ابن کثیر از محمد بن عبداللہ ابن کثیر علیہ الرحمۃ
- ۶۔ تفسیر قادری از علامہ فخر الدین علیہ الرحمۃ
- ۷۔ تفسیر ستاری از مولوی عبدالستار دہلوی
- ۸۔ تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن بھویالی
- ۹۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمن از مولوی شتار اللہ امرتسری
- ۱۰۔ صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
- ۱۱۔ صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
- ۱۲۔ جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
- ۱۳۔ سنن ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد علیہ الرحمۃ
- ۱۴۔ سنن ابوداؤد از امام سلیمان بن الاشعث علیہ الرحمۃ
- ۱۵۔ سنن نسائی از امام احمد بن شعیب النسائی علیہ الرحمۃ
- ۱۶۔ طبرانی از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ
- ۱۷۔ دارقطنی از امام ابوالحسن علی بن عمر علیہ الرحمۃ
- ۱۸۔ کنز العمال از امام علاؤ الدین علی التتقی علیہ الرحمۃ
- ۱۹۔ جامع صغیر از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۲۰۔ حکوۃ از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
- ۲۱۔ اشعۃ اللمعات از امام عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۲۲۔ مرقاۃ از امام علی القاری علیہ الرحمۃ
- ۲۳۔ مظاہر حق از نواب قطب الدین دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۲۴۔ الادب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری
- ۲۵۔ عمدۃ القاری از امام بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ
- ۲۶۔ زرقانی از امام محمد بن عبدالباقی علیہ الرحمۃ
- ۲۷۔ الدرر الکامنه از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
- ۲۸۔ حادی از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۲۹۔ شامی از امام ابن عابدین علیہ الرحمۃ
- ۳۰۔ شرح شفاء از امام علی القاری علیہ الرحمۃ
- ۳۱۔ شفاء السقام از امام تقی الدین سبکی علیہ الرحمۃ
- ۳۲۔ جذب القلوب از امام عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۳۳۔ مدارج النبوة " " " "
- ۳۴۔ فتاویٰ حدیثیہ از امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
- ۳۵۔ وفاء الوفا از امام سمہودی علیہ الرحمۃ
- ۳۶۔ کتاب الوفا از امام عبدالرحمن بن جوزی علیہ الرحمۃ
- ۳۷۔ توفیر الحق از نواب قطب الدین دہلوی
- ۳۸۔ الدرر السنیۃ از امام احمد بن زینی دحلان مکی
- ۳۹۔ الفجر الصادق از امام ابو حامد مزدوق علیہ الرحمۃ
- ۴۰۔ الانصاف از شاہ دلی اشرف دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۴۱۔ فتاویٰ عزیزی از شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۴۲۔ فیصلہ ہفت مسئلہ از حاجی امجد اللہ مہاجر مکی
- ۴۳۔ کتاب توحید از محمد بن عبدالوہاب نجدی
- ۴۴۔ شرح الصدور از " " "

- ۴۵- حیات البحران از امام کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ
۴۶- فتح المجید از عبدالرحمن نجدی
۴۷- ہدایۃ المستفید از عطاء اللہ شاقب
۴۸- صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی قتیل
۴۹- تقویۃ الدیان " " " "
۵۰- تصفیۃ العقائد از مولوی قاسم نانوتوی
۵۱- سبیل الرشاد از مولوی رشید احمد گنگوہی
۵۲- فتاویٰ رشیدیہ " " " "
۵۳- تذکرۃ الرشید از مولوی عاشق الہی میرٹھی
۵۴- مرثیہ از مولوی محمود الحسن
۵۵- تطہیر الاعتقاد از محمد بن اسماعیل یمنی
۵۶- زاد المعاد از ابن قیم
۵۷- نیل الاوطار از محمد بن علی شوکانی
۵۸- الدرر البہیہ از " " "
۵۹- بدور الاحلہ از نواب صدیق حسن بھوپالی
۶۰- نہج المقبول " " " "
۶۱- بنیان المصوص " " " "
۶۲- ہدایۃ السائل " " " "
۶۳- الروضۃ الندیہ " " " "
۶۴- عرفانجادی " " " "
۶۵- نزل الابرار از مولوی وحید الزمان حیدر آبادی
۶۶- ہدیۃ النہدی " " " "
۶۷- وحید اللغات " " " "
۶۸- تیسیر الباری از " " " "
۶۹- فتاویٰ نذیریہ از مولوی نذیر حسین دہلوی
۷۰- فیض الباری از مولوی ابوالحسن
۷۱- فقرہ محمدیہ " " " "
- ۷۲- صلوٰۃ النبی از مولوی یونس دہلوی
۷۳- کتاب التوحید والسنۃ از قاضی عبدالاحد خانپوری
۷۴- الفیصلۃ المجازیہ از قاضی عبدالاحد خانپوری
۷۵- اعلام خلق اللہ از مولوی فقیر اللہ مدراسی
۷۶- فتاویٰ شائتہ از مولوی شہار اللہ امرتسری
۷۷- ہدایت الزوجین از " " "
۷۸- افاضات الیومیہ از مولوی اشرف علی تھانوی
۷۹- اعداد الفتاویٰ از " " "
۸۰- شتائم امدادیہ " " "
۸۱- اعداد المشتاق " " "
۸۲- روح القیام " " "
۸۳- ملفوظات ہفت اختر " " "
۸۴- رسالہ الامداد از " " "
۸۵- التذکیر از " " "
۸۶- ارواح ثلاثہ " " "
۸۷- مشکلات القرآن از مولوی انور شاہ کشمیری
۸۸- رسالہ سماع موقیٰ از حافظ عبداللہ دہڑی
۸۹- بکرا دیوی از " " "
۹۰- درآیت تفسیری از " " "
۹۱- تعریضات اہل سنت " " "
۹۲- رد بدعات از " " "
۹۳- فتاویٰ الہدیث " " "
۹۴- مسئلہ زیارت قبر نبوی " " "
۹۵- الشہاب الثاقب از مولوی حسین احمد مدنی
۹۶- جواہر القرآن از مولوی غلام حاں
۹۷- الارشاد الی سبیل الرشاد از ابوبھی محمد شاہ جہانی
۹۸- محمد بن عبدالوہاب از احمد عبدالغفور عطار

- ۹۹۔ القول السدید از حافظ عنایت اللہ اثری
۱۰۰۔ اصلاح عقائد ملازمولوی رفیق خاں پسروری
۱۰۱۔ رسائل و مسائل از ابوالاعلیٰ المودودی
۱۰۲۔ تفہیم القرآن از " "
۱۰۳۔ تجدید و احیاء دین " "
۱۰۴۔ نصرۃ الہامی از مولوی عبدالستار دہلوی
۱۰۵۔ فتاویٰ ستاریہ " "
۱۰۶۔ معارف یزید از محمد امین کامونکی
۱۰۷۔ عصائے محمدی از مولوی محمد دہلوی
۱۰۸۔ مقاصد الامامہ از مولوی عبدالجبار کھنڈہلوی
۱۰۹۔ اربعین از مولوی عبدالرحیم غزنوی
۱۱۰۔ فتنہ شناسیہ از مولوی عبدالعزیز
۱۱۱۔ احیاء الہیت از مولوی ابراہیم میر سیاکوٹی
۱۱۲۔ خلافت رشید بن رشید از ابو یزید محمد دین بٹ
۱۱۳۔ حیات وحید الزمان از عبدالحکیم شتر
۱۱۴۔ حیات ابن حزم از ابو زہرہ مہری
۱۱۵۔ جلد التہدید از قاری خلیل احمد لکھنوی
۱۱۶۔ صاعقۃ التقليد از " "
۱۱۷۔ خیر التقدید از مولوی خیر محمد بٹ
۱۱۸۔ خزانۃ اللادویہ از حکیم نجم الحسن رامپوری
- ۱۲۳۔ ۱۳ اگست ۱۹۰۶ء
۱۲۵۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء
۱۲۶۔ ۲ جون ۱۹۱۱ء
۱۲۷۔ ۲۳ جون ۱۹۱۱ء
۱۲۸۔ ۵ جنوری ۱۹۱۲ء
۱۲۹۔ ۲۶ جنوری ۱۹۱۲ء
۱۳۰۔ ۵ اپریل ۱۹۱۲ء
۱۳۱۔ ۳ مئی ۱۹۱۲ء
۱۳۲۔ ۱۰ مئی ۱۹۱۲ء
۱۳۳۔ ۲۱ جون ۱۹۱۲ء
۱۳۴۔ ۱۶ اگست ۱۹۱۲ء
۱۳۵۔ ۳۱ جنوری ۱۹۱۳ء
۱۳۶۔ ۶ جون ۱۹۱۳ء
۱۳۷۔ ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء
۱۳۸۔ ۷ نومبر ۱۹۱۳ء
۱۳۹۔ ۲۶ جون ۱۹۱۳ء
۱۴۰۔ ۲۳ جولائی ۱۹۱۳ء
۱۴۱۔ ۴ ستمبر ۱۹۱۳ء
۱۴۲۔ ۴ دسمبر ۱۹۱۳ء
۱۴۳۔ ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء
۱۴۴۔ ۱۱ جون ۱۹۱۵ء
۱۴۵۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۵ء
۱۴۶۔ ۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء
۱۴۷۔ ۵ نومبر ۱۹۱۵ء
۱۴۸۔ ۲۱ جنوری ۱۹۱۶ء
۱۴۹۔ ۷ اپریل ۱۹۱۶ء
۱۵۰۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۶ء

اخبار اہلحدیث امرتسر

- ۱۱۹۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء
۱۲۰۔ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء
۱۲۱۔ ۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء
۱۲۲۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۸ء
۱۲۳۔ ۴ دسمبر ۱۹۰۸ء

- ۱۴۸ - ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء
 ۱۴۹ - ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء
 ۱۸۰ - ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء
 ۱۸۱ - ۱۵ مارچ ۱۹۳۸ء
 ۱۸۲ - ۹ اگست ۱۹۳۸ء
 ۱۸۳ - ۳۰ اگست ۱۹۳۸ء
 ۱۸۴ - ۱۵ جنوری ۱۹۳۹ء
 ۱۸۵ - ۲۶ فروری ۱۹۳۹ء
 ۱۸۶ - ۵ مارچ ۱۹۳۹ء
 ۱۸۷ - ۲۳ اپریل ۱۹۳۹ء
 ۱۸۸ - ۲۵ جون ۱۹۳۹ء
 ۱۸۹ - ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء
 ۱۹۰ - ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء
 ۱۹۱ - ۶ اپریل ۱۹۴۰ء
 ۱۹۲ - ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء
 ۱۹۳ - ۳ اگست ۱۹۴۰ء
 ۱۹۴ - ۳۱ اگست ۱۹۴۰ء
 ۱۹۵ - ۲۳ اگست ۱۹۴۰ء

صحیفہ المحدث کراچی

- ۱۹۶ - ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ
 ۱۹۷ - یکم جمادی الاول ۱۳۷۳ھ
 ۱۹۸ - یکم جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ
 ۱۹۹ - یکم ربیع الاول ۱۳۷۴ھ
 ۲۰۰ - ۱۵ صفر ۱۳۷۸ھ
 ۲۰۱ - ۱۶ صفر ۱۳۸۱ھ
 ۲۰۲ - ۱۶ شعبان ۱۳۸۱ھ

- ۱۵۱ - ۱۱ اگست ۱۹۱۶ء
 ۱۵۲ - ۲۵ اگست ۱۹۱۶ء
 ۱۵۳ - ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء
 ۱۵۴ - ۳۰ ستمبر ۱۹۲۷ء
 ۱۵۵ - ۲۳ اپریل ۱۹۳۱ء
 ۱۵۶ - ۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء
 ۱۵۷ - ۳۰ نومبر ۱۹۳۲ء
 ۱۵۸ - ۲۶ جون ۱۹۳۶ء
 ۱۵۹ - ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء
 ۱۶۰ - ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء
 ۱۶۱ - ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء
 ۱۶۲ - ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء
 ۱۶۳ - ۱۳ نومبر ۱۹۳۶ء
 ۱۶۴ - یکم جنوری ۱۹۳۷ء
 ۱۶۵ - ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء
 ۱۶۶ - ۵ فروری ۱۹۳۷ء
 ۱۶۷ - ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء
 ۱۶۸ - ۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء
 ۱۶۹ - ۹ اپریل ۱۹۳۷ء
 ۱۷۰ - ۱۶ اپریل ۱۹۳۷ء
 ۱۷۱ - ۲۳ اپریل ۱۹۳۷ء
 ۱۷۲ - ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء
 ۱۷۳ - ۷ مئی ۱۹۳۷ء
 ۱۷۴ - ۲۱ مئی ۱۹۳۷ء
 ۱۷۵ - ۱۱ جون ۱۹۳۷ء
 ۱۷۶ - ۱۸ جون ۱۹۳۷ء
 ۱۷۷ - ۶ اگست ۱۹۳۷ء

تنظیم المحدث روپڑ

- ۲۲۴ - یکم فروری ۱۹۳۳ء
 ۲۲۵ - ۴ اپریل ۱۹۳۴ء
 ۲۲۶ - ۱۶ مئی ۱۹۵۴ء
 ۲۲۷ - ۱۷ ستمبر ۱۹۶۶ء لاہور

المحدث دہلی

- ۲۲۸ - ۱۵ اپریل ۱۹۵۴ء
 ۲۲۹ - یکم فروری ۱۹۵۴ء

الاعتصام لاہور

- ۲۳۰ - ۱۹ فروری ۱۹۵۴ء
 ۲۳۱ - ۴ دسمبر ۱۹۵۴ء
 ۲۳۲ - ۱۳ دسمبر ۱۹۵۴ء
 ۲۳۳ - ۱۴ جنوری ۱۹۶۵ء
 ۲۳۴ - ۱۷ ستمبر ۱۹۶۶ء

خدام الدین لاہور

- ۲۳۵ - ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء
 ۲۳۶ - ۸ نومبر ۱۹۶۴ء

- ۲۰۱ - ۱۶ محرم ۱۳۸۲ھ
 ۲۰۲ - ۱۶ شعبان ۱۳۸۲ھ
 ۲۰۵ - ۱۶ ذیقعد ۱۳۸۲ھ
 ۲۰۶ - یکم ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ
 ۲۰۷ - یکم جمادی الاول ۱۳۸۳ھ
 ۲۰۸ - یکم ذی الحج ۱۳۸۳ھ
 ۲۰۹ - یکم صفر ۱۳۸۳ھ
 ۲۱۰ - ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ
 ۲۱۱ - ۱۶ شعبان ۱۳۸۳ھ
 ۲۱۲ - ۱۶ ذیقعد ۱۳۸۳ھ
 ۲۱۳ - ۱۶ ذوالحج ۱۳۸۳ھ
 ۲۱۴ - ۱۶ شعبان ۱۳۸۴ھ
 ۲۱۵ - ۱۶ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ
 ۲۱۶ - ۱۶ صفر ۱۳۸۴ھ
 ۲۱۷ - یکم رمضان ۱۳۸۸ھ
 ۲۱۸ - یکم رجب ۱۳۸۹ھ
 ۲۱۹ - ۱۶ رجب ۱۳۸۹ھ
 ۲۲۰ - یکم شعبان ۱۳۸۹ھ
 ۲۲۱ - ۲۶ جنوری ۱۹۵۵ء
 ۲۲۲ - ۱۷ مارچ ۱۹۵۵ء
 ۲۲۳ - ۱۶ مئی ۱۹۵۵ء

اخبار محمدی دہلی

- ۲۳۷ - یکم جون ۱۹۳۲ء
 ۲۳۸ - العدل - گوجرانوالہ
 ۲۳۹ - اشاعت السنۃ



وجہ تالیف

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُصَلِّ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دورِ حاضر میں ایک کتاب البریلویت "الہدیت مکتب فکر کے خطیب مولوی شیخ احسان الہی ظہیر صاحب نے شائع کی ہے۔ جس میں مسلکِ حقِ اہلسنت وجماعت کو بڑے غلط انداز سے پیش کیا۔ استاذ العلماء علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری نے اس کتاب کی غلط بیانیوں کو اپنی کتاب "اندھیرے سے اُجالے تک" میں درج کیا ہے۔ اور اس کا مسکت جواب تحریر فرمایا ہے۔

اجاب نے اصرار کیا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے۔ جس میں وہابیہ کو اس کی اصل شکل میں پیش کیا جائے۔

غیر مقلدینِ اہلحدیث حضرات کی طرف سے کئی ایسی کتابیں اور رسائل شائع ہوتے ہیں جنہیں فقہ حنفی کو بھی غلط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ان رسائل کی وہابیہ کی طرف سے بہت اشاعت کی گئی۔ اہلسنت وجماعت کی طرف سے اس کی تردید میں رسائل شائع ہوتے ہیں جن کا وہابیوں کی طرف سے کوئی جواب نہیں چھپ سکا۔ اس لیے اس کتاب میں وہابی اکابر کی مستند کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں ان کی فقہ بھی بیان کی گئی ہے۔ تاکہ وہابیوں کو معلوم ہو کہ ہمارا مذہب جو کہ ہمارے علماء ہم سے بیان نہیں کرتے۔ کتنا غیر مذہب ہے زیرِ نظر کتاب بتلواہابی اکابر کا قرآنِ پاک کی تفسیر میں تحریف کرنا اور تحریف کا دروازہ کھولنا انہیں کے اکابر کی تحریروں سے درج کیا ہے۔ تاکہ عامۃ المسلمین پر عیاں ہو جائے۔ کہ

”وہابیت“ ایک ایسا ناسور ہے۔ جسے قرآن مجید کی تفسیر میں تحریف بدرجہ اتم موجود ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ ان کے اکابر اپنی کتابوں میں عجیب و غریب چیزوں کو پاک، حلال اور طیب و طاهر قرار دے دیا۔ ان تمام چیزوں کا ذکر وہابی اکابر کی غذا کے باب میں کیا ہے یہ ظاہر ہے کہ جن کی غذا ایسی ہو ان کی تہذیب بھی ویسی ہی گندی ہوگی۔ سردست ان کے چند تہذیبی پہلو بیان کیتے ہیں۔ اگر مزید ضرورت محسوس ہوتی تو دوسری قسط میں بیان کر دی جاتے گی۔

یہ واضح ہے کہ جن کی غذا اور تہذیب اتنی تاریک ہو۔ ان کی نماز، عبادات کا معاملہ بھی بھیاںک ہوگا۔ ان کے لیے تیسرا باب ہے

وادی نجد کے ایجنٹوں کو خوش کرنے کے لیے دیوبندیوں اور غیر مقلدوں میں ہم آہنگی پاتی جاتی ہے۔ اور بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی کا ناٹہ ظاہر کرتے ہیں۔ لہذا اس کتاب کے شروع میں غیر مقلدین وہابیوں کے متعلق دیوبندی اکابر کی آراء انہیں کی کتابوں سے درج کی ہیں۔ تاکہ ہر دو کو معلوم ہو کہ ہمارا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ۔

حوالہ جات کو بڑی احتیاط سے درج کیا گیا ہے۔ تاہم کتابوں اور اخبارات کے حوالہ جات کثیر تعداد میں درج ہیں۔ اس لیے ہو سکتا ہے کہ کسی کتاب یا اخبار کا حوالہ درج کرنے میں صفحہ سن۔ تاریخ کے اندراج میں غلطی ہو گئی ہو۔ لیکن فقیر کتاب یا اخبار سے وہ حوالہ دکھانے کا ذمہ دار ہے۔

اصل کتاب کے صفحہ کی فوٹو اگر کسی کو مطلوب ہو تو وہ بھی منگوائی جاسکتی ہے۔

فقیر قادری ابوالحامد محمد رضا سیال شاہ غفرلہ
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ شہر

تقدیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ - وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ - وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَبَنَاتِهِ
أَجْمَعِينَ آمَنًا بَعْدُ -

وہابی مذہب کی حقیقت کا پانچواں ایڈیشن عوام میں اس قدر مقبول ہوا
کہ تین ماہ کے قلیل عرصہ میں سب کا سب بیکل گیا علماء و مشائخ اور عوام نے یکساں
فقیر کی اس کاوش کو سراہا اور ملک بھر سے متعدد خطوط اس کی تعریف میں موصول
ہوتے جس کے لیے شکریہ گزار رہوں -

وہابی مذہب حصہ اول کی ابتداء میں ویو بندی، غیر مقلد، جماعت اسلامی اور
تبلیغی جماعت کی علمی قابلیت کے دار، فتوے بازی اور ان سے اپنے اکابر کی
توہین درج کیا تھا۔ وہابی مذہب کی تاریخ اور ان کے اکابر مثلاً ابن تیمیہ، ابن قیم،
محمد بن عبد الوہاب نجدی، قاضی شوکانی وغیرہم سے متعلق متفقہ اکابر محدثین مفتی
فقہاء عظام اور علماء کرام نے جو اپنی مستند کتب میں فتوے درج فرماتے ہیں
ان کو جمع کر دیا تھا۔ نیز وہابی فرقہ کے اکابر سے اہلبیت اطہار کی گستاخی اور بیباکی
عام پائی جاتی ہے۔ اس لیے علامہ شامی جیسے فقیہ نے محمد بن عبد الوہاب نجدی
اور اس کے متبعین کو باغی اور خارجی لکھا ہے۔ حصہ اول میں وہابی اکابر کی کتب سے
اہلبیت اطہار کی عظمت و شان و شوکت پر انہوں نے جو رقیق حملے کیے اور گستاخیاں
بیباکیاں تحریر کی ہیں۔ ان کی بھی نشان زد ہی کرتے ہوئے ان کا خارجی ہونا دلائل سے
ثابت کر دیا ہے۔ جس سے کسی ذی علم اور باشعور کو انکار کی گنجائش نہیں۔
یہ اظہار من اشمس ہے کہ جس فرقہ کے اکابر میں اہلبیت اطہار کی توہین سرزد ہو

وہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام خصوصاً امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا رازدار رب
 العلما، شافع روز جزا، دافع البلاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم کی شان میں بھی تو یہی آمیز الفاظ استعمال کرنا اور اپنی کتب میں عبارت درج
 کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ اس کا ثبوت بھی اسی "وہابی مذہب حصہ اول" میں
 ان کی مستند کتب کے حوالہ جات سے سیکڑوں مکمل عبارات معہ صفحات
 اندراج کر کے پیش کر دیا ہے اور یہی گستاخیاں انتشار کا سبب بنی ہوئی ہیں۔ وہابی
 گروہ ایسی لرزاوینے والی کفریہ اور گستاخانہ انداز کی عبارات لکھنے والے
 حضرات کو اپنا بزرگ ولی، مجذد اور نہ معلوم کیا کیا کہتے اور سمجھتے ہیں۔ اہلسنت و
 جماعت ان کو گستاخانِ رسول کی صف میں شمار کرتے ہوتے اپنے دلوں میں
 انہی رتی بھر بھی قدر و منزلت نہ رکھتے ہوتے ان کی عبارات کی قرآن و حدیث
 اور سلف صالحین کی کتب کی روشنی میں تردید تقریر اور تحریر کرتے ہوتے صحیح
 تبلیغی مشن کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمانوں کو بچانے
 میں شب و روز کوشاں ہیں۔ (اللہ تحریم بجاہ النبی الکریم العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ و التعلیم
 ان کی کوششوں کو بار آور فرمائے آمین) اس صدی کے مجدد و برحق، امام اہلسنت مولانا
 شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے انہیں لوگوں کے لیے فرمایا ہے

ذکرِ روئے کے فضل کاٹے نقص کا جو یاں ہے

پھر کہے مروک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

وہابی مولویوں سے گفت گو کی جاتے تو وہ فوراً توحید کی آڑ لے کر کہتے ہیں
 کہ اگر انبیاء عظام اور اولیاء کرام کی عظمت و رفعت کے تذکرے کیے جائیں اور
 ان کی ان صفات اور کمالات کو بیان کیا جائے تو توحید میں فرق آجاتا ہے
 اور شرک عام ہو جاتے گا۔ شرک کے راستے ٹھل جائیں گے۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ
 نے کیا خوب فرمایا ہے۔

شرک بھڑے خمیں تعظیم حبیب اُس بُرے مذہب پر لعنت کیجیے

اس کتاب میں وہابیوں کی اس عیاری اور مکاری کا پردہ بھی چاک کر دیا ہے۔ اور وہابی اکابر کے نزدیک جو خداوندِ کریم جل و علا کا مقام ہے۔ وہ بھی ان کی عبارتِ صحیحہ صفحاتِ پیش کر کے واضح کر دیا ہے۔ کوئی اللہ کریم کو جھوٹ بولنے پر قادر نہیں رہا ہے۔ کوئی پجوری، زنا، شراب وغیرہ افعالِ قبیحہ کا اللہ تعالیٰ سے صادر ہونا ممکن تحریر کر رہا ہے۔ کوئی اللہ تعالیٰ اجل مجدہ کے علمِ غیب ذاتی کا انکار کر رہا ہے۔ کوئی مکار، دغا باز نامعلوم مسلمانوں کے دلوں کو لرزادینے والے کفریہ الفاظ استعمال کر رہا ہے کہ ایک ملحد کو بھی ایسے الفاظ اور نظریات کی اشاعت کرنے کی جرات نہ ہوئی جو ان وہابی اکابر نے اپنی کتب میں رُج کیے ہیں۔ ویسے جب عظمتِ مصطفیٰ کا مقام آتا ہے تو فوراً شرکِ کبر کہہ کر عوام کو بہکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ فقیر نے وہابیہ کی خود ساختہ توحید رُج کر کے ان کے مکر و فریب کو عوام کی کچھری میں پیش کر دیا ہے۔ اور عوام کے پُر زور مطالبہ پر پوسٹر کی شکل میں بھی ہزاروں کی تعداد شائع کر دیا جو ہاتھوں ہاتھ شکل گئے۔ قصبہ اور شہر میں ان کی عیاری سے عوام واقف ہو جائیں۔ آج تک اس پوسٹر، اشتہار کا پاکستان بھر کے وہابی مولویوں میں سے کسی مولوی نے جواب شائع نہیں کیا اور انشاء اللہ المولیٰ نہ ہی کر سکیں گے۔

ادھم آپیارے ہنر آزمائیں!

تو تیرا آزمائیں ہم جب گم آزمائیں!

دوستو! جن فرقہ کے اکابر میں سباحِ لامکاں، سیدِ مِسلان، شفیعِ مجرمان، ویلیکیاں، ہادی گمشدگان، سرورِ عالمیاں، محبوبِ رب و جہاں باعثِ تخلیقِ کون و مکان، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفاداری اور نیازِ مندی نہیں۔ وہ لوگ ملکِ ملت سے کیسے وفادار اور خیر خواہ ہو سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس فرقہ اور گروہ کے اکابر نے مملکتِ خدادادِ پاکستان کی سرٹوٹ مخالفت کی اور ہندوؤں کی جماعت کانگریس کا اعلانِ ساتھ دیا۔ یہ

تاریخی حقائق مستند حوالجات کی روشنی میں وہابی مذہب حصہ اول میں درج کر دیتے ہیں۔ مُرشدی، سیدی، وسیلتی فی الدارین، عارف شریعت حضور قبلۃ عالم خواجہ صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب علیہ الرحمۃ کے ارشاد کے مطابق مسلمانانِ پاکستان کو باخبر رکھنے کے لیے اس تاریخی دستاویز کو اشتہار کی شکل میں ہزار ہا کی تعداد میں شائع کر دیا ہے جو کہ ملکی کونے کونے میں پہنچ چکے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

وہابی مذہب حصہ اول اور یہ اشتہارات دیوبندی، جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت اور غیر مقلد وہابی حضرات کے اکابر علماء مثلاً مفتی محمود صاحب، سرودوی صاحب، مولوی غلام خاں صاحب آف راولپنڈی، مولوی عنایت اللہ صاحب بخاری، گجراتی، مولوی عبید اللہ الخورلاہوری، مولوی ندیم القاسمی فیصل آبادی، مولوی رفیق خاں پسروری، مولوی رفیق صاحب پٹواری، مولوی محین الدین لکھوی، مولوی سرفراز گلکھڑوی، مولوی ذکریا صاحب ان پوری، مولوی عبدالقادر دہڑی وغیرہم تک پہنچ چکے ہیں۔ مگر کسی کو اس حصہ کا مدلل جواب شائع کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی ہوگی انشاء اللہ المولیٰ دیوبندی اپنے آپ کو حنفی اور اہلسنت وجماعت ظاہر کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ دیوبندی اکابر نے غیر مقلد حضرات کی تردید میں بہت کچھ لکھا ہے جو کہ زیرِ نظر کتاب وہابی مذہب حصہ دوم میں درج کر دیا ہے۔ مگر موجودہ دور کے دیوبندی اکابر نے اپنے اکابر کی ان تحریروں کو جانتے ہوئے غیر مقلدین سے مذہبی اتحاد کر کے اور ان کو اپنی نام نہاد تنظیم سوادِ اعظم اہل سنت وجماعت میں شامل کر کے ان کو اپنا ہم مسلک اور ہم عقیدہ ثابت کر دیا ہے جب یہ حقیقت مسلمہ ہے تو پھر یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ دیوبندی اکابر تاسم، انوتومی، رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی، خیر محمد جالندھری، حسین احمد مدنی وغیرہم کو ان موجودہ دیوبندیوں نے فریب کار اور

فراڈیہ ظاہر کر دیا ہے۔ ہم حنفی میں ہم حنفی ہیں اور فقہ حنفیہ کے پیروکار ہیں کی رٹ لگانے والے دیوبندی ہفتیوں کی عیاری اور ابن الوقتی بھی اب ثابت ہو گئی ہے۔ جبکہ ان کے ساتھ غیر مقلد نام نہاد سوادِ اعظم اہلسنت و جماعت میں جن کو انہوں نے شمار کیا ہے، نے فقہ حنفی کے خلاف اداویں اٹھائیں، ممبروں پر بڑے زور شور سے مخالفت کی۔ اور کانفرنسوں میں اعلانیہ جنہوں نے فقہ حنفی کا مذاق اڑایا۔ پاکستان مجھ میں ایک دیوبندی مولوی ہفتی اور نام نہاد شیخ القرآن یا شیخ التفسیر نے ان کی تردید نہ کی نہ ہی تحریری طور پر اور نہ ہی تقریری طور پر۔ اب عبارت اور مکار نہ کہیں تو کیا کہیں۔ ہاں جو صحیح حنفی تھے۔ اور فقہ حنفیہ کے صحیح پیروکار تھے جن کو یہ بریلوی کہتے ہیں۔ وہ علماء حق صحیح اہلسنت و جماعت کے مبلغ حرکت میں آگئے تقریروں اور تحریروں میں ان کے اعتراضات کے مدلل اور سکت جواب دیئے۔ تقریروں اور تحریروں میں ان کا ناطقہ بند کیا۔ اور دنیا بھر میں ثابت کر دیا کہ اصل حنفی اور اہل سنت و جماعت یہی ہیں جنہوں نے فقہ حنفی کی پاس بانی کی اور مخالفین کا منہ توڑ جواب دیا۔ میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت و جماعت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے :

شافعی مالک احمد امام حنفی !

چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

فقیر نے یہ چاہا کہ فقہ حنفی پر اعتراضات کرنے والوں کی افقہ کو خواہم کے سامنے پیش کیا جائے۔ جو ان کے اکابر نواب صدیق حسن بھوپالوی، نور الحسن بھوپالوی، قاضی شوکانی، وحید الزماں حیدر آبادی، مولوی شہزاد اللہ انصاری، مولوی عبدالوہاب دہلوی، عبدالستار دہلوی، اور عبداللہ رزوی، عبدالحق درہزاری وغیرہم نے اپنی اپنی تحریروں میں پیش کی ہیں۔ اگر غیر مقلد دہابی مولوی خود اپنے اجلاسوں اور کانفرنسوں میں پیش کریں۔ تو ان کے اپنے دہابی ہی

ان پر لعنتوں کی بوچھاڑ شروع کر دیں۔ اور کانوں میں انگلیاں دسے کر زبانوں پر
توبہ توبہ کے الفاظ بلند کرتے ہوئے ان اجلاسوں سے اور مسجدوں سے فٹ لڑا
جائے۔ لکھا کہتے ہوئے ان کا ساتھ چھوڑ دیں۔

نیز اس دوسرے حصہ میں یہ بھی درج کر دینا مناسب سمجھا ہے کہ یہ
غیر مسلم دیوبندی تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کے ہمنوا جن حضرات
کو مجب و قرار دیتے ہیں۔ ان کی اخلاق سوز حرکات کو بھی منظر عام پر لا کر عوام
سے پوچھا جائے کہ کیا یہ وہابی اکابر اہل الرحمن میں یا کہ اولیاء الشیطان ہیں
عارفِ رومی نے تو پہلے ہی فیصلہ فرما دیا ہے۔

کارِ شیطان میکنہ ناش ولی

گر ولی ایست لعنت بر ولی

وہابی مذہب کے دوسرے حصہ میں ان کے اکابر کی اخلاق سوز حرکات کے
تذکرہ کے ساتھ ساتھ ان کی مرغوب غذا جو کہ ان کے اکابر نے اپنی مستند کتب میں
جائز قرار دی ہیں مثلاً گتا، خنزیر، کچھوار، گوہ، بچو، ہنسی، اور سوہ وغیرہ کا بھی بیان
اصل عبارات مع صفحات کتب بیان کر دیا ہے۔ جن کو پڑھ کر ہر ذی شعور اور
صاحب عقل و فراست چونک جاتا ہے۔ حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔
لیکن جب انسان گہرائی میں جاتے تو بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے کہ مولاکریم
جل جلالہ نے دراصل ان کو کسزا دی ہے کہ جن کے نزدیک حلال طیب
اور طہر نذرانوں اور فاسخ کی چیزیں حرام بلکہ خنزیر سے بھی بدتر ہیں ان کے نزدیک
جانوروں کا پیشاب، گوبر، خنزیر، کتا، ہنسی وغیرہ نجس چیزیں حلال طیب اور طہر
ہیں بلکہ ان کی مرغوب غذا ہیں جن وہابی اکابر کے نزدیک ستیہ نام امام عالی
مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فاسخ کی سبیل کا دودھ حرام ہے ان
کے نزدیک ان کی بیوی کا غیر محرم کو اپنا محرم بنانے کے لیے ایک ڈاڑھی
والے نوجوان کو اپنا دودھ پلانا جائز ہے۔ جن کے نزدیک گیارہویں کے چاول

حرام ہیں۔ ان وہابی اکابر کے نزدیک منی اور بیوی کی شرمگاہ کی طہارت پاک ہے جن کے نزدیک نذرانے حرام ہیں۔ ان کے نزدیک بنک کا سود جائز اور حلال ہے۔ یہ سزا نہیں تو اور کیا ہے۔

خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے جس مذہب میں یہ سب چیزیں حلال اور ان کی مرغوب غذا ہیں۔ ان میں ولایت کہاں سے آئے گی۔ ان کی عبادت، زہد اور تقویٰ کا عالم کیا ہوگا۔ اور ان کی فقاہت و شہندی اور دین کی سمجھ اور غیرت کیا ہوگی نیز وہ لوگ قرآن و حدیث کے رموز اور اسرار کیسے جان سکتے ہیں۔

اس حصہ میں ان کے اکابر کا زہد، تقویٰ اور عبادت میں خضوع و خشوع کے انوکھے اور حسین و جمیل مناظر بھی ان کی کتب سے پیش کرتے ہیں جن کو پڑھتے ہوئے ایک باغیرت انسان شرم و حیا میں ڈوب جاتا ہے اور از خود زبان پر لاجول کا وظیفہ جاری ہو جاتا ہے مگر ان کے اکابر ایسے..... ہیں کہ اپنے عقیدہ مندوں کو جن میں مستورات شامل ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہیں۔

وہابیوں کے تعصب اور بغض کی انتہا بھی اس میں درج کر دی ہے کہ پارسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت پر ایمان رکھنے والوں، اولیاء کاملین کی ادراج طہیات کو ایصال ثواب کرنی والوں کے پیچھے نماز تو واضح الفاظ میں ناجائز قرار دیں مگر دشمنانِ رسول مبنی ختم نبوت مرزا ایسوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز قرار دیں۔ یہ اسلام سے غداری نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض اور عناد کا اظہار نہیں تو اور کیا ہے۔

وہابی اکابر کے یہ سب فتاوے معہ حواجیات اس حصہ میں درج کر کے دنیائے وہابیت کو چیلنج کیا ہے کہ ہے کوئی اس گروہ میں ماں کا لعل

جو ان حوالہ جات کو غلط قرار دے اور اپنے اکابر کے چہرہوں سے یہ بد نما داغ مٹاتے۔

اس حصہ میں وہابیہ کا یہ گھنڈہ اور ناز بھی دُور کر دیا ہے کہ ہم بدعت سے سبزا میں بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ اللہ کریم نے ہی ان کو اس دُنیا میں ہی اس الزام کی سزا دی ہے جو یہ سچے عشاقِ رسولِ اہلسنت وجماعت کو بدعتی، بدعتی کہتے ہوئے نہیں تھکتے، جن کے نزدیک سیلا و شریف بدعت ہے۔ ان کے اکابر کے نزدیک کافرین کرنا بھی بدعت ہے جب کافرین کرنا بدعت ہے تو اس میں شریک ہونا فتنہ زدنا بھی بدعت ہے۔ تو پھر آج کوئی وہابی مولوی اس بدعت سے پاک نہ ہوا۔ ان کے مولوی بھی بدعتی اور مقتدی بھی بدعتی ہوئے۔ لہذا ان کے اپنے فتووں کی روشنی میں وہابیوں کی نمازیں تباہ، روزے برباد، حج نامقبول، زکوٰۃ ضائع اور تمام نیکیاں اور عبادات اکارت گئیں۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم !

: ادھر کے یہ ہے نہ ادھر کے رہے

یہ سب وہابی مذہب کا کچا چٹھا ان کی مستند کتب اور اخبارات کے حوالہ جات کی روشنی میں پیش کیا ہے جو کہ ان کے مسئلہ اکابر کی تصانیف میں ہے۔

وہابی مذہب حصہ اول کی طرح یہ حصہ درم بھی وہابی اکابر مثلاً مولوی غلام خاں آف اولینڈی، مولوی معین الدین لکھوی، حافظ عبدالقادر دہلوی، مولوی صدیق فیصل آبادی، ضیاء القاسمی، مولوی رفیق مانسوری، سرفراز گلگھڑوی، مفتی محمود، مولوی رفیق خاں پٹواری، وغیرہم تک پہنچایا جائے گا تاکہ کوئی اس کا مدلل جواب لکھنے اور اپنے اکابر کے یہ بد نما داغ و دُر کرنے کی جرات کر سکے۔

آخر میں عامۃ المسلمین کی خدمت میں نہایت ہی دردمندانہ اپیل کرتا

کہ مسلک حق اہلسنت وجماعت سے وابستہ رہیں۔ اور جہلسازوں کی
جہلسازی سے باخبر رہتے ہوئے سرورِ عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، خلیفہ اللہ
الاعظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح غلامی میں اختیار کریں
جن حضرات کے نزدیک یا رسول اللہ کہنا۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کی نورانیت پر ایمان رکھنا، حائر و ناظر سمجھنا، عرس، فاتحہ اور میلاد شریف وغیرہم
عقائد حقہ شرک و کفر ہیں وہ عوام کو دھوکہ دینے کے لیے جتنا چاہیں اہل سنت و
جماعت کا لیبیل اور ٹائٹل استعمال کریں وہ کبھی بھی اہل سنت وجماعت نہیں
ہو سکتے۔

مصورِ پاکستان شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے

مغزِ قرآن روحِ ایساں جان دیں
ہست حُبِ رحمتہ للعالمین

طالبِ فہمائے

فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 تَحْمِيدُهُ وَلِصَلَّى وَسَلِّمْ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

عرضِ حال

عجو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا،

اللہ رب العالمین جل جلالہ خالق کمالات ہے اور اس نے اپنے حبیبِ حبیب
 حضورِ رحمتہ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان تمام کمالات سے مزین فرمایا ہے جن کا
 وہ خالق ہے۔ وہ کریم سبحانہ و تعالیٰ معطی (عطا فرمانے والا) ہے اور یہ کریم
 (علیہ الصلوٰۃ والسلام) قاسم (یعنی تقسیم فرمانے والا)

عج صد شکر کہ تقسیم بیان دو کریم

جسے جو ملا، ملتا ہے اور ملے گا، دینے والے (معطی) کے فضل اور دلانے والے
 (قاسم) کے ہاتھ سے ملا، ملتا ہے اور ملے گا۔ لینے والوں کو چاہیے وہ نہ معطی کو بھولیں
 اور نہ قاسم کو۔ اور مومن یونہی کرتے ہیں وہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اپنے معطی کے معبود
 کی تائید کرنے کا اقرار کرتے ہیں اور مُحَمَّدٌ زَسُوْلُ اللّٰہِ کا نعرہ لگا کر اپنے قاسم کی
 عظمتِ شان کی دہائی دیتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں سب سے بڑی ذاتِ معطی کی ہے
 اور سب سے بڑا وسیلہ قاسم کا ہے اس لیے وہ معطی کے بھی محتاج ہیں اور قاسم
 کے دستِ نگر بھی۔ واصل اسی علم و شعور کا نام ایمان ہے۔ اگر انہیں یہ علم نہ ہوتا تو وہ
 توحید کا اقرار کرتے نہ رسالت کا۔

اور وہ جنہیں اس حقیقت سے انکار ہے، ایمان سے محروم ہیں۔ مومنوں پر
 اللہ رب العزت کا عظیم ترین احسان یہی ہے کہ انہیں اس علم و شعور سے نوازا
 (لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَلَّغَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا) ورنہ اس

بھی اُسے دی گئی ہے۔ زہد و تقویٰ کی زندگی گزارنا چاہیے تو بھی ممکن ہے اور اگر فق و غور پر اتر آتے تو بھی اُس کا اختیار۔ اطاعت کی راہ پر چلے یا بغاوت کی لعنت مول لے کوئی قدم نہیں۔ ہاں دونوں راستوں کا انجام ضرور مختلف ہے اور اس اچھائی بُرائی کی تمیز فطری طور پر اُسے بخش دی گئی ہے (فَالْهَمَّ هَا فُجُورًا هَا وَتَقْوَاهَا) اس تمیز (یا قوتِ ممیزہ) کی مزید رہنمائی کے لیے عقل کو مقرر کیا گیا۔ جہاں کوئی جذبہ اپنی حد سے تجاوز کرنے لگے عقل کا فرض ہے اُسے روک دے اور بُرائی کے نتیجے سے باخبر کر دے مگر کمزور انسان کی عقل بھی تو کمزور تھی، کہاں تک اُس کے کام آسکتی اس کی رہبری کے لیے حنابلہ کریم حبلِ محمدؐ کا نئے نبوت کا نور و خصال پیدا فرمایا۔ انسان کی خود ساری اصلاح جو عقل کے بس کی بات نہیں تھی، نورِ نبوت کے سامنے اگر زائل ہو گئی یا بالف نادر و دیگر جو نفسِ نبوت کا دیوِ زہر گرہ کر اس کے حضور جھکا پاک ہو گیا اور فلاح پا گیا (وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا) اور جس نے جھکنے سے انکار کر دیا بارگاہِ ایزدی میں مرود و مٹھا (وَالْأَبِلَ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ) مختصر یہ کہ نفس کی یہ خوفناک بغاوت ہی جو اُسے ہمیشہ اللہ والوں سے منہ پھیر لینے پر اُکساتی رہی، ایک فکری بنیاد ہے جس پر یوں انکفر کی تعمیر ہوتی رہی ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمہ نے کیا خوب دادِ تحقیق دی ہے :

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد
ہماری با انبیاء برداشتند اولیاء را مثل خود پسنداشتند

گویا گمراہی کی ساری تاریخ نظریۂ بغاوت کے گرد گھومتی ہے۔ اس نظریے کی رُو سے انبیائے کرام علیہم السلام محض خاکی جسم ہیں۔ وہ اپنی تخلیق میں عام انسانوں سے معاذ اللہ کچھ بھی زیادہ نہیں۔ تاریخِ ہستی کا پہلا باغی (شیطان)

لَهُ مِنْ شَأْنِ فَلْيُؤْمِنْ وَمِنْ شَأْنٍ فَلْيُكْفُرْ

مے ترجمہ: تمام لوگ اسی لیے گمراہ ہوتے کہ بندگانِ حق کو پہچان نہ سکے۔ انہوں نے انبیاء سے لڑائی مول لی اور اولیاء کو خود سا سمجھا۔

لے کر معاشرت انہیں جمہور اُمت سے اختلاف ہی رہا۔ جس توحید کے نام پر انہوں نے حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء سے بگاڑی، وہ خود ہزاروں لغویات بلکہ شرکیات کا مفعوبہ بن گئی۔ جس ابتداء سنت کے بہانے انہوں نے تمام اسلاف و اخلاف کو بدعت کے گھاٹ اُتار اُتھا وہ خود محدثات و ستیات کا پیش خمیہ بن گئی۔ اولیاء و اصفیاء کے ظلِ عاطفت سے بے نیاز ہوئے تو مشرکین کے آلہ کار بن گئے۔ تعمیر کے نام پر تخریب پھیلاتے رہے اور یہ سب کچھ مصلح کے روپ میں روا رکھا گیا (وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ) وہی طور پر یہ عبد اللہ بن ابی کے وارث ہیں تو علی طور پر عبد اللہ بن سبا سے زیادہ خطرناک ملت اسلامیہ آج اگر پارہ پارہ نظر آتی ہے تو یہ سب انہی کا سیاہ کا نام ہے۔ وہ کام جو اغیار اپنی پوری وسیعہ کاریوں سے نہ کر سکتے تھے، ان کے جبہ و دستار نے، ان کے سجدہ و مصلیٰ نے، ان کی معمولی بھالی صورتوں اور من موہنی سورتوں نے کیا۔ انہوں نے شیطان کی زبان سے قرآن حکیم کی تفسیر کی اور عظمتِ انبیاء (علیہم التحیۃ والثناء) پر نام نہاد توحید و اسلام کے گتے چلائے۔ ان کے مدارس عشقِ رسول کے مذاہن بن گئے۔ جہاں سے فارغ ہو کر جانے والا نورِ ایمان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ مختصر یہ کہ وہابی مذہب کی صورت کتنی ہی دل فریب کیوں نہ ہو، اس کی حقیقت شرمناک حد تک تاریک ہے۔

یاد رہے کہ نام کے اعتبار سے اگرچہ وہابی مذہب بھی کل کی بات نظر آتی ہے مگر جہاں تک اس کی فکری بنیاد کا تعلق ہے بہت پرانی ہے۔ اتنی (پرانی) جتنا خود حضرت انسان۔ قدرت نے انسان میں مختلف قسم کی جبلتیں و ولعیت کر رکھی ہیں۔ جہاں وہ جذبہ ترحم سے نوازا گیا ہے، وہیں ظلم و ستم کی استعداد

لے اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں من و نہ پھیلاؤ کہتے ہیں ہم تو محض مصلح ہیں۔

حتیٰ کہ یہ بے ادب پوری طرح صُغْبُکُمْ عُمًیٰ (یعنی ہرے، گونگے اور اندھے) ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ :

۱۔ نہ یہ ذکرِ مصطفیٰ (علیہ التَّحِیۃُ وَالثَّنَاءُ) سُن سکتے ہیں۔

۲۔ نہ نعتِ مصطفیٰ (علیہ التَّحِیۃُ وَالثَّنَاءُ) کہہ سکتے ہیں۔

اور ۳۔ نہ نُورِ مصطفیٰ (علیہ التَّحِیۃُ وَالثَّنَاءُ) دیکھ سکتے ہیں۔

در اصل اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ۔ (یعنی شیطان اُن پر غالب آ گیا سو انہیں اُس نے اللہ کا ذکر بھلا دیا) جب یہ بے نصیب ذکرِ خدا ہی بھول گئے تو خوفِ خدا انہیں کیونکر ملے پڑتا۔ اور اگر انہیں یہ دولت مل جاتی تو ربِ اکبر کے حبیبِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب کیوں ہوتے (کیونکہ انہی کا ادب جانِ تقویٰ ہے بقول آیه اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْضَحُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی)۔

یہ خدا کے باغی اور حضورِ علیہ التَّحِیۃُ وَالثَّنَاءُ کے بے ادب شیطان کے پنجے میں اس طرح آ گئے کہ حلالِ حرام اور حلالی و بدی کے امتیاز سے بھی تہی دست ہو گئے۔

’یہی‘ سے انہیں احتیاج ہے اور بُرائی کریں تو اسے اچھائی تصور کرتے ہیں۔

یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّجْسِبُوْنَ صُنْعًا ۚ اَقْبُولُ اَکْبَرُ

عروجِ حشت میں ہر اک نقشہ اُلٹا نظر آتا ہے

دورِ حاضر میں وہابی مذہب اسی فکری کجروی کا نتیجہ ہے۔ ان لوگوں نے عظمتِ رسولِ علیہ التَّحِیۃُ وَالثَّنَاءُ سے بغاوت کی تو نتیجہ یہ نکلا تو رُوحِ سب سے بھی محروم کر دیے گئے اور پوری طرح قدرت کے استقام کا شکار ہوئے چنانچہ عقائد سے اعمال تک عبادات سے لے کر معاملات تک اور سیاست سے

۱۔ یعنی بیچک وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں اللہ نے اُن کے دلوں کو تقویٰ کے لیے آزمایا۔

علم و شعور سے پہلے تو وہ خود گم کردہ راہ تھے دَوَانُ كَا نُوَا مِنْ قَبْلِ لِفْ
صَلَالِ مُبَيْنٍ ۝ جب کائنات کی جلیل ترین نعمت یعنی ایمان کا حصول بھی
معطی کے فضل اور قاسم کے وسیلے کے بغیر ناممکن ہے تو دوسری نعمتیں بغیر ان کے کیونکر
مل سکتی ہیں۔ اگر کسی کی طبع نازک پر یہ اعتراف بارگراں ہو تو یاد رکھئے کہ توحید رسالت
کا زبانی اقرار کسی کو کفر کے قعر مذلت سے نہیں نکال سکتا۔

ۛ زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو سمجھ بھی نہیں!

مومن اپنے نقطہ نظر کے مطابق مجول مجول اپنے قاسم یعنی حضور جانِ رحمت
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کی نیاز مندی اختیار کرتا جاتا ہے قرب
خداوندی کی منزل میں طے کرتا جاتا ہے۔ وہ حبیب خدا علیہ التحیۃ و الثنار سے عہد وفا
نہا کر لوح و قلم کی عظمتوں کا وارث بنتا جاتا ہے۔ کافر اور بالخصوص دل و نگاہ کا غیر
یعنی منافق خدا و رسول و حل و علا فضل اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عظمت سے منہ موڑ کر
شقاوت و نفقت کی پستیوں میں گرتا جاتا ہے اور آخر کار جہنم کے شعلہ زائک پہنچ
جاتا ہے۔ اس علم و شعور سے جسے ایمان کہتے ہیں اپنی گستاخی و خیر و چشمی کے سبب
منافق محرم ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن لَا یَشْعُرُونَ، لَا یَعْلَمُونَ اور
لَا یَعْقِلُونَ کے الفاظ سے اُن کا ذکر کرتا ہے۔ ان کے سینے میں بغض مصطفیٰ
کی لالچ بیماری ہے جو بڑھتی ہی جاتی ہے۔ (فَسَاءَ مَا یَحْكُمُونَ) (فَسَاءَ مَا یَحْكُمُونَ)

ۛ یعنی بے شک اللہ نے ضرور مومنوں پر احسان فرمایا کہ اُن میں ایک (عظیم) رسول مبعوث فرمایا۔ قابل
غزبات یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کائنات بھر کے لیے ہیں اس لیے مومنوں پر
احسان جتانے کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہیں علم و شعور کے ساتھ خاص کر دیا گیا۔
ۛ اور وہ اس سے پہلے کھل گمراہی میں تھے۔

ۛ یعنی پس اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری بڑھا دی۔

اسی نقطہ نظر کا حامل وہ دوسرے کے بعد آنے والے تمام منکرین اسی کو محبت انگار بناتے رہے۔ آخر جب پرخ نبوت کا مہر و مثال فاران کی چوٹیوں سے نمودار ہوا تو بنی نوع انسان کا ایک حجم غفیر اس کی نوربیز شعاعوں سے مستنیر ہوا مگر کچھ لوگ اس نظریہ بغاوت پر جو ان کی فکری بنیاد کی حیثیت رکھتا تھا، جیسے رہے۔ دخت چلے، پتھر پوئے، ماہ ٹوٹا، مہر ٹوٹا مگر ان کے انجماد میں کوئی فرق نہ آیا۔ انہوں نے بادلوں کو سر پر سایہ کرتے دیکھا، کنکریں کا سلام اور جانوروں کی گواہی لی لیکن اس سے کس نہ ہوتے، اپنی ہیٹ چھوڑی نہ رٹ بدلی بغرض کفران جب بھی ہوا اور جس انداز میں بھی ہوا، اس کی اساس میں یہی نظریہ بغاوت تھا۔ مکہ معظمہ کا البوجہل ہو یا مدینہ منورہ کا ریس المنافقین سب کو یہی مرض لاحق رہا۔ ہاں بنیاد ایک ہونے کے باوجود اتنا فرق ضرور تھا کہ مکہ معظمہ کے کفار خود کو بے بس نہیں پاتے تھے، اس لیے انکار بھی کھلم کھلا کرتے جب کہ مدینہ مشرفہ کے منافقین ماحول سے علانیہ مخالفت کی جرات نہیں رکھتے تھے اس لیے انہوں نے دو رنگی چال چلی یعنی اہل ایمان کے سامنے ایمان کا اظہار کیا اور کفر کے سرغزل کے سامنے اُن کی حمایت بتائی۔ نتائج کے اعتبار سے جو نقصان اسلام کو ان کے ہاتھ سے پہنچا، کفار کے ہاتھ سے بھی نہیں ہوا۔ دونوں گروہوں کی مخصوص نفسیات کا جائزہ لیا جائے تو بھی کفار سے منافقین کی فکر کہیں زیادہ تاریک نظر آتی ہے۔ کفار مکہ بعض رسول کا پیکر ذیل ہونے کے باوجود حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق کی عظمت کے منکر نہیں تھے بلکہ البوجہل (جیسا شیعون ہل ذہ الامۃ) سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو الصادق، اور الامین ضرور سمجھتا رہا۔ اس گروہ (کفار)

لے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ۞ وَ اِذَا الْقَوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا حُلُوْا اِلٰی
 شَیْطٰنِہُمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَکُمْ۔

نے معجزات کی صورت کو ضرور مانا اگرچہ توجیہ اپنی مرضی سے گھڑ لی۔ منافقین کی فطرت اس درجہ مسخ ہو چکی تھی کہ انہیں کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ وہ کمالاتِ نبوت کو کسی پہلو سے بھی نہ دیکھ سکے۔

تاریخِ ہدایت و گمراہی کی ورق گردانی سے یہ حقیقت کھل کے سامنے آ جاتی ہے کہ جہاں حق کی روشنی آج تک بہت سے سینوں کو منور کرتی چلی آئی ہے وہیں کفر و نفاق کی دونوں صورتیں جو صدرِ اسلام میں اپنے اپنے طرزِ عمل کے ساتھ موجود تھیں آج تک اپنے اپنے انداز میں موجود ہیں اور جس طرح نفاق قرنِ اول میں کفر سے زیادہ ہولناک ثابت ہوا تھا اب بھی ہے۔ وجہ ظاہر ہے کفر صریح مختلف چہرے نہیں بدل سکتا جبکہ نفاق بہرِ دور میں طرزِ عمل کی نئی سے نئی راہ نکال لیتا رہا ہے۔ متاعِ ایمان بچانے کے لیے نہ صرف کھلے کافروں سے اجتناب ضروری ہے بلکہ ان چھپے بے دیزوں سے بھی پرہیز لازم ہے جو دین و ایمان کا اظہار کرتے ہوئے کتاب و سنت کا نام بھی لیتے ہیں، مسجع و مفتیٰ صورتوں میں ردِ نما بھی ہوتے ہیں اور اندر ہی اندر شجرِ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں۔ دونوں گروہ نظریہ بغاوت کی پیداوار ہیں۔ البتہ اول الذکر ظاہر و باطن یکساں ہونے کی بنا پر ایسا خطرناک نہیں جیسا آخر الذکر فتانِ حکیم نے دونوں کی تردید فرمائی مگر دوسرے گروہ کے بیان میں زیادہ تفصیل سے

۱۔ یعنی چاند شق ہوتا دیکھ کر انسانوں نے اس کا انکار نہیں کیا ہاں اسے کمالِ نبوت یا معجزہ نہیں جانا بلکہ جادو کی کار فرمائی خیال کیا۔ یہ کافروں کا حال تھا۔ مدینہ منورہ کے گستاخ ایسے گئے گزرنے تھے کہ انہیں نفسِ کمال ہی نظر نہیں آتا تھا اسی لیے رُوبرو کی تعریف کے سوا ان سے کوئی نعت منقول نہیں۔

۲۔ اسی لیے حضرت شیخِ مجدد الف ثانی قدس سرہ نے تصریح فرمائی ہے کہ کھلے کافر کی صحبت سے بد عقیدہ کلمہ گو کی صحبت زیادہ خطرناک ہے۔

کام لیا۔ حضور رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کثیر کثیر
 کئی احادیث شریفہ میں بھی اس دوسرے گروہ کی خدمت میں بڑی وضاحت
 سے آئی ہیں۔ صحابہ کرام علیہم السلام بھی انہیں بدترین خلاق قرار دیتے تھے۔
 ملت کی چاروں صد سالہ داستان گواہ ہے کہ مجذوبین و اکابر دین نے بھی اپنے
 اپنے دور میں اُن کھلے منکروں کے ساتھ ساتھ اُن 'مادہ' آستین سے بچنے
 کی بھی ہمیشہ تلقین فرمائی ہے اور فرزندانِ اسلام کو اُن کے گھناؤنے عزائم سے متنبہ
 کیا ہے۔ سلطان الاغیاث شہنشاہِ ہند و حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے
 انہیں اُن کے قرآنی نام 'منافق' سے یاد فرمایا، مخدوم الاولیاء حضرت پیر دمی علیہ الرحمہ

لے چنانچہ سورۃ البقرہ کی ابتدا میں متقین کا تعارف چار آیتوں میں کھلے کافروں کا ذکر دو آیتوں میں
 اور منافقوں کا حال دوسرے پورے رکوع میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح سورۃ الکفرہ میں سے
 سورۃ المنافقون کئی گنا بڑی ہے۔

لے جنہیں زیر نظر کتاب کے مصنف مدظلہ نے اس کے پہلے حصے میں جمع کرنے کی (دھچپ) کوشش فرمائی ہے
 ان میں خصوصاً یہ جملے کو رقم مسلمان، اُن (منافقوں) کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اُن کے دوزوں
 کے سامنے اپنے دوزوں کو اور اُن کے اعمال کے سامنے اپنے اعمال کو حقیر خیال کرے، قرآن پڑھیں
 کے معرقل سے نیچے نہیں اترے گا، اُن کی زبانیں شکر سے میٹھی ہوں گی اور اُن کے دل عیسوں
 کے دل ہوں گے، دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسے تیرکمان سے زیادہ قابلِ غور ہیں۔ نماز
 روزہ تلاوت مت اُن اتنی عظیم عبادات ہیں مگر منافقوں کو اتنا کیا فائدہ، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تھیں سے اُن کا نقشہ کھینچا تا کہ کوئی اُن کے فریب میں نہ آجائے۔

لے چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت
 ہے: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شَرًّا ارْسَلَهُ اللهُ وَقَالَ اِنَّهُمْ
 اِنْ طَلَقُوا اِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي الْكِتَابِ رَجَعَلَوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
 (یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما تمام مخلوق الہی میں سے خوار کو بدترین سمجھتے تھے اور فرماتے

نے نظریہ بغاوت کے اولین علمبردار کی نسبت سے انہیں ذریتِ شیطان قرار دیا اور شیخ المجاہدین حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے انہیں عداوتِ اہلِ سنت کی بناء پر بے دولت اور اہل بدعت و ظلمت ٹھہرایا۔

اکابر کے علمی کارناموں کا بنظرِ غائر جائزہ لیا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے خوارج کے بعد شاید ان (منافقین) کا کوئی گروہ بھی منظم طریقے سے میدانِ عمل میں نہیں آسکا تاہم یہ ذہنیت جسے اوپر کی سطوح میں نظریہ بغاوت سے تعبیر کیا گیا ہے، غیر منظم طریقے سے ضرور ابھرتی رہی اور عموماً اس کا ہدف اولیائے کرام ہی رہے اس نے کبھی انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص حضور سید الانبیاء علیہ السلام و النبی کے امن عزت سے الجھنے کی جرات نہیں کی۔ جیسا کہ شیخ الحدیث برکتہ المصطفیٰ فی دیارِ الہند حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تصریح فرمائی ہے۔

تھے کہ یہ لوگ ان آیات (قرآنِ پاک) کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئیں اہل ایمان پر چسپاں کرتے ہیں۔

اے چنانچہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ہم ارشاد فرمایا: (توجہ) منافقو! اپنے نفاق سے توبہ کرو اور اپنے فرار سے باز آؤ۔ شیطان کو اپنے دُپر ہنسی اڑانے اور راحت پانے کا موقع کیوں دیتے ہو۔ تمہاری نماز اور تمہارے دنے خلعت کے لیے ہیں، خالق کے لیے نہیں اور یہی حال تمہارے صدقہ، زکوٰۃ اور حج کا ہے۔ (فتح الربانی) اے حضرت مولانا رحمۃ القیوم نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ سے یوں خطاب فرمایا:

شاہِ رامنگر تو اسے ناواں بطنیں! کہیں نظر کرو است شیطانِ لعین
محرمہ فرزندِ بیسی اے عنسید! پس ترا میرا شاہِ آں لگ چوں سید

یعنی اے جابلِ حضرت شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاکی نہ سمجھو یہ تو شیطانِ لعین کا نقطہ نظر ہے اور (تبا) اے لبّس رکھنے والے اگر تو لبّس کا بیٹا نہیں تو اس

وجہ ظاہر ہے کہ سرکارِ دو عالم علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیۃ کی ذات ستودہ صفات کی عظمت اہل ایمان کا جذباتی مسئلہ بھی تھا اور وہ اسے کسی صورت میں بھی متنازع فیہ قرار دینے کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ داؤد ظاہری ابن حزم، ابن تیمیہ جیسے زبان دراز ضرر پیدا ہوئے مگر قوم نے مجموعی طور پر انہیں مسترد کر دیا اور یہ لوگ اکثر اپنے منطقی و شرعی انجام کو پہنچتے رہے حقیقت یہ ہے کہ قوم کے فرزند غیور اور احساسِ ملی سے بہرہ ور ہوں تو بہت سے فتنے خود بخود دبے رہتے ہیں اور جب کسی وجہ سے یہ غیرت و حمیت سرد ہو جائے یا قوم خود ہی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دی جائے، تو فتنہ انگیزی کے لیے وقت بڑا سازگار ہوتا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے بجا فرمایا تھا،

اجتہاد اندر زمانِ انحطاط

قوم را برہم ہمی پید بباط

گویا قومی زوال کے درمیں جو مجتہد پیدا ہوتے ہیں، ملت کو تباہ و برباد

کئے کی یہ دراشت تجھے کیوں ملی دکھتے بھی اُس کی طرح انہیں خاکِ بشری سمجھا ہے،
 ۱۔ سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانیؒ نے گستاخوں اور منافقوں کو دُفترِ سوم کتبہ ۴۲
 میں سرزنش کرتے ہوئے، ماضی کے حوالے سے فرمایا، نادانوں نے محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا، نتیجہ یہ ہوا کہ منکر ہو گئے اور خوش
 قسمت لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کے عنوان سے دیکھا اور حسرت
 عالمیاں جانا اور تمام انسانوں سے متماثل یقین کیا تو دولتِ ایمان سے مشرف ہو گئے۔
 اور نجات پا گئے۔

۲۔ حضرت شیخ محقق علیہ الرحمۃ کے اصل الفاظ درج کیے جاتے ہیں: ”با چندین اختلاف
 و کثرتِ مذاہب کہ در علمائے اُمت است یک کس را دریں مسئلہ خلائی نیست کہ
 آنحضرت علیہ السلام بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و ترہم تاویل دائم و باقی است“

کر دیتے ہیں۔

چنانچہ یہی حال ہمارے ساتھ ہوا۔ وہ فکر جو خوارج وغیرہ کے بعد کسی منظم انداز میں اور کسی مخصوص نام سے سر نہیں اٹھا سکتی تھی بارہویں صدی ہجری میں ایک شخص محمد بن عبدالوہابؒ کی شکل میں مجسم ہو کر ملت اسلامیہ کی پُر امن فضا کو درہم برہم کرنے کے لیے زور مارتا ہوا مسلمانوں میں موجودہ فکری انتشار اسی کا مین منت ہے۔ دُنیا نے گرا ہی اس پر جتنا بھی ناز کرے کیونکہ اس سے پہلے تاریخ اسلام کو شاید کسی بھی اتنے بڑے پیکرِ جل و فریب سے واسطہ نہیں پڑا تھا۔ یہ شخص دعبد (خجند) میں ۱۷۰ھ میں پیدا ہوا اور اس طرح بہت سے محدثین کے قول کے مطابق حضور نبیِ عجیبؐ وان صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو خجند کے متعلق ہے اور جس کے الفاظ یہ ہیں:

هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يُطْلَعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ۔

(وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور اس میں شیطان کا سینگ یا شیطان کا گردہ نکلے گا)

یہ محمد بن عبدالوہابؒ نجدی ہی کی معنوی اولاد تھی جس نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے اصل باشندوں کو تعظیمِ شعائر اسلام کے جرم میں مباح الذم قرار دے کر عربین شریفین میں غلامانِ رسول کا قتل عام روا رکھا اور اس طرح یزید پلید کے بعد ان تمام

براعمال اُمت حاضر و ناظر است و سرطال بان حقیقت را و متوجہان آنحضرت را
مفیض و مربی (ادخال السنن)

ترجمہ: علمائے اُمت کے باہم شدید اختلاف و کثرتِ مذاہب کے وجود اتنی باتیں کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلامؐ مجازت و دلیل کے تابع و ہم کے بغیر حقیقی زندگی کے ساتھ باقی اور دائم ہیں نیز اُمت کے اعمال پر مانعاً نہیں اور بالخصوص غالبانِ حقیقت اور متوجہانِ بارگاہ کے لیے فیض بخش و مربی بھی

لعنتوں کو جو ان مقدس بستیوں کو غارت کرنے والے کے لیے مخصوص تھیں، اپنے لیے محفوظ کر لیا۔ اسی کی تصنیف کتاب التوحید، دورِ حاضر میں شیطان کے نظریہ بغاوت، کی مکمل و مدلل تفسیر ہے۔

بزرگ عظیم پاک و ہند میں یہ دبا اسی کتاب نے پھیلانی۔ ہوا یہ کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھتیجا اور حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا (ناخلف) بیٹا محمد اسماعیل حج کے لیے گھر سے نکلا تو کتاب التوحید کہیں سے اُس کے ہاتھ لگ گئی۔ طبعیت پہلے ہی باغیانہ سی تھی، کتاب پڑھ کر رنگ چوڑھا ہو گیا۔ ہندوستان میں اسلام کو فروغ کرنے کے لیے اُس دُور کی ابھرتی ہوئی غیر ملکی (فرنگی) قوت بھی کسی جوہرِ قاتل کی تلاش میں تھی چنانچہ کچھ طبعیت ہی میں ہوتے ہیں جنوں کے آثار اور کچھ لوگ بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں،

کے مصداق قرعہ فال، خاندانِ عزیزی، کے اسی 'نُونہال' کے نام پڑا جس نے اپنے بزرگوں کی ہر دلعزیزی سے غلط فائدہ اٹھا کر اُنہی کے مسلک و مشرب پر سب سے پہلے ہاتھ صاف کیا۔ وہ نظریہ بغاوت، جو مدتوں تک اپنی غیر منظم شکل میں صرف مقامِ ولایت تک محدود تھا، محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی کی سمیت غیر محدودہ سے انبیا کرام اور خصوصاً حضورِ نبیِ سید الانبیاء۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ وسلم التجیۃ والشان کی عظمت شان سے بھی نیرو آزاں ہو گیا۔ چنانچہ نجد کی سرزمین میں کتاب التوحید نے جو کچھ کیا وہی کچھ ہند میں تقویتِ الایمان نے کرنا چاہا اگرچہ یہاں وہ کامیابی نصیب نہ ہو سکی۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ عرب میں بہت سی ناکامیوں کے بعد وہاں بیت کا مکروہ و فریب اپنی طویل عداویوں کے صلے میں تاج و تخت پر قبضہ کرنے میں

لے اسی کی نسبت سے اب نظریہ بغاوت کے علمبرائوں کو دبا جی کہا جاتا ہے۔

یو میاں ہو گیا نہ یہاں غیر ملکی حکومت کی پوری سرپرستی اور وسیع پروپیگنڈے کے باوجود تاج و تخت سے ہر حال محرومی اور حبس و لاثانی علمائے کرام کی مخالفت آڑے آتی رہتی۔ اس بات کو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ کہ اسماعیل دہلوی کی تزلین تردید اُن کے اپنے اہل خاندان نے کی۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور حضرت شاہ عبدالقادر دودنولؒ چچا تھے اور حافظ مخصوص اللہ اور جناب محمد مرسیہ چچا بھائی تھے (رحمۃ اللہ علیہم) جنہوں نے ان غلط عقائد کی قلعی کھولی، اس خود مرسیہ کو راہ پر لانے کے لیے مناظرے کی نوبت بھی آئی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا کیونکہ افرنک کا زخریہ غلام علقہ گردن میں طوق دلبری دیکھ رہا تھا اور سنہری ورد پہلی مصلحتیں قبول حق میں عامل تھیں۔ برعظیم پر غیر ملکی اقتدار کا سایہ کم و بیش ڈیڑھ سو سال تک رہا اور یہ فتنہ برابر پھیلتا رہا۔ اولین دور میں اسماعیل دہلوی کے اپنے خاندان کے علاوہ جن اہل علم و فضل نے اس کی سرکوبی کی اُن میں مجاہد جنگ آزادی حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی، عاشق رسول حضرت مولانا فضل رسول صاحب بدایونی، حضرت مولانا فیض احمد عثمانی بدایونی جیسے جلیل القدر علمائے کرام کے نام شامل ہیں۔

ان کے بعد مجددِ ماقہ حاضرہ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کا دور ہے۔ اس عہد میں بہت سے اربائے کرام مثلاً خواجہ خواجگان حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی، شیخ المشائخ سادات حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب لاثانی علی پوری، شمس الحق والدین حضرت شمس الدین سیالوی، محی السنۃ شیر طریقت حضرت میاں شیر محمد صاحب شرق پوری جیسی مقدس شخصیات سے اپنی روحانیت سے نظریۂ بغارت کے خلاف نظریۂ اطاعت کا دفاع کیا دیں آفتابِ حشت حضرت پیر سید مرعی شاہ صاحب گولڑ دی ادر علی حضرت فاضل بریلوی جیسے اکابر نے علمی میدان میں دشمنانِ رسول کا ناطقہ بند کر دیا۔ شاعر مشرق

حضرت علامہ اقبال بھی اسی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے فلسفہ خودی نے اسلام کے نظریہ عظمتِ انسان کی تشریح کر کے منکرین کے نظریہ بغاوت پر بالواسطہ یغارت کی۔

قیامِ پاکستان کا سوال پیدا ہوا تو تمام مشائخِ اہلِ سنت نے اقبال اور قلمِ عظیم
 اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جنہیں اُس دور کے مفتیانِ حرمِ شریفین نے چودہویں صدی کا مجدد قرار دیا تقریباً ایک ہزار کتب تصنیف فرمائیں اور منکرینِ عظمتِ رسالت و ولایت کا منہ بند کر دیا۔ حضرت علامہ اقبال نے نہیں دورِ حاضر کا امامِ اعظم قرار دیا ہے اور اعتراف کیا ہے کہ جو وقتِ نظر ان کے فتاویٰ میں بنے۔ دورِ حاضر کے کسی مفسی کی تحریر میں نہیں دیکھی۔

۱۔ اسلام نے عظمتِ انسان کو جس انداز میں آشکارا دبریں فرمایا اُسی کی حسین تفسیر مفکرِ پاکستان علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا نظریہ خودی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسرا خودی اور موجود خودی میں کتاب و سنت کے حوالے ہیں یا ان کا مل انسانوں کی مثالیں جو کتاب و سنت پر عمل پیرا ہو کر خود آگاہ اور اس طرح خدا آگاہ ہوتے ہیں حقیقت ہے کہ اِن اِن کے جو دراصل مرہنِ کامل ہے کی عظمت بھی کو سمجھ لیا جائے تو درِ حاضر کے اکثر خلائات ختم ہو جاتے ہیں۔ ذرا ان شعردل پر غور فرمائیے۔

ہاتھ سے اللہ کا بندہ مرہنِ کامل تھا غالب و کارِ آفریں، کار کش کار ساز
 خاک و زری نہاد، بندہ مولا صفات سرور جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز
 یہی نہیں عذرِ اقبال نے بد واسطہ بھی دیا ہوں کو مخاطب فرمایا دیکھئے اسی کتاب کا
 پہلا حصہ

مجھے ڈب یاد ہے کہ سیدی و سندی، سرشدی و مولائی حسن قبلہ عالمِ الحجاز پیر
 علی سیاح شاہ صاحبِ سجادہ آرتے دربار شاہ لاثانی علی پور سیدیاں شریف نے مسلم لیگ
 کی نمائندگی میں قریہ بہ قریہ دورہ فرمایا اور کانگریس و یونیٹس امیڈاٹس مقابلے میں مسلم لیگ کو ہار دیا۔

محمد علی جناح کی آواز میں زور بھر دیا۔

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب، محدث علی پوری علیہ الرحمۃ جیسے بلند پایہ حضرات و عظمیٰ تبلیغ کے رنگ میں مسلم لیگ کے شیخ پر قیام پاکستان کی حمایت میں شب و روز ایک کر رہے تھے حضرت مولانا عبدالحمید بدایونی اور حضرت شیخ القرآن مولانا عبدالغفور سزاروی، محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سدر احمد غازی کشمیر علامہ ابوالحسنات علیہم الرحمۃ اور غزالی و درال حضرت مولانا احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ ملت اسلامیہ کے لیے الگ ملک حاصل کرنے میں ناک و در میں مصروف تھے جبکہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی ذریت اپنے آبائی معنوی کو خوش کرنے کے لیے گاندھی اور نہرو کے ایک قومی نظریے کی آبیاری کر رہی تھی۔ اب بھی منافقین کا رد لکھنے کفار سے بدتر اور ملک تہ تھا۔ گاندھی اور نہرو جیسے علانیہ کافر اسلام کے دو قومی نظریہ کے جواب میں کتاب و سنت کی من مانی تفسیر کرنے سے قاصر تھے۔ یہ ناپاک فریضہ وہابی و یونہی اکابر ابوالکلام آزاد، حبیب الرحمن لدھیانوی، حسین احمد نانڈوی، ابوالقاسم ناسی اسماعیل گوہر دی جیسے ملت فرد شوں نے سر انجام دیا۔ ان ظالموں نے انگریزوں کے بندوں اور اسلام دشمنوں سے مل کر پاکستان کی جی جھول کر مخالفت کی مگر رب قدیر نے اپنے حبیب لبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے غلاموں کو فتح مبین عطا فرما کر گاندھی پرستوں کو دونوں جہانوں میں ذلیل و رسوا کر دیا۔

پاکستان قائم ہو گیا تو دشمنانِ پاکستان کا نجدی ٹولہ اپنی سابقہ ناکامیوں کا انتقام لینے کے لیے، مملکتِ خدا واد میں امن و عافیت کا شیرازہ بکیر کی غرض سے یہاں آدھمکا۔ اب انہوں نے اپنے اصلی منصب یعنی توہینِ رسول کی طرف زیادہ توجہ دی۔ پاکستان کو اوپر سے دل سے ترقبول کر لیا۔ اور یہ ان کی مجبوری تھی۔ مگر اندر ہی اندر مسلمانوں کو عشقِ رسول کی آتش باطل سوز سے محروم کرنے کے لیے دن رات ناپاک گھناؤنی سازشوں میں مصروف ہیں یا د

رہے پاکستان کا استحکام جذبہ جہاد سے وابستہ ہے اور جذبہ جہاد و راصل
 عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی سے پروان چڑھ سکتا ہے۔ پاکستان کو
 (معاذ اللہ) نیست و نابود کرنے کا خواب دیکھنے والوں کو معلوم ہے جب
 تک پاکستان کے خیالے اور غیور فرزند اپنے آقائے مدنی (صلی اللہ علیہ وسلم)
 کی ناموس پر سرکٹانے کے لیے بیتاب رہے، پاکستان کا بال بیکا نہیں ہو سکتا۔
 چنانچہ اب منکرین اپنے آبا کی طرح کھلم کھلا جہاد کے خلاف فتویٰ تو نہیں دے سکتے،
 اس لیے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اہل ایمان کے دلوں سے
 نکلنے کے درپے ہیں اور پھر کس کس لبائے میں آکر فریب نہیں دیتے مگر۔
 ۷ بہرہ رنگے کہ خواہی جا سہ می پوش

من اندازِ قدرت کامی شناسم !
 کے مصداق حضور سرکارِ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپاہی بھی
 غافل نہیں۔ وہ دین کے چور و لپر کڑی نگاہ رکھتے ہیں اور یہ کہیں پھیں جا کر پڑتے
 ہیں عصرِ حاضر میں ان چُست و چالاک خود شناس و فرض شناس سپاہیوں
 کے ایک نمونہ ہیں مولانا محمد ضیاء اللہ قادری۔
 مجاہدِ ملتِ قبیغہ اسلام حضرت الحاج مولانا ابوالحسام محمد ضیاء اللہ قادری
 مدظلہ ان سپہ لیوں کے زہریلے اثرات سے ملتِ اسلامیہ کا دفاع کرنا چاہتے
 ہیں۔ نجد و دیوبند سے اٹھنے والی شیطانی ظلمتیں ان کے نام (ضیاء اللہ) ہی
 سے بھاگتی ہیں۔ وہابی مذہب جسے ۱۸۸۶ء میں انگریزی حکومت کی منظوری سے

۸ چنانچہ اس کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات کا انکار کرتے ہیں اور بھیلاتے
 ہیں کس قدر بدبختی ہے ان کی اعلیٰ حضرت نے خوب فرمایا:

۷ وہ حبیبِ پیارِ تو عمر بھر کرے فیض و جوہی سرسبز
 اسے تجھ کو کھائے تب ہر ترے دل میں کس سے بخار ہے

نئے نام ابجدیث سے موسوم کیا گیا، اپنی پوری تیرہ دتاریک حقیقت کے ساتھ
مولانا موسوی کی بصیرت پر واشگاف ہے۔ مولانا مذکورہ کا مشاہدہ یہی ہے کہ اگر
دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ان گندم ناجو فروشوں کو اچھی طرح پہچان لیں
جو اہل سنت اور کبھی سوادِ اعظم اہل سنت جیسے حسین نام چوری کر کے سیدھے
سادے مسلمانوں کی متاعِ ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ یاد رہے صورتِ ہم نظر
کا محدود رہنا کمال نہیں، کمال تو یہ ہے کہ مکرو فریب کے تمام دبیز پردوں کو چیر کر
حقیقتِ شے تک نگاہ کو رسانی ہو بقول اقبالؔ،
اہل نظر، ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا

اسی لیے معلمِ کونین، ہادیِ دارین، رسولِ انقلین، نبیِ الحرمین علیہ فضل الصلوات
واکمل التسلیمات وُعالیوں فرمایا کرتے تھے، اَللّٰهُمَّ اَدِنَا الْاَشْيَاءَ
کَمَا هِيَ د یعنی اسے اللہ ہمیں اشیاء اس طرح دکھا، جیسے وہ اصل میں ہیں۔
زیرِ نظر کتاب کی تحریر کا مقصد اپنے نام ہی سے ظاہر ہے، وہابی مذہب
کی حقیقت، آپ کے ہاتھوں میں اس وقت کتاب کا دوسرا حصہ ہے پہلا
حصہ جو قریباً ساڑھے سات سو صفحات پر مشتمل ہے، وہابیہ کی ولادت،
اس کی تاریخ، مذہبی حیثیت اور سیاہ کارناموں پر تفصیلی تبصرہ ہے۔ یہ بات
بلا خوف تردید کی جا سکتی ہے کہ اس موضوع پر اتنی ضخیم کتاب ماضی قریب
میں نہیں لکھی گئی اور اردو زبان میں یہ وہابیت کا دائرۃ المعارف ہے۔

ادریہ دوسرا حصہ اُن کے ماکولات و مشروبات، تہذیبی معاملات،
عبادات، اختراعات اور چند معتقدات پر مشتمل ہے۔ حصہ اول کی افادیت و
مقبولیت کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اتنی ضخیم کتاب قریباً تین چار مہینوں
میں ملک کے دور ہزار حصوں میں اس طرح ہاتھوں ہاتھ لگتی تھی کہ پہلا ڈسٹریکشن
طور پر ختم ہو گیا۔ اہل ذوق نے تحسین کی اور اہل شوق نے دُعائیں دیں۔ اُمید یہ ہے۔

کہ دوسرا حصہ بھی اسی طرح قبولِ عام کا شرف حاصل کرے گا کیوں نہ ہو مصنف
مظہر محض رضائے خدا جل و علا و رسول علیہ التحیۃ و الثنایا کے بیسے قلم چلاتے ہیں اور
ادبیاتِ کرام کا فیضان ان کے شامل حال ہے۔ رب اکرم بدو دلت انہیں بیش از
بیش عطا فرماتے۔ آمین۔

وہ لوگ جو خود کو مذہبی تحقیقات میں بے لاگ اور بے تعصب ظاہر کرتے
ہیں انہیں اسے ایک علمی تحفہ سمجھنا چاہیے اور غیر جانبدار ہو کر حالات کا جائزہ
لینا چاہیے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین والصلوٰۃ والسلام
علی سید المرسلین و اخوانہ من النبیین وآلہ واصحابہ اجمعین۔

نیاز آگیت
سائبر کنوری ایم اے

غیر مقلد و ہابیوں کے متعلق دیوبندی اکابر کی آراء

مولوی اسماعیل دہلوی قاتل کے لڑکے محمد عمر کا فتوے | فی تقدیر اور دیوبندی مقلدوں

کے ممدوح مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنے مجدد مولوی اسماعیل دہلوی قاتل کے لڑکے محمد عمر کا ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے غیر مقلدین و ہابہن کے بارے میں اُنہوں نے جو فتویٰ صادر فرمایا درج کیا ہے وہ واقعہ اور فتوہ ملاحظہ فرمائیں:

”مولوی محمد عمر صاحب ایک مرتبہ دہلی کی جامع مسجد میں تہنیت لائے

چند آدمی حدیث پڑھ رہے تھے۔ آپ بھی وہاں جا کر بیٹھے لوگوں نے کہا کہ حضرت یہ لوگ غیر مقلد ہیں۔ فرمایا میں ان کی غیر مقلد سے کیا لینا ہے ہم تو حدیث رسول سُننے آئے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص نے حدیث پڑھتے پڑھتے کہا امام صاحب نے حدیث کے خلاف کیا۔ بس یہ سُننے ہی آگ لک ٹکی۔ کہنے لگے کہ تمہارا یہ منہ ہے کہ تم امام صاحب پر استراض کرو۔ اور غصہ ہو کر اُٹھ گئے کہ چلو بھئی یہاں سب بدوین جمع ہیں۔“

روح القیوم و غلط و نیم حقیقت اختصار ۳۲-۳۳ مطبوعہ حقانہ نجف

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی | علیہ الرحمۃ جو کہ اکابر دیوبند مولوی

قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہم کے پیرو و مُرشد ہیں۔ وہابیہ نجدیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”غیر مقلد لوگ دین کے راہزن ہیں۔ ان کے اختلاط ذیل جول سے

احتیاط کرنا چاہیے۔“ (شہنام امدادیہ ص ۲۱)

مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی | بانی مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی نے بھی غیر مقلدین کو بیوقوف قرار دے کر

لکھا ہے۔ کہ کسی عالم کو غیر مقلد دیکھ کر جاہل اگر تقلید چھوڑ دے تو یوں کہو علم تھا یا نہ تھا عقل دین بھی دشمنوں ہی کو نصیب ہوئی اور جاہلوں کو جانے دیجئے۔
(تصفیۃ العقائد ص ۳۵ مطبوعہ دیوبند)

باقی رہی تراویح اس میں جو آج کل کے ملائوں نے تخفیف نکال دی ہے یعنی بیس کی آٹھ کر دی ہیں۔ تو ہر ایک کو بوجہ آسانی یہ بات پسند آتی ہے۔ پر یہ بات کوئی نہیں سمجھتا کہ آٹھ رکعتیں جو حدیث میں آئی ہیں۔ تو وہ بتجدد کی رکعتیں ہیں بتجدد اور چیز ہے اور تراویح اور چیز ہے۔ تراویح کی بینل ہی رکعتیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہزار باسحاب ہتھے اس زمانہ سے لے کر آج تک کسی نے بینل رکعت میں کچھ حجت نہ کی تھی۔ مگر آج کل ایسے ان بڑھاتی (دوبابی) عالم پیدا ہوئے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر اور صحابہ کی بھی غلطی کائی سبحان اللہ یہ منہ اور مسور کی وال۔ (تصفیۃ العقائد ص ۳۵ مطبوعہ دیوبند)

نانوتوی صاحب نے غیر مقلدین کو لازمہ ہی بھی قرار دیا ہے۔

مُردی سے خارج | مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ حافظ عمر بن الدین جو کہ مولوی اشرف علی تھانوی کا مُرد تھا غیر مقلد

ہو گیا تو مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک پوسٹ کارڈ (جو میں نے کبھی خود دیکھا ہے) لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ ”غیر مقلد ہو جانے کی وجہ سے میں تم کو اپنے حلقہ تبعیت سے خارج کرتا ہوں۔ اب میرا تمہارا پیری مُردی کا تعلق نہیں رہا۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر، ۱ مارچ ۱۹۴۲ء ص ۱۸)

دوبابی بیباک فرقہ ہے | دوباتیوں اور دیوبندیوں کے ممدوح مولوی اشرف علی تھانوی کے ملفوظات میں ہے

کہ ”ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ غیر مقلد نظر آ رہے تو متوجہ سنت معلوم

ہوتے ہیں۔ فرمایا جی ہاں یہاں تک کہ سنت کے پیچھے بعضے فرائض تک کو بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ یہ ایسے متبع سنت ہیں۔ اکابر اُمت کی شان میں گستاخی کرنا کیا یہ دُشمن کا ترک نہیں بہت ہی بیک فرقہ ہے۔ (افاضات الیومیہ ص ۲۶، ج ۵)

امام نہ بنایا جاتے | دارالعلوم دیوبند کا فتوے مولوی شہار اللہ دُج کرتے ہیں۔ (حافظ، قاری، عالم، زائد، مفتی) غیر مقلد کو امام بنانا نہیں چاہیے۔ واللہ اعلم مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۴ رجب ۱۳۵۶ھ (اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۸ اگست ۱۹۳۵ء)۔

شیطان غیر مقلد ہو کر کافر و مرتد ہو گیا | اپنے اخبار العدل مجریہ، ستمبر ۱۹۲۷ء میں لکھا ہے کہ قول خدا اور حدیث رسول حکم ہے اور حکم اور ہوتا ہے اور دلیل اور آدم کو سجدہ کرو یہ حکم اپنے نفس کے لیے دلیل نہیں ہو سکتا جو اس حکم واجب تعمیل ہونے کے لیے دلیل ہے۔ وہ یہاں مذکور نہیں۔ اس وجہ سے اس قول کو جس کے ساتھ واجب التسلیم ہونے کی دلیل ذکر نہیں کی گئی، بلا دلیل تسلیم کرتا تو تقلید ہے اور شیطان نے اس حکم کو بلا دلیل نہ مانا غیر مقلد ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ (العدل مجریہ ستمبر ۱۹۲۷ء بحوالہ فتاویٰ اہل حدیث)

ناپاک پانچا مے | مفتی محمد شفیع دیوبند کی فتوے دیتے ہیں کہ جو لوگ ائمہ مجتہدین کی تقلید نہیں کرتے اور بزعیم خود حدیث پر عمل کرنے کے مدعی ہیں۔ اُن کے بعض افعال ایسے ہیں جو مفید صلوة ہوتے ہیں مثلاً وہ لوگ ڈھیلے سے استنجا نہیں کرتے اور اس زمانہ میں قطرہ کا آنا عموماً یقینی ہو گیا ہے اس لیے ایسے لوگوں کے پانچا مے اکثر ناپاک ہوتے ہیں۔ بایں وجہ ان کی امامت سے احتراز کرنا چاہیے۔ محمد شفیع مدرس مدرس دارالعلوم دیوبند ۱۳۲۵ھ

لے جو اس وقت زندہ ہیں اور کراچی میں مقیم ہیں۔

رسالہ سلطان العلوم ماہ محرم ۱۳۵۶ھ۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء (۷)
قبلہ سے منہ پھر جانا | مولوی رشید احمد گنگوہی کا ارشاد ہے کہ جو علماء
 دین کی توہین اور ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ قبر
 کے اندر ان کا منہ قبلہ سے پھر جاتا ہے بلکہ یہ فرمایا کہ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔
 غیر مقلدین چونکہ آئمہ دین کو بُرا کہتے ہیں۔ اس لیے ان کے پیچھے بھی نماز پڑھنی مکروہ
 فرمایا ہے۔ (تذکرۃ الرشید جلد ۲ سطر ۲ تا ۲۳ مطبوعہ دہلی)
غیر مقلد کو امام بنانا حرام ہے | جو غیر مقلدین حنفیہ کو مشرک کہتے
 ہیں اور تقلید شخصی کو شرک بتاتے
 ہیں بے شک فاسق ہیں مکروہ تحریمی سے اور ائمہ ان کو امام بنانا حرام ہے۔
 (تذکرۃ الرشید جلد اول)

غالی فقرہ | مولوی سلیمان ندوی نے فرقہ واپتہ کو غالی فرقہ قرار دیا ہے
 (معارف فردری ۱۹۴۴ء، اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء)

انتظام المساجد باخراج اہل الفتن و المفسد | غیر مقلدین حضرات
 کے نزدیک کو موسیٰ دیکھتے
 ہیں کہ (مولانا محمد حسین بٹالوی) ایک دفعہ جب کوم کلاں جانے کے لیے لڑھیانہ
 سے گزرے تو انہوں نے احناف کی مسجد (جو مولانا حبیب الرحمن کے خاندان
 کی تولیت میں تھی) میں نماز پڑھی۔ اس پر مسجد کے ارباب انتظام کی طرف سے مسجد
 کو پورے استہتام کے ساتھ دھویا گیا۔ اسی خاندان کے ایک بزرگ مولوی محمد صاحب
 بن مولانا عبد القادر نے ۱۸۸۳ء میں ایک کتاب انتظام المساجد باخراج اہل الفتن
 و المفسد تصنیف کی۔ اور اسے صوبہ بہار میں جا کر شائع کیا۔ یہ کتاب کس موضوع

ٹے مولوی حبیب الرحمن لڑھیانوی دیوبند کی حضرات کے اکابر و مولویوں میں سے ہیں۔

فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ،

پر ہے اس کی نسبت خود ولانا، بانوں کی تحریر میں جب رسالہ اشاعت السنۃ میں
جلد ۶ ص ۲۹۱ ملاحظہ ہو۔

لہذا نہ والے مولویوں نے اہل حدیث کی نسبت واجب القتل ہونے کا
صاف فتوے دیا ہے۔ چنانچہ رسالہ اسطفا المساجد میں لکھ دیا ہے کہ حکام اہل
اسلام کو لازم ہے کہ ان کو قتل کریں اگر وہ لاعلمی کے عذر سے توبہ کریں تو ان کی توبہ
قبول نہ کریں۔ (الاعتصام لاہور ص ۲۵ کالم ۲۲ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۷ء)

وہابیوں کا وجود شیطان سے ہے | مولوی حسین احمد مدنی کے متعلق

دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم غیر مقلد وہابی طلبہ نے وہابی مولوی عبدالمبین منظر کو
خط لکھا کہ "مولانا مدنی اپنی تقریروں میں کہتے ہیں کہ ان کا (وہابیوں کا) وجود
شیطان سے ہوا ہے۔ یہ سچ ہے۔"

(اخبار اہل حدیث دہلی ص ۱۵۲ کالم ۱۵۲ اپریل ۱۹۵۷ء)

وہابی لوگوں کا ایمان چھیننے والے دغا باز اور مکار ہیں | محدث الوہابیہ مولوی
حسین احمد مدنی کے

بارے میں اخبار الحدیث دہلی میں لکھا ہے کہ حسین احمد مدنی دہابیوں کے بارے
میں کہا کرتے تھے کہ: جو لوگ کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ وہ جھوٹے
ہیں۔ دغا باز ہیں۔ فریب کار ہیں۔ لوگوں کے ایمان چھینتے ہیں۔ انہیں بہکتے ہیں۔
ان سے ہوشیار رہو۔ اور کبھی ان کے جال میں نہ پھنسو تم لوگ ان کی بات سننے ہی
کیوں ہو۔ ان کی مجلس میں جاتے ہی کیوں ہو۔ (اخبار اہل حدیث دہلی ص ۱۵۷ یکم فروری ۱۹۵۷ء)

مولوی ادریس کاندھلوی | کے بارے میں الاعتصام لاہور میں درج
ہے کہ ایک موثق ذریعہ سے معلوم ہوا کہ مولانا
محمد ادریس کاندھلوی صدر مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور نے کسی سے کہا کہ احتیاط اسی

بے مولوی حبیب الرحمن لہوی دیوبندی اور ان کے خاندان والے

میں ہے کہ اہلحدیث امام کی اقتدار میں ادا کی ہوئی نماز کا اعادہ کر لیا جائے
(الاعتصام لاہور ص ۱۹ فروری ۱۹۵۲ء)

مولوی محمد تھانوی دیوبندی حضرات کے مولوی محمد تھانوی سے بھی وہابیوں کے متعلق رقمطراز ہیں کہ :

مغیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا شرک ہے۔ اور جو وہابیوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ بھی مشرک ہیں۔ وہابی اہلسنت و جماعت کو قتل کرنا ادران کی عورتوں کو قید کر لینا جائز سمجھتے ہیں اس کے علاوہ اور دیگر عقائد فاسدہ بھی ہیں کہ ہم تک ثقہ لوگوں کے ذریعہ سے پہنچے ہیں۔ اور عقائد نوہم نے ان سے خود بھی سنے ہیں۔ وہ ایک خارجی فرقہ ہے :

(حاشیہ نسائی شریف ص ۳ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

مفتی عزیز الرحمن دیوبندی دیوبندیوں کے مدرسہ دیوبند کے مفتی مولوی عزیز الرحمن لکھتے ہیں کہ :

اکثر غیر مقلدین کے عقائد بھی خراب ہوتے ہیں۔ آئمہ دین پر خصوصاً طعن کرنا امام ہمام حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر ان کا شعار ہے۔ اور رد و افض کی طرح سلف صالحین کو طعن کر کے اپنا دین ایمان خراب کرتے ہیں (اہلحدیث امرتسر ص ۲۶ جون ۱۹۱۲ء)

رشید احمد گنگوہی ممدوح الوبابہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا ارشاد ہے کہ جو علماء دین کی توہین اور ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ قبر کے

اندراں کا منہ تہہ سے نیچر جاتا ہے۔ بلکہ یہ فرمایا کہ جس نے دیکھا ہے غیر مقلدین چونکہ آئمہ دین کو برا کہتے ہیں۔ اس لیے ان کے پیچھے بھی نماز پڑھنی مکروہ فرمایا ہے۔

(تذکرۃ الرشید ص ۲۸۲ جلد ۲ سطر ۲۱ تا ۲۳ مطبوعہ دہلی)

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنی کتاب سبیل الرشاد میں فرماتے ہیں کہ عوام اہل اسلام پر لازم ہے کہ مدعی و گواہ ہو کر حکام وقت سے سزایابی میں ان کی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ (الارشاد الی سبیل الرشاد ص ۷ مطبوعہ دہلی)

قاری خلیل احمد لکھنوی دیوبندی | دیوبندی حضرات کے قاری خلیل احمد لکھنوی غیر مقلدین کے متعلق رقمطراز:

ہیں کہ: 'اس بیباک فرقہ غیر مقلدہ کے علمائے پیشوایان اسلام پر بہت کچھ زہر اگلے اور بتان لگائے ہیں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں، اگر احکام شرعیہ کے اجراء کا زمانہ ہوتا تو ان بیباک مولویوں پر حد افترا قائم ہوتی جو (اہلسنت مقلدین) سے جدا ہوا وہ جدا ہو کر نار میں گیا۔' (جلد التقدید علی ظہر عدم التقليد)

قاری خلیل احمد لکھنوی سے مزید رقمطراز ہیں کہ: 'فقہائے احناف سے آج کل اہلحدیث کو قلبی عداوت اور بغض ہے۔ اور اسی وجہ سے تفقہ فی الدین سے محرومی ہے جو اسلام میں ایک زبردست دولت و بے بہا نعمت ہے۔'

(صاحفۃ التقليد علی الغوی الغیث ص ۷)

مولوی خیر محمد جالندھری | دیوبندیوں کی مقتدہ شخصیت مولوی خیر محمد جالندھری نے غیر مقلدین کے متعلق لکھا ہے کہ:

'غیر مقلدین تمام لوگوں میں سے خود سخت متعصب اور غالی ہیں۔'

(خیر التفقید فی سیر التقليد ص ۷ مطبوعہ جالندھری)

مولوی خیر محمد صاحب نے اسی کتاب میں لاندھب غیر مقلد لکھ کر غیر مقلدین کو لاندھب قرار دیا ہے؛ (خیر التفقید ص ۷)

مولوی حسین احمد مدنی کے نزدیک وہابی مذہب

دیوبندی حضرات کے مولوی حسین احمد مدنی وہابیوں نجدیوں کے امام محمد بن عبد الوہاب نجدی اور ان کے متبع وہابیوں کے عقیدہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :

”نجدی (محمد بن عبد الوہاب) اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے۔ بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں۔ اگر بعد وفات ان کو حیات ہے تو وہی حیات ان کو برزخ ہے۔ جو احاد اُمت کو نابت ہے۔ بعض اُن کے حفظ جسم نبی کے قائل ہیں مگر بلا علم رُوح اور متعدد لوگوں کی زبان سے الفاظ کہ یہ کج زبان پر لانا جائز نہیں دربارہ حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہے۔ اور اُنہوں نے اپنے رسائل و تصانیف میں لکھا ہے۔“ (الشباب الثاقب ص ۳۸ سطر ۱۴) مطبوعہ دیوبند

زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ (وہابیہ) بدعت حرام و غیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف اس نیت سے سفر کرنا مخطور و ممنوع جانتا ہے۔ بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوة و سلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دُعا وغیرہ مانگتے ہیں (الشباب الثاقب ص ۳۶-۳۷ مطبوعہ دیوبند)

حسین احمد ٹانڈوی المعروف مدنی ہی ص ۳۷ پر بھی واضح الفاظ میں رقمطراز ہیں کہ وہابیہ سفر برائے زیارت حضور اکرم علیہ السلام حرام جانتے ہیں۔

دیوبندیوں کے مولوی حسین احمد مدنی و اشکاف الفاظ میں وہابیت کی قلعی کھولتے

ہوتے لکھتے ہیں کہ: شان نبوت و حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔ اور نہایت مقہور طبعی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں۔ اور اپنی شقاوت قلبی و ضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لارہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے۔ اور اسی وجہ سے توسل و دعائیں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ معاذ اللہ نفل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاسٹی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

(الشباب الثاقب ص ۴۷ مطبوعہ دیوبند)

مولوی حسین احمد دیوبندی لکھتے ہیں کہ وہابیہ مستند شفاعت میں بنیادیں اور گھڑنت کرتے ہیں۔ اور قریب قریب انکار شفاعت کے بالکل پہنچ جاتے ہیں۔ (الشباب الثاقب ص ۷۷)

مولوی حسین احمد دیوبندی رقمطراز ہیں کہ وہابیت اشتغال باطنیہ و اعمال صوفیہ مراقبہ ذکر و فکر و ارادت و شیخیت و ربط القلب و شیخ و فنا و بقا و خلوت وغیرہ اعمال کو فضول و لغو و بدعت و ضلالت شمار کرتے ہیں۔ اور ان کے اقوال و افعال کو شرک و غیرہ کہتے ہیں۔ اور ان سلاسل میں داخل ہونا بھی مکروہ و مستقبح بلکہ اس سے زائد شمار کرتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے دیار نجد کا سفر کیا ہو یا ان سے اختلاط کیا ہو گا اس کو بخوبی معلوم ہو گا کہ فیوض روحیہ ان کے

(الشہاب الثاقب ص ۵۹-۶۰)

نزدیک کوئی چیز نہیں ہے۔

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام حسین احمد نانڈوی لکھتے ہیں کہ وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالة جانتے ہیں اور آئمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ وہابیت خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہو گئے۔ چنانچہ غیر مقلدین ہندوئی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ جنم لینے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عملاً و آدماً ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کو مخالف فقہ خابلہ خیال کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا بھی مثل غیر مقلدین کو اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول رہا ہے۔

(الشہاب الثاقب ص ۶۲-۶۳ مطبوعہ دیوبند)

دیوبندیوں اور وہابیوں کے ممدوح حسین احمد نانڈوی المعروف مدنی رقمطراز ہیں کہ الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استواء ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ثبوت جہتیت وغیرہ لازم آتا ہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۶۴)

مولوی حسین احمد مدنی جن کے مرجع نے کے بعد وہابیوں کے امیر اور غزنوی اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ نے خراج تحسین پیش کیا۔ لکھتے ہیں کہ:

وہابیہ نجد کا یہ اعتقاد ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متعصب بالحیوة البرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں۔ پس جو حال دیگر مومنین کا ہے وہی ان کا ہوگا۔ یہ جملہ عقائد ان کے اُن لوگوں پر بخوبی ظاہر و باہر ہیں جنہوں نے دیار نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح سے اُن کے عقائد پر مطلع ہوا ہو۔ یہ لوگ

جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور
روضہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام و دُعا وغیرہ پڑھنا مکروہ
و بدعت شمار کرتے ہیں۔ انہی افعال غبیۃ و اقوال و اہیت کی وجہ سے
اہل عرب کو ان سے نفرت بے شمار ہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۶۵-۶۶)
وہابیہ اور وہابینہ کے مدوح مولوی حسین احمد ٹانڈوی وہابیہ نجدیہ کی
بیج کنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

وہابیہ خبیثہ کثرتِ صلوٰۃ و سلام و درود بر خیر الانام علیہ السلام
اور قرأتِ دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیدہ وغیرہ اور
اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے و درود بنانے کو سخت
قبیح و مکروہ جانتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۶۶ سطر ۴ تا ۵ مطبوعہ دیوبند)
مولوی حسین احمد صاحب مدنی ٹانڈوی جن کی اکابرین وہابیہ نے غائبانہ
نماز جنازہ ادا کی فقط راز ہیں:

وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچا
دیتے ہیں۔ وہابیہ نفس ذکر و لاوت حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ
و السلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں۔ اور علیٰ ہذا القیاس اذکار
اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو بھی بُرا سمجھتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۶۷)
قارئین کرام! مولوی حسین احمد مدنی نے غیر مقلدین وہابیوں کے جو عقائد
بیان کیے ہیں ان کے عقائد مسلکِ حقِ اہلسنت و جماعت (بریلوی) حضرات
بیان کرتے ہیں۔ تو وہابی اہلسنت و جماعت (بریلوی) حضرات پر سیخ پا ہو
جاتے ہیں۔ اور ان پر طرح طرح کے فتوے لگاتے ہیں۔ اشتہار اور مفلٹ
شائع کرتے ہیں مگر مولوی حسین احمد مدنی اگر عقائد بیان کرے اور تحریر کر جائے
اور اس کتاب کی اشاعت آج تک ہوتی رہے۔ اس پر کوئی ناراضگی کا
اظہار نہ کریں۔ نہ ہی کوئی فتوے چسپاں کیا جائے۔ اور نہ ہی اس کے

خلافت کوئی اشتہار یا پمفلٹ شائع کیا جائے۔ بلکہ وہ جب مرجائے تو غیر مقلدین وہابی حضرات کی جمعیت کے امیر مولوی داؤد غزنوی صاحب اور مولیٰ علی، مولوی اسماعیل صاحب سلفی آف گو جسے نوالہ ان کے مقرر شیر مولوی صدیق صاحب لائل پوری نماز جناب زہ غائبانہ پڑھیں۔ اس کو حق گو اور جب عالم دین تسلیم کریں۔ اس کے نام کے آگے رح یعنی رحمتہ اللہ علیہ لکھیں مگر اہلسنت بریلوی حضرات کو مشرک، بدعتی، غالی نہ معلوم کیا کیا لکھیں اور کہیں۔

غیر مقلدین وہابی حضرات اور قارئین کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ مولوی حسین احمد مدنی نے غیر مقلدین وہابیوں کے فرقہ اور گروہ کو اپنی کتاب 'الشباب الثاقب'، ص ۱۷ مطبوعہ دیوبند میں کئی مقامات پر واضح طور پر فرقہ وہابیہ خبیثہ لکھا ہے۔

اب وہابی حضرات کو یہ اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیے کہ ان کے عقائد اور مذہب کی حقیقت کا انکشاف کرنے والے اور ان کے فرقہ کو وہابیہ خبیثہ کہنے والے مولوی حسین احمد مدنی ان کے اکابرین کی نگاہ میں کتنی عظمت والی شخصیت ہیں اور ان کے دل میں ان کی کتنی قدر و منزلت ہے۔ ملاحظہ فرمائیے بعد ازاں اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ ان کے عقائد ان کا مذہب اور ان کے اکابرین کی کیا حقیقت ہے۔

مولوی حسین احمد مدنی کے متعلق وہابی اکابرین کے تاثرات

غیر مقلدین وہابیہ کا ترجمان الامت مسلم لاہور جس کے سرورق پر مسلک اہلحدیث، کا ترجمان دواعی، لکھا ہوتا ہے میں لکھا ہے کہ مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی نے ۶ دسمبر کو چینیالوالمی مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت مولانا

سید حسین احمد مدنی صاحب کی وفات کو ایک عظیم سانحہ قرار دیا۔
مولانا نے فرمایا میں نے آج کے اخبارات میں مولانا مدنی کے انتقال کے
متعلق خبر پڑھی تو میں فرط غم سے ۔۔۔ اور ہاتھوں میں ریشہ کی کیفیت طاری ہو
گئی۔

مولانا حسین احمد مدنی علم و فضل میں تو ایک امتیازی حیثیت سے تو تھے ہی
ورع و تقویٰ اور تدبیر و اخلاص میں بھی وہ بہت اونچے مقام پر فائز تھے۔
مولانا غزنوی نے فرمایا مولانا مدنی کی موت علم کی موت ہے۔ علماء اٹھ رہے
ہیں اور کوئی ان کی جگہ کو پُر کرنے والا نہیں۔ ان کی وفات سے نہ صرف ہندوستان
کے حلقہ علم کو نقصان پہنچا ہے۔ بلکہ یہ پوری دنیا کا علمی و تحقیقی نقصان ہے۔
جمعہ کے بعد مولانا مدنی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی اور حلقہ مسجد حبیبیہ نوالی
کی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے ایک تعزیتی قرارداد بھی منظور کی گئی جس میں
ان کی عظیم قومی و ملی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

مولانا سید داؤد غزنوی صدر جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان نے مولانا
قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے نام مندرجہ ذیل تعزیتی تاریخچہ
”مولانا حسین احمد مدنی کی وفات کی خبر سُن کر مجھے از حد صدمہ ہوا
ان کی موت صرف دیوبند ہی کے لیے باعث نقصان نہیں ہے
بلکہ یہ پورے عالم اسلام کا ایک عظیم نقصان ہے۔“
(الاعظام لاہور ص ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء)

مولوی اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ نے بھی حسین احمد مدنی کے
بارے میں اپنے تاثرات

اسی ہفت روزہ میں اس طرح درج کیے ہیں:
”مولانا محمد اسماعیل ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان نے
ایک بیان میں فرمایا حضرت مولانا حسین احمد مدنی۔۔۔ کے سانحہ

ارتحال نے علمی حلقوں میں ایک ارتعاش کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ یہ حادثہ ہونا تھا مگر جب بھی ہوتا اسے عام طور پر بے وقت ہی سمجھا جاتا۔ مولانا جید عالم ہونے کے علاوہ مخلص، قابل اور تجربہ کار رہنما تھے ہندوستان میں ان کا وجود اللہ کی نعمت تھا۔

مولانا کے انتقال کا جس قدر رنج ان کے اقربا اور متعلقین کو ہو گا۔ ٹھیک اسی قدر رنج علمی دنیا کو ہو گا۔ مولانا کے فیوض سب کے لیے برابر تھے۔
(الاعتماد لاہور ص ۱۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء)

مولوی صدیق لائل پوری | ہفت روزہ 'الاعتماد' میں ہے کہ جامع

محمد صدیق صاحب خطیب جامع نے مولانا مرحوم کا جنازہ غائبانہ پڑھایا۔
(الاعتماد لاہور ص ۱۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء)

غیر متقلدین و ہابی حضرات کی غیرت اور حمیت کہاں ہے۔ داؤد غزنوی، اسماعیل گوجرانوالہ، صدیق لائل پوری کتنے... ہیں کہ جو ان کو خبیثت کہے ان کے فرقہ کو خبیثت کہے اور یہ اس کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھیں اور اس کو جید عالم اور حق گو عالم کہیں۔ جید اور حق گو عالم پڑھنے سے مجھے یہ یقین ہو گیا کہ داؤد غزنوی اور اسماعیل آف گوجرانوالہ اور صدیق لائل پوری نے حسین احمد کے فتوے کی تائید کر دی ہے کہ اقلی و ہابی..... ہیں۔

وہابیہ کی قرآن پاک کی تفسیر میں تحریف

وہابیہ نجدیہ کے نزدیک جیسے خداوند کریم اور نبی کریم ردف ورحیم علیم وخبیر علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم انبیاء عظام علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کی کوئی قدر و منزلت نہیں۔ اسی طرح قرآن کریم فرقان حمید برہان رشید جو تمام کتابوں کی سردار ہے کی بھی کوئی قدر و منزلت نہیں ہے۔ بلکہ قرآن پاک کو حادث اور محض ایک بیکچر سمجھتے ہیں۔ اس مقدس کتاب کی تفسیر کو معمولی اخبار جیسے درجہ کے برابر اور خود ساختہ تفسیریں سمجھتے ہیں۔

وہابی یوں تو سلف صالحین کی تفسیر کو خود ساختہ اور معمولی اخبار جیسے درجہ کے برابر سمجھتے ہیں۔ مگر خود تفسیر بارائے کرتے ہیں۔ دراصل وہابیوں کو ان کے مجدد محمد بن عبد الوہاب نجدی نے تعلیم ہی یہی دی ہے جس کی شہادت مفتی مکہ مکرمہ و امام مسجد الحرام حضرت علامہ احمد بن زینی علیہ الرحمۃ نے ان الفاظ میں دی ہے۔

اے اپنے پیروکاروں کو کتب فقہ و تفسیر و حدیث کے مطالعہ سے منع کرتا تھا بہت سی کتب جلا بھی دیں۔ اپنے ہر پیروکار کو اجازت دے دی تھی کہ قرآن پاک کی تفسیر اپنے فہم کے مطابق کرے یہاں تک کہ اس نے اپنے متبعین کو برا نہ گنجھتا کر دیا۔ ان میں سے ہر ایک ایسا ہی کرتا تھا

كَانَ يَمْنَعُ أَتْبَاعَهُ مِنْ مُطَالَعَةِ كُتُبِ الْفِقْهِ وَالتَّفْسِيرِ وَالحَدِيثِ وَأَخْرَقَ كَثِيرًا مِنْهَا وَآذَنَ لِكُلِّ مَنْ أَتْبَعَهُ أَنْ يُفَسِّرَ الْقُرْآنَ بِحَسَبِ فَهْمِهِ حَتَّى الْفَسَاحِ الْفَسَاحِ مِنْ أَتْبَاعِهِ فَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَلَوْ كَانَ لَا يَحْفَظُ الْقُرْآنَ

وَلَا شَيْءَ مِنْهُ فَيَقُولُ الَّذِي
لَا يَقْنَأُ مِنْهُمْ لِأَخِي يَقْنَأُ
إِقْرَأْ عَلَيَّ حَتَّى أَفْتِي لَكَ فَإِذَا
قَرَأَ عَلَيْهِ يُفْتِي لَهُ بِرَأْيِهِ -
(الدرر السنية ص ۱۸)

اگرچہ قرآن اسے بالکل یاد نہ ہوتا وہ
کسی دوسرے کو کہتا کہ تم قرآن پڑھو
میں اس کی تفسیر بتاتا ہوں جب وہ
پڑھتا تھا تو یہ اپنے راتے سے تفسیر
کرویتا تھا۔

علامہ افندی نے بھی ابوالوہاب بن عبد الوہاب نجدی کی اس تعلیم
کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے ۔

أَنَّهُ هُوَ وَآمَنَ بِهِ كَانُوا يَأْوِلُونَ
الْقُرْآنَ بِحَسْبِ أَهْوَاءِهِمْ لَا
بِحَسْبِ مَا فَتَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَ
السَّلَفُ الصَّالِحُ وَأَيُّمَةُ النَّبِيِّ

محمد بن عبد الوہاب نجدی اور اُس
کے پیروکار (وہابی) قرآن پاک کی
تائیس اپنی خواہشوں کے مطابق کرتے
تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام
علیہم الرضوان سلف صالحین اور ائمہ

مفسرین علیہم الرحمۃ کی تفسیر کے مطابق تفسیر نہیں کرتے تھے۔ (الفجر الصادق ص ۱۹)
اب غیر مقلدین کے گھر کی ہی شہادت سے وہابیہ کا تفسیر بالرائے کرنا درج
کیا جاتا ہے۔

مولوی وحید الزماں کی گواہی | وہابیوں کی مقتدہ شخصیت مولوی وحید الزماں
حیدر آبادی لکھتے ہیں ”غیر مقلدوں کا گروہ“

جو اپنے تئیں المحدث کہتے ہیں۔ انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے۔ کہ مسائل
اجماعی کی پروا نہیں کرتے نہ سلف صالحین اور تابعین کی۔ قرآن کی تفسیر
صرف لغت سے اپنی من مانی سے کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر
آچکی ہے۔ اُس کو بھی نہیں سنتے۔ (حیات وحید الزماں ص ۱۸ وحید اللغات)
وہابیوں کے مجدد اور سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر بھی تفسیر بالرائے
کا مجموعہ ہے جیسا کہ وہابی اکابر کی تحریریں بھی اس حقیقت کی تصدیق کر رہی ہیں

حافظ عبداللہ روپڑی کی گواہی | وہابیہ نجدیہ کے مشہور بزرگ اور حافظ
عبداللہ روپڑی کے پیارے چچا جان

عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ،

”مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری من گھڑت اور حدیث کے
خلاف تفسیر کرتے ہیں۔“ (درایت تفسیری ص ۵۵-۵۶)

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کے فتاویٰ الہدیث کے حاشیہ پر روپڑی
صاحب کے وہ الفاظ درج ہیں۔ جو انہوں نے امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے
لکھے ہیں۔

”آپ کی تفسیر القرآن بکلام الرحمن کو آپ ہی تفسیر کہتے ہوں گے
ورنہ دنیا تو اس کو تحریف کہتی ہے، (حاشیہ فتاویٰ اہل حدیث ص ۵۸)
حافظ عبداللہ روپڑی نے اپنے اخبار ”تنظیم الہدیث“ روپڑی میں بھی امرتسری
کی تفسیر کے متعلق لکھا ہے کہ:

”قرآن مجید کی تفسیر میں باہر کی بھی ضرورت ہے؟ یا قرآن آپ ہی اپنی شرح
ہے؟ مولوی ثناء اللہ صاحب کا خیال ہے۔ کہ قرآن آپ ہی شرح ہے اس
بنیاد پر انہوں نے ایک تفسیر تفسیر القرآن بکلام الرحمن لکھی ہے جس نے جماعت
کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اس سے انہوں نے بتلایا ہے کہ قرآن کو باہر
کی ضرورت نہیں۔ اب وہ آزاد ہیں۔ قرآن مجید کے الفاظ تر و مروڑ کو جس
عندیہ پر چاہیں چسپاں کر لیں۔ تنظیم الہدیث روپڑی کا کالم بلاکیم فروری ۱۹۳۳ء
روپڑی صاحب کے بعد وہابیوں کے بہت بڑے مولوی محمد حسین ٹٹوی
کی گواہی بھی قابلِ مطالعہ ہے۔ چنانچہ پڑھیے اور وہابی کی قرآن دانی کا اندازہ لگائیے۔

روپڑی صاحب نے اپنی کتاب درایت تفسیری میں مزید لکھا ہے کہ
(مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر، تفسیر القرآن بکلام الرحمن نہیں بلکہ تفسیر بالراۓ ہے۔

(درایت تفسیری ص ۲۵)

(مولوی ثناء اللہ) کی تفسیر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ نہ حدیث کو نصاب تفسیر میں داخل مانتے ہیں اور نہ تفسیر صحابہ کو نصاب تفسیر میں داخل مانتے ہیں۔ کیونکہ اس تفسیر القرآن بکلام الرحمن میں انہوں نے نہ حدیث کی پروا کی ہے۔ نہ تفسیر صحابہ کی۔
(درایت تفسیری ص ۱۳)

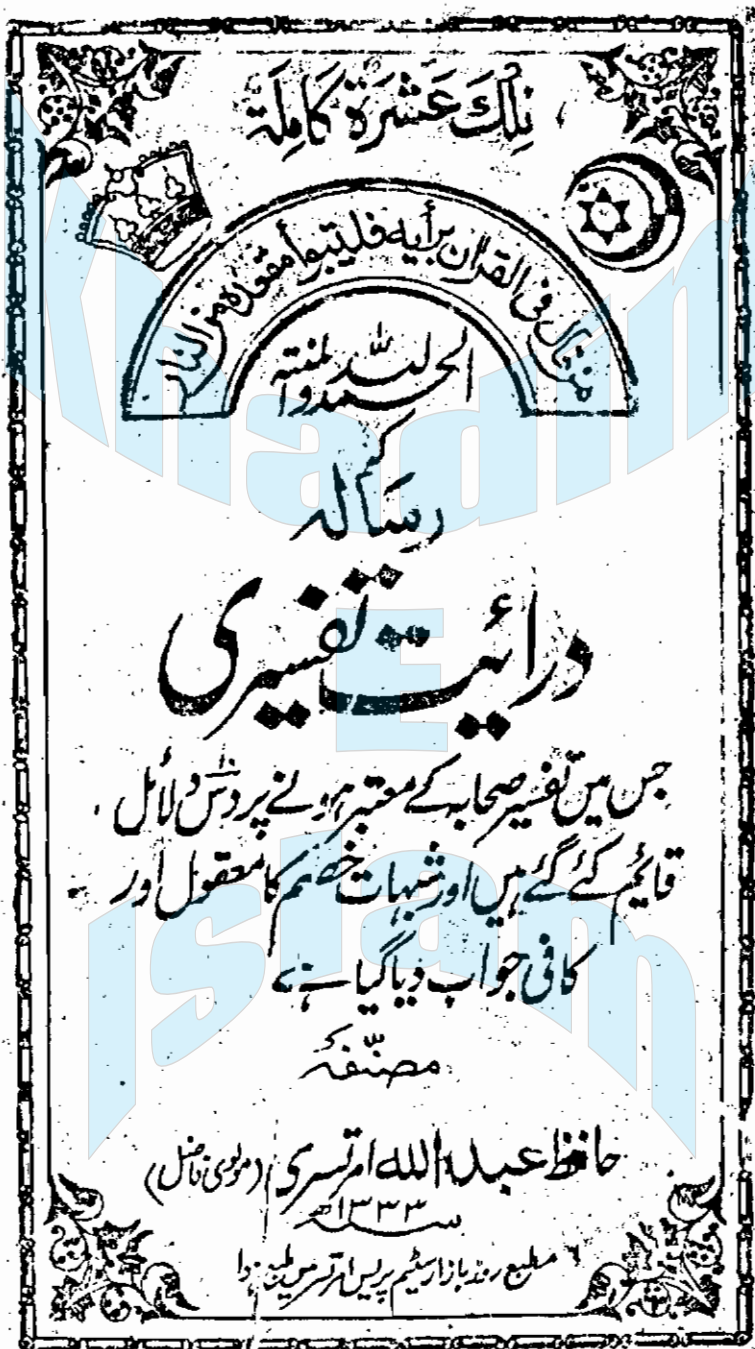
مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہاں تک دعوئے ہے۔ کہ کلام الہی کی تفسیر میں حدیث کی بھی چننا ضرورت نہیں چنانچہ ترک اسلام کے صفحہ ۲۰۱ پر لکھتے ہیں کہ قرآن! یہ رکا سمجھنا نہ تو حدیث پر نہ کبھی مفسر پر موقوف ہے۔ (درایت تفسیری ص ۴۲-۴۵)
(مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک) صحیح تفسیر وہ ہے۔ جو لغت وغیرہ کے موافق ہو آثار صحابہ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ حدیث نبوی کی بھی حاجت نہیں۔

مولوی ثناء اللہ کے کس قدر دلیری کے گلے ہیں۔ گویا نبی علیہ السلام کے ارشاد مبارک کو کسی واعظ غیر محقق کا یہ محلہ کی کسی بڑھیا کا مقولہ بتاتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ سلف بلکہ حدیث کے خلاف تفسیر کی ہے۔ (تعریفات اہل سنت ص ۲)
مولوی ثناء اللہ محض اپنی سمجھ سے یا سینہ زوری سے مطلب بیان کرتے ہیں جو معنی پہلے لوگ (صحابہ وغیرہ) سمجھتے آئے اسکی پرواہ نہیں کرتے بلکہ بڑی دلیری اور جرات سے سلف کی مخالفت کو ہوسے سے تعبیر کرتے ہیں۔ (تعریفات اہل سنت ص ۲)
مولوی ثناء اللہ صاحب نے عربی زبان میں ایک تفسیر لکھی ہے۔ جو تفسیر القرآن بکلام الرحمن کے نام سے مشہور ہے اس میں انہوں نے اکثر معجزات اور خرق عادت نکال کر کیا۔ اور نہ تنزلہ۔ جہتہ۔ نیجریہ وغیرہ کی مباحث کی ہے۔

(درایت تفسیری ص ۱۳)

مولوی ثناء اللہ کا مذہب وہی نیجری والا ہے مگر رسالہ اتباع سلف اور آیات متشابہات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مذہب مرزائیوں والا ہے۔
(تعریفات اہل سنت ص ۲۴۳)



قیمت ہر
نئے کاتہ - روڈ - منبع انبالہ - اتر مدرسہ الحدیث -

درایت تفسیری کے ٹائٹل کا فوٹو

www.nafseislam.com

ہیں یعنی جو شخص علوم عربیہ جانتا ہو وہ قرآن مجید کا صحیح مطلب سمجھ سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

إِنَّا جَعَلْنَا الْقُرْآنَ عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ | ^۳ہے قرآن کو عربی زبان میں اُنزل کیا تاکہ تم سمجھ سکو

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ قرآن مجید کا سمجھنا عربی زبان جاننے پر موقوف ہے اور اس میں شک نہیں کہ عربی زبان کا جانا علوم عربیہ پر موقوف ہے پس ثابت ہوا کہ نصاب تفسیر علوم عربیہ میں ہم چاہتے ہیں کہ جس غرض سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ فصل منعقد کی ہے اس کو بھی بیان کریں تاکہ ناظرین اس رسالہ کو مزید بصیرت حاصل ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے عربی زبان میں ایک تفسیر لکھی ہے جو تفسیر القرآن کلام کے نام سے مشہور ہے اس میں انہوں نے اکثر معجزات اور خرق عادات کا انکار کیا ہے اور فرق خالص (مستزلہ جمیہ) بخیرہ وغیرہ کی موافقت کی ہے۔ تصدیقاً چند معجزات اور خرق عادات جن سے مولوی صاحب منکر ہیں بطور نمونہ مع حوالہ پارہ پیش ناظرین ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کے پرندوں کا زندہ ہونا (پ) مریم علیہا السلام کے پاس بے رحم میوؤں کا غیب سے آنا (پ) قربانیوں کے کھانے کے لئے آگ کا آسمان سے اُترنا (پ) موسیٰ علیہ السلام کی مچھلی کا زندہ ہونا (پ) داؤد علیہ السلام کے ساتھ پرندوں اور پہاڑوں کا تسبیح پڑھنا (پ) داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کا موسم کی طرح نرم ہونا (پ) بنی اسرائیل پر جنگ میں بادلوں کا سایہ ہونا (پ) قوم نوح علیہ السلام کی بستیوں کا اوپر جانا اور اُن کے زمین پر مارے جانا (پ) جنت میں سایہ کا ہونا (پ) یوسف علیہ السلام کی برائت کے لئے دو دھرتی بچے کا شہادت دینا (پ) وغیرہ وغیرہ۔

۱۰ یعنی جن آیات سے معجزات ثابت ہوتے ہیں ان کے ایسے معانی بیان کیے ہیں کہ ان سے معجزات ثابت نہیں ہو سکتے اور یہ گمراہ فتنے کیے ہیں اس لئے اس کی جہاد اخلاقی کی گئی اور اللہ ۱۲۰

مولوی عبدالحق غزنوی کی شہادت | مولوی عبدالحق غزنوی نے امرتسری تفسیر کے متعلق لکھا ہے کہ۔

ایک تفسیر عربی مولوی ثناء اللہ کشمیری الاصل امرتسری الوطن میری نظر سے اغلاط کا مجموعہ تاویلات کا ذخیرہ دیکھا۔ تعجب ہے یونیورسٹی کے فاضل کی فصیلت اور لیاقت کے الفاظ غلط۔ معافی غلط۔ استدلال غلط بلکہ تحریفات میں یہودیوں کی بھی ناک کاٹ ڈالی۔ (اربعین ص ۳ سطر ۱۱ تا ۱۵)

مولوی شمس الحق اوڈیانوی کی گواہی | وہابیوں کی مشہور شخصیت عون المعبود کے مصنف لکھتے ہیں کہ۔

تفسیر ثنائی میں تاویلات باطلہ اور تحریفات سے کام لیا گیا ہے۔ (اربعین ص ۴۸)
 ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر الحاد۔ تحریف یہودانہ سے بھری ہوتی ہے۔ اور یہ تفسیر بالرائے ہے۔ اور اس کا مصنف ٹھیک ٹھیک اس حدیث کا مصداق ہے
 مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِسَائِيهِ فَلْيَتَّبِعْ أَمْعَدُهُ مِنَ التَّارِ اور اس کا مصنف بے شک اہل اعتزال اور اہل اہواء اور نچروں کا طریقہ رکھتا ہے۔ (اربعین ص ۲۶)
 وہابیوں کے مجتہد مولوی عبد اللہ غازی پوری کی قرآن دانی | غازی پوری کی قرآن کے متعلق وہابیوں کے غزنوی خاندان کے شاگرد رشید مولوی فقیر اللہ مدداسی لکھتے ہیں کہ۔

جناب حافظ صاحب اتباع سلف کے صاف منکر ہیں۔ بلکہ حدیث مرفوع صحیح کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور اپنی رائے و قیاس کو اقوال صحابہ خیار و فتاویٰ سابقین اولین من المہاجرین والانصار پر بلکہ صحیح حدیث پر بھی مقدم کرتے ہیں۔ (اجار احمدیہ تفسیر ص ۵ کالم نمبر ۳، ۴ جون ۱۴۱۵ھ)

مولوی محمد حسین صاحب ٹالوی کی گواہی | امرتسری کی تفسیر کے متعلق ان کی رائے یہ ہے کہ اس تفسیر کا مصنف (ثناء اللہ امرتسری) اس تفسیر سراپا الحاد و تحریف میں پورا مرزائی

چکڑ الوی اور چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (اربعین ص ۷، تنظیم اہل حدیث روپور ص ۷، اپریل ۱۹۳۷ء)
 مولوی محمد حسین بٹالوی نے وہابیوں کے سردار ثناء اللہ امرتسری کے خود ساختہ
 تفسیری اصول اس طرح رقمطراز ہیں کہ:

”اس (امرتسری) کا کلام سابق ولاحق شاہد ہے کہ اس کے نزدیک صحابہ
 کا اتفاقی قول بھی حجت نہیں۔ وہ قرار داد تمام زمانہ صحابہ و تابعین کو
 واجب القبول نہیں سمجھتا۔“ (اشاعت السنۃ ص ۱۴۵ نمبر ۲۱)
 ”ہر ایک عالم کا حق ہے کہ قرآن کو اپنے علم سے سمجھے خواہ پہلے
 لوگوں میں اس کا کوئی موافق ہو یا نہ ہو۔“ (اشاعت السنۃ ص ۱۴۹ نمبر ۲۱)
 ”وہ (مولوی ثناء اللہ امرتسری) اقوال معتزلہ کی پیروی کو جائز جانتا ہے۔
 اور اُس سے بچنے کو بُرا سمجھتا ہے۔“ (اشاعت السنۃ ص ۱۵۱ نمبر ۲۱)
 مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں بھی امرتسری کی تفسیر
 کے متعلق لکھا ہے کہ:

”تفسیر میں اُس نے بعض آیات کی تفسیر میں اقوال سلف صحابہ و تابعین
 کو چھوڑ کر تقلید سرسید جاحظ المسلم ونباتے کی پیروی کی ہے۔ اس کو
 تحریراً و تقریراً سے سمجھایا اور بتایا گیا ہے کہ یہ اقوال معتزلہ اجماع
 سلف صالحین صحابہ و تابعین کے خلاف ہیں۔ اور قرآن و حدیث سے
 اُس کا کوئی مستند نہیں۔ صرف ان محمد ول کا اجتہاد سر اسرار الحاد ان کا
 مستند ہے۔ پھر بھی وہ ان کی پیروی نہیں چھوڑتا اور اُس پر اصرار کہ
 ساتھ قائم ہے۔“ (اشاعت السنۃ ص ۱۵۱ نمبر ۲۱)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے فرقہ کے مولوی ثناء اللہ امرتسری
 کے اہل حدیث ہونے کا انکار کرتے ہوئے دلائل دیتے ہیں کہ: ”تم تفسیر قرآن مجید کو مجر د لغت لجامظ و بلا تلاش حدیث جائز رکھتے

ہو اور قرآن مجید کی تفسیر میں حدیث کی ضرورت و حاجت کے قائل نہیں۔ اور جو شخص ایسا کرتا ہے۔ وہ بھی اہلحدیث نہیں ہوتا نتیجہ یہ کہ تم اہلحدیث نہیں؛

تم اپنے آپ کو اور اپنے اسلاف معتزلہ نہجریہ وغیرہ اہل بدعت کو علم و فضل میں صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے افضل یا کم سے کم ہمسر سمجھتے ہو۔ اور اس لیے ان کی اتفاقی تفسیر قرآن کو چھوڑ کر تفسیر معتزلہ کو اختیار کر چکے ہو۔ اور باوجود سمجھانے اور بتانے اس امر کے کہ وہ تفسیر معتزلہ اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کے مخالف ہے تم اس تفسیر اور اتفاق رائے معتزلہ سے دست بردار نہیں ہوتے۔ اور جو شخص ایسا کرتا ہے وہ اہلسنت اور اہلحدیث سے خارج اور معتزلہ میں داخل ہے۔ نتیجہ یہ کہ تم اہلحدیث سے خارج اور معتزلہ نہجریہ وغیرہ اہل بدعت میں داخل ہو۔ (اشاعت السنۃ جلد ۲۱)

وہابیوں کے مجتہد مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے فرقہ کے مولوی و جید الزماں کے صحاح سنۃ اور کتاب اللہ کے ترجمہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

”ہم کو ان کے تراجم کا ایگزیمینیشن (امتحان) ضرور کرنا پڑے گا۔ خدا جانے ان تراجم میں انہوں نے کیا کچھ غضب ڈھایا ہوگا۔ اور کس کس دھوکا اور غلط فہمی میں نادان مسلمانوں کو ڈال دیا ہوگا۔ ایسے بے احتیاط مواخذہ آخرت سے بے ڈر کے۔ مغالطات سے عام مسلمانوں کو بچانا ضروری امر اور خاص کر اشاعت السنۃ کا منصبی فرض ہے۔“

(اشاعت السنۃ ص ۲۵ نمبر ۲۱ جلد ۲۱)

لے بٹالوی صاحب کی اس گواہی سے معلوم ہوا کہ سرسار وہابیہ مولوی شہار اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام محدثین عظام علیہم الرضوان نہ تھے بلکہ ان کے اسلاف معتزلہ و نہجری تھے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

حافظ عبدالمنان وزیر آبادی کی گواہی | وہابیہ نجدیہ کے استاد اور امیر تہری کے بھی استاد مولوی عبدالمنان

وزیر آبادی نے بھی وہابیوں کی تفسیر القرآن کے بارے میں لکھا ہے کہ :

مولوی شنار اللہ صاحب کی تفسیر القرآن کو اکثر جگہ تفسیر بارائے و مخالف تفسیر سلف صالحین کے یقیناً جانتا ہوں ؛
(فقہہ شناریہ ص ۸)

مولوی عبد الستار دہلوی کی گواہی | وہابیوں کی امامیہ پارٹی کے مولوی عبد الستار دہلوی (جو کہ رفیقہ خاں پٹری

کے استاد بھی ہیں) نے لکھا ہے کہ :

مولوی شنار اللہ امیر تہری نے اپنی کتاب تفسیر القرآن

بکلام الرحمن میں علاوہ دیگر صفات باری تعالیٰ کے آیت

ثُمَّ اسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ کا معنی بھی خلاف سلف صالحین

صحابہ کرام و تابعین عظام کے کیا ہے ۔ (فتاویٰ ستاریہ طبع ۱۲)

وہابیوں کی مرکزی جمعیت ہند کے سیکرٹری مولوی عبدالعزیز نے بھی لکھا ہے کہ :

آج اس میں ایک ٹولی مولوی شنار اللہ کے وجود مبارک سے ایسی

پیدا ہو گئی جس نے تہیہ کر لیا ہے کہ محدثین کرام کی محنتوں پر پانی

پھیر دیا جائے ۔ اور صفات باری تعالیٰ معجزات انبیاء کرام

اور ایسے ہی دوسرے مسائل ہیں ۔ ابو مسلم معتزلی اور اس کے دوسرے

بھائیوں کی تاویلات کو قرآن و حدیث میں رائج کروایا جائے ؛

(فقہہ شناریہ ص ۸)

احادیث صحیحہ کے مخالف تفسیر | حرم شریف کے نجدی مدرس حسن بن یوسف دمشقی

واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ:

شمار اللہ نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ صحیح احادیث اور تفسیر صحابہ کے مخالف لکھا ہے۔ (اربعین ص ۱۹)

حافظ عبداللہ روپڑی کا واضح احادیث کے معانی میں تحریف کرنا

مولوی داؤد غزنوی اپنی جماعت کے حافظ عبداللہ روپڑی کے متعلق رقمطراز ہیں کہ۔ حافظ صاحب نے فتح الباری سے امام مالک کا ایک غیر معروف بلکہ ضعیف قول نقل کر کے صریح اور واضح احادیث رسول اللہ کے معانی میں تاویل اور تحریف شروع کر دیں۔ (اخبار الہدیٰ امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء)

نواب صدیق حسن بھوپالی | جو کہ دہابیوں کے مفسر اور محدث ہیں۔ ان کے نزدیک صحابہ کی تفسیر حجت نہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ حجت بتفسیر صحابہ غیر قائم است۔ (بدد الاصلہ ص ۱۳۹)

آخر میں غیر مقلدین اہل حدیث حضرات کے مولوی فقیر اللہ مدراسی کی کتاب اعلام خلق اللہ باغرب الحادات شمار اللہ کے آخری صفحات ۲۳ تا ۲۸ کی فوٹو پیش کی جاتی ہے۔ جن پر انہوں نے سردار اہل حدیث مولوی شمار اللہ صاحب امرتسری نے قرآن پاک کی تفسیر میں جو تحریفات اور معجزات کا انکار کیا ہے۔ درج کئے ہیں۔ وہ صفحات کے فوٹو مع کتاب کا ٹائٹل صفحہ نمبر ۶۹ تا ۷۵ ملاحظہ ہوں۔

نہا اور میں نے زمین (جس) کو غلام کے تختہ میں اور ان میں سے غلام کیا ہے مثلاً اس کو خارج از اہل سنت و داخل مبعوث اہل ضلالت کر کے کہا کہ
ناظرین ضرور ہے اس کے حکم کا مطالعہ کریں اور حق کو چاہئے کہ وہ بارہ کو طے کر کر شاخ کریں (کہا کہ کشتہ اللہ صاحب اپنی انگوٹھی
اور اپنی کتاب گزیر مہبل لکھتے اور طے کر کے طے لکھتے اور اخبار کو اخبار المحدث اور اپنے ذریعہ مبعوع (نئے گرام ذریعہ) مایوس
منتزع (مناوٹی بات) کو ذریعہ المحدث کہنے اور مشہور کرتے ہیں حالانکہ حقیقت میں یہ ایک کتاب ہے اور منافقوں کی طرح جاہلادی
والدوسری و دغا بازی اور گندہ نمائی اور فحش ہے اور یہ عیار ہے انصاف و ناحق شناسی نہ کہ گندہ نمائی کہتا ہے چند ہے ناحق المحدث
کو مذہم کر رہا ہے اور ذریعہ المحدث کو گیارہویں ذریعہ المحدث ہی اور ان سے کہو کہ یہ وہاں ہے کہ المحدث سے کہو کہ
مخالف اور اہل سنت و جماعت سے خارج ہے یہ فلاسفہ و نجومیہ اور معتزلہ کا مقلد ہے اسخ و نسخ، تغیر و تحولات، کربانہ
مخالف اور اہل سنت و جماعت سے خارج ہے یہ فلاسفہ و نجومیہ اور معتزلہ کا مقلد ہے اسخ و نسخ، تغیر و تحولات، کربانہ

[illegible]

ایمان حضرت ہامیل علیہ السلام کے بریلے میں فرمایا گیا تھا، اشد گمراہ عقل بخیر یون کی طرح ہو نہیں سکتی اور اس میں تاویل باطل ہے۔ کچھ اور پھر داخل منجاب ہے (۱۲) قیامت کے دن زمین کے بیٹے سے سبھی جہود انکار (۱۳) انوشن کے بعد انکار (۱۴) انکار کے ساتھ شیا طیس کے مارے سے نکال دیا گیا کہ نہایت ثابت ہر (۱۵) باجوع باجوع کی خدمت سے (۱۶) بگو خود باجوع باجوع کے ہونے سے انکار (۱۷) ترازو سے اعلیٰ سلاکار (۱۸) عوین سے نکال دیا گیا کہ ترازو سے اعلیٰ سلاکار سے اعلیٰ سلاکار سے اعلیٰ سلاکار ہے، اس غصہ پرست میں جو بطور خود کے وہ بھی بخلا جاتی ہے اس کے لئے کہاں گنجائش ہے غصہ کشا، اشد گمراہ و خبیثا ہوا بخیر ہے اور سخت دغا باز و جید ساز ہے (۱۹) بیت مہم سلاکار آسمان میں مسجد قبلہ قائم ہے ہر روز ستر ستر فرشتے ہیں عبادت کے لئے تھے یہ ناقابل قیامت ہی اس کا بیانیہ طرح جو ستر ستر آئے ہیں ہر وہ دوبارہ قیامت تک نہ ٹینگے اور کھل گئے اور ستر ستر آئے گئے غصہ کشا بنیسیہ بیت مہم کی بنی ہے اور خدا، اشد گمراہ ہے (۲۰) قرآن شریف میں ہے والارض جميعا قبضته يوم القيمة والسموات مطويات بيمينه یعنی رب العزت قادر مطلق آسمانوں کو اور زمین کو اپنے ماتھے (بے مثل اناب) میں پیٹ لے گا اور قریب قریب اس بیان کی حدیث بھی وارد ہے اور ملاو ہو وہی اسکے قابل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا نا سائل ہوئے تھے گریہ و حدیث، اشد گمراہ اور مؤثر تاویل باطل ہے اور لکھتا ہے کہ اس کو مراد خدا کی حکومت ہے اور اب میں نہیں آتا خدا نے اپنے تہمیں پیٹے ہوئے ہیں پھر میں یہ کریم مذکور کو کہہا اور اپنی غرض فاسد کے واسطے یہاں تک لکھا اور ہر وہی صفت اور معرفت کو کا میں لایا کہ لفظ یوم القیامۃ کا اڑا دیا اور آیت سرکالہ یعنی خدا کا نام کیا در اسکا احادی میں جسکا بطلان ظاہر ہے عام قریب کے طور پر یہ نہیں میں سکتا تھا اسکا رسالہ کہ اسلام کا صحت ملاحظہ ہو کیسے آسان بڑا سخت ہے ایمان اور خوف قرآن ہو کہ کوئی طحطاخ نہک تنی جرات نہ کیا ہوگا، افسوس اسکے عقائد وں جیلوں والے اندھوں پر ہے کہ وہ اس حال امتعال کی دم کر رہے ہوئے ہلاکت و ضلالت کے کنہ میں گرے جائے اور بعض بڑا حال شنہ میں معاذ اللہ گویا ثناء اللہ نے خدا کی غلطی پر کڑی فعلتہ اللہ علی نقض القرآن حاضہ کا دردت لسان رسولہ علی الزلفہ (۲۱) قرآن میں ہے کہ قیامت کے دن رب کے بل جلیسے جا بیٹے اور اس ہے ایمان کی عقل اندھی ہو کہ بخیر یون کی طرح نہیں سکتی اور اسکا انکار کرتا ہے کہ کہہ کر کہتا ہوا بخیر ہے (۲۲) دابۃ الارض یعنی ایک جانور جو قیامت کے قریب زمین سے نکلے زمین اسکا ذکے در میان امتیاز کرتا جا بیٹے ثناء اللہ اسکا نکر ہے (۲۳) عرش عظیم کو صیلا اعلیٰ سلاکار سے زمین میں سر رہے اور تمام آسمانوں اور زمینوں سے بڑا ہے یہ حدیث ثناء اللہ نہیں آتا اور اسکی تاویل باطل ساتھ حکومت کے کرتا ہے جا شہ گریہ ہے (۲۴) سدۃ السہر کا نکر ہے (۲۵) استواء اعلیٰ العرش کا نکر ہے جبکہ وہ سر کے عرش کی بنی ہے استواء اعلیٰ العرش کا نکر کہیں نہیں ہوگا (۲۶) صفات باری کا مہم و کامنکر اور جمیلہ معتبر کہ مہم و معتبر یعنی عقیدہ حرام معتقد و عقل اور عقبہ و اتباع سلف کا مہم و واجب و فروع کا مہم و واجب نہایت عاجز ہو کہ سخت بخیر کی سے اتباع سلف کا مہم و

از شیت کو ہی ابتدا رسالہ برکس نام استیع سلف میں تسلیم تصریح کر چکا مگر اسکا منافقہ انکار ہی باقی ہے (۲۶) قرآن مجید
 خدا کا کلام اور اسکی صفت ہے اور غیر مخلوق ہے اور شفاء اللہ اسکا منکر ہے اور قرآن کو کہہ کر مخلوق کہنا جو دیکھ کر غصے اور حا کہ
 اسنام کو کہہ کر غصے بلکہ ضروری ہو کہ قرآن مجید کے مخلوق ہو گئے قائل مدعی کو قائل سے اور اسکی گردن اسے جھڑپ کرنا جسکی
 زانیہ میں امیر خالدين عبداللہ نے بعد بن درہم کو اور سلیم بن اچوڑ نے خراسان میں صفوان کہ کسی بائیسین قربانی اور قتل کیا تباہ
 ہی شفاء اللہ اگر اس زمانہ حکومت اسلام میں ہوتا تو ضرور یہی ایس جرم عظیم و کبیر (اکلا صفت باری و قائل مخلوقیت قرآن) کے
 قتل کیا جاتا اور اپنے سپرد (بعد و جہم) کے ساتھ لٹا اور ایک طرح ضرب المثل مشہور آفاق ہو جاتا (۲۷) آئینہ
 کریم ان قرآن العجیب کان صلیو دا کی تفسیر نبوی پر ہے کہ صبح کی نماز میں غرضتے دن لڑات کے حاضر ہو کر کہتے ہیں اور
 محمد شفاء اللہ اسکا منکر ہے اسکے سوا اور صد انفا سیر نبوی کا منکر ہے پہر یان میں عیسیٰ مسیح کو اتباع حدیث نبوی کا
 گویا نالادعوی ہے اور پیش چڑھا کر اخبار کے شرع میں کہہ تا ہے اصل میں تم کلام اللہ معظم نہیں • پس حدیث
 مصطفیٰ پر جان تسلیم نہیں • حالانکہ وہ ہم میں منافق ہے اور عظم و مسلم کی جگہ دھوکھ جاتا اور سودا نہ تحریف جا جا
 کرتا ہے (۲۸) آیت کریمہ فبا بکت علیہم السلام والا ھیں کی تفسیر نبوی یہ ہے کہ مومن کے مرنے پر زمین آسمان کے
 دروازے روتے ہیں اور کافر کے مرنے پر زمین بدستے چاندی زونون پر ہی نرولے اور یہ محمد شفاء اللہ اسکا منکر ہے (۲۹)
 یوم یاتی بعض آیات ربک کی تفسیر نبوی میں بعض آیات سے مراد طلوع ہونا آفتاب مغرب سے ہے اور شفاء اللہ اسکا منکر ہے
 کیونکہ وہ یحییٰ کا مقلد ہے اور مغرب سے طلوع ہونا آفتاب کا یحییٰ کی عقل اندہی کے پاس متبع ہے • صفت صد اعنت
 براین تعقید باد • پس صد نفس کہ یہ عقل کا شمس اللہ میں مجتہدین و سلف صالحین کی اتباع واجب پر محکم ادا کیا کرتا ہے اور خود
 ناپاکوں بل کے اندھوں کا مقلد ہے (۳۰) لوح محی بکامنکر (۳۱) جنت میں دیدار الہی ہو گا کتاب سنت سے
 ثابت ہے اور یہ محمد اسکا منکر ہے (۳۲) عذاب قبر کا منکر (۳۳) جنت میں ایک تابلاخت ہے جسکے سایہ
 اگر مرد میں تیر سو اور گھوڑا اور اونٹن نہ ہو گا اور یہ محمد شفاء اللہ اسکا منکر ہے (۳۴) ناسخ نسخ کا منکر ہے اس میں
 یہودی کا مقلد ہے (۳۵) اہل سنت و جماعت کا مذہب مسلم اور قول اتفاقی ہے کہ تفسیر نبوی اور تفاسیر صحابہ تابعین کے
 موجود ہیں جو نے انھیں خلاف تفسیر کرنا فضالت و بلاکت و بدعت ہے اور ان کی مطابقت و متابعت واجب ہے
 اور یہ محمد اسکا منکر ہے کہ یہ اصل ہی سر سے غلط ہے کہ کچھلی تفسیر و مجمع ہے جو پہلی تفسیروں سے مطاب ہو اسکا رسالہ کلام میں
 خاصہ ۸۸ لحاظ ہو اسکی تلخ و یحییٰ و محمدی المدین ہونے پر نقطہ ہی قول سکادال کافی ہے تفسیر نقان میں صحابہ تابعین
 کے مذہب تفسیر کی لفک • یعنی معتزلی وغیرہ فرق ضالہ میں داخل و فرقہ اہل سنت سے خارج کر کے لکھ کر فرمایا ہے
 تاہم (الصحیحہ وان یبعین) کا نو علم مفسیر و صنادید اور یہ محمد شفاء اللہ منکر کو صحابہ تابعین سے علیحدہ کران کی تعقید حرام کرتا اور
 اتباع سلف صالحین کو جمعاً جب ناجائز جانتا اور ان کی تعقید ہوا کو خیر القرون کی تفسیر برجہانی الحقہ تفسیر نبوی پر تسلیم

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

قادر فیض کرام، جس گروہ دہابیر کے اکابر نے قرآنی تفسیر میں تحریف کی ہے
 اب اُن کے اکابر نے اپنی مستند کتب میں جن کچیزوں کو حلال اور پاک قرار دیا
 ہے۔ وہ پیش کی جاتی ہیں۔ جن کو ان کی مرغوب غذا کہنا بھی درست ہی ہوگا۔

مرغوب غذائیں؟

کُتّا خنزیر اور سانپ حلال ہیں !

وہابیوں کے مجتہد قاضی شوکانی نے لکھا ہے کہ :

وَحَلَّ جَمِيعُ حَيَوَانَاتِ الْبَحْرِ حَتَّى كَلْبُهُ وَخَنَزِيرُهُ وَثُعْبَانُهُ
 سب دریائی جانور حلال ہیں۔ بیان تک کہ کُتّا، خنزیر اور سانپ بھی حلال
 ہیں۔ (نیل الاوطار ص ۲۸۵ ج ۱ مطبوعہ مصر)

قارئین کرام! خزانہ الادویہ میں حکیم مولوی محمد نجم الغنی راسپوری نے کُتّا کی قسمیں
 اہلی۔ جنگلی اور دریائی لکھی ہیں۔ نیز سگ دریائی اور جنگلی کے افعال و خواص قریب قریب
 ویسی ہی ہیں جیسے سگ اہلی کے۔ (خزانہ الادویہ ص ۲۸۵-۲۸۶ ج ۵)

کلمہ گو مشرک کے ہاتھ کا ذبیحہ

سوال: کلمہ گو مشرک کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا مُردار۔ اور ایسے شخص کے ہاتھ
 سے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت مسلمان کو کھانا شرفاً کیا ہے؟
 جواب: کلمہ گو مسلمان جو مشرک کرے وہ عند اللہ تو مشرک ہی ہوگا۔ مگر احکام و نیاویہ
 میں وہ مسلمانوں ہی کے حکم میں ہوگا۔ لہذا اس کا ذبیحہ مثل اُس مشرک کے نہ
 ہوگا۔ جو کلمہ گو نہیں۔ (المحدثین امرتسر ۱۲۱ ج ۱ ص ۱۹۱)
 وہابیوں کے اہم مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے تو کافر کا ذبیحہ بھی حلال قرار
 دے دیا ہے۔

کافر کا ذبیحہ حلال ہے !

(عرف المجاہد ص ۲۳۹)

وہابی مولوی وحید الزماں نے لکھا ہے :

وَكَذَلِكَ ذَبْحَةُ الْكَافِرِ أَيْضًا حَلَالٌ۔ اور اسی طرح کافر
 کے ہاتھ کا ذبح کیا ہو جانور بھی حلال ہے۔ (نزل الابراہیم ص ۳۳ مطبوعہ بنارس)

بجھوکھانا مباح ہے

وہابی مولویوں کے نزدیک بجھوکھانا جائز ہے۔
وہابیہ کے امام نواب صدیق حسن بھوپالوی کے لڑکے نور الحسن نے اپنی کتاب
عرف الجادوی میں لکھا ہے کہ:

بجھو شکار ہے۔ (عرف الجادوی ص ۱۲۲)

(فقہ محمدیہ ص ۱۲۳ ج ۵)

بجھو حبیب است؛
مباح ہے کھانا بجھو کا۔

وہابیہ کے امام عبدالتبارک دہلوی نے بھی اپنے فتاویٰ میں ایک استفتاء اور جواب
لکھا ہے۔ جو کہ درج ہے۔

سوال :- ایک شخص بنام منشی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے منتقل
فرمایا ہے کہ بجھو حلال ہے۔ جو شخص بجھو کا کھانا حلال نہ جانے وہ منافق
بے دین ہے۔ اس کی امامت ہرگز جائز نہیں۔ دوسرے شخص بنام محمد
کہتا ہے کہ بجھو کا کھانا حلال نہیں ہاں شکار جائز ہے۔ اور بجھو کے حلال نہ
جاننے والے کو منافق و بے دین کہنا جائز نہیں بلکہ تہدیس ہے دونوں
میں کس کا قول صحیح ہے؟

جواب :- منشی کا قول صحیح اور موافق حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بجھو کو طبعاً مکروہ
ممنوع ہے مگر شرعاً ممنوع نہیں؛ (فتاویٰ ستاریہ ص ۱۲ ج ۲)

گوہ حلال ہے

وہابیہ کے امام عبدالتبارک دہلوی نے لکھا ہے کہ:

مُضَنَّب یعنی گول حلال ہے۔ (تفسیر سناری ص ۲۲۶)
 مباح ہے کھانا سوسمار یعنی گوہ کا۔ (فقہ محمدیہ ص ۱۲۳ ج ۵)

امام ابو ہانیہ ثنار اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ
 'گوہ تو ماکول اللحم حلال ہے' (فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۶۳ ج ۲ مطبوعہ ممبئی)
 وہابیوں کے مولوی ابو سعید شرف الدین نے دہلوی فتوے دیتے ہیں کہ:
 'یہ صحیح ہے کہ مُضَنَّب حلال ہے۔ اور اُس کا بیچا بھی جائز ہے۔ مگر
 مُضَنَّب کا ترجمہ جو گوہ (مشورہ) ہے۔ وہ کتب لغت عرب سے ثابت
 نہیں ہوتا۔ مگر میں جو لکھا ہے اس سے ترسانہ معلوم ہوتا ہے۔
 (فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۶۲ ج ۲)

وہابیوں کے مولوی داؤد راز لکھتے ہیں کہ
 'عام اہل لغت مُضَنَّب کا ترجمہ سوسمار (گوہ) ہی لکھتے ہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۶۳ ج ۲)

ناظرین حضرات! وہابی اکابر مُضَنَّب کو حلال قرار دے رہے ہیں۔ اور اُس کا
 کھانا مباح قرار دے رہے ہیں۔ مگر سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے کھانے
 کو منوع قرار دے رہے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

فَقُلْتُ عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ نَبِيَّيَاكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ
 (مشکوٰۃ ص ۲۶۱، البراد و طحا ج ۲) گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

ابن ماجہ شریف میں بھی ایک روایت ہے کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔

مَا تَقُولُ فِي الضَّبِّ وَمَنْ
 يَا أَكْلُ الضَّبِّ (ابن ماجہ شریف ص ۲۶۱) تو فرمایا گوہ کو کون کھاتا ہے۔

نسائی شریف میں حدیث ہے کہ
 رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گوہ کھانے کے لیے

پیش کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا اَمَّا هَسَجَتْ يَهْمَلِي اُمْتوں سے

ایک مسخ شدہ اُمت ہے۔ (دفعہ ۱۹ ج ۱۲)

کنز العمال شریف میں ہے کہ سرکارِ ستیدہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عنها سے روایت ہے :

كَانَ يَكْنَهُ أَنْ يَأْكُلَ الصَّبَّ

(کنز العمال ج ۲ ص ۴۲)

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گوہ کھانے سے بیزاری

کا اظہار فرماتے اور وہابی اکابر اس کو مباح جانیں۔ یہ ہے نام نہاد اہل حدیث حضرات کا حال۔ طرُف اے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری۔

گوخر (جنگلی گدھا) حلال ہے!

وہابیوں کی فقہ کی کتاب فقہ محمدیہ میں ہے۔

وحلال ہے کھانا گوخر (جنگلی گدھے) کا۔ (فقہ محمدیہ ج ۲ ص ۵)

کچھوا۔ کوکرا۔ گھونگا حلال ہیں!

امام ابوبکر بن عبداللہ امیر نے تو کچھوا، کوکرا اور گھونگا کو بھی حلال قرار دے دیا۔

استفتاء اور جواب دونوں پیش خدمت ہیں۔

(س) کچھوا۔ کوکرا اور گھونگا حرام ہیں یا حلال ہیں۔ از دوسے قرآن و حدیث جواب ہو؟

(ج) قرآن و حدیث جو چیزیں حرام ہیں ان میں یہ تینوں نہیں اور حدیث شریف میں آیا

ہے۔ ذُرُوْنِي مَا تَوَكَّلْتُمْ جَبْ تَمْ شَرْعَ تَمْ كُوبَنْدَ كَرْے۔ تم سوال نہ کیا کرو

ان تینوں سے شرع شریف نے بند نہیں کیا۔ لہذا حلال ہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۵ ج ۱ مطبوعہ ممبئی ص مطبوعہ لاہور)
 کچھوا حلال ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۹ ج ۱ مطبوعہ ممبئی)

کچھوا اور سانڈ حلال ہے

س ۱۔ کچھوا (سنگ پُشت) اور سانڈ (سانڈ) شریعت محمدی میں کھانا جائز ہے؟
 یا نہیں۔ جواب باریل ہو۔ (از دفتر انجمن اسلامیہ المحدث تہجہ کلاں ضلع گورداسپور)
 ج ۱۔ حکم لا اَجِدُ فِيمَا اَوْحِيَ اِلَيَّ مُحَمَّدًا سَانِدًا اور سنگ پُشت اس آیت کے
 ماتحت نہیں۔ نہ کوئی حدیث اُن کی حرمت کی مجھے یاد ہے۔ اس لیے حلال
 ہے۔ (اخبار المحدث امرتسر ص ۱۲، ۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء)

(المحدث امرتسر ص ۲۰، دسمبر ۱۹۰۴ء)
 وہابیوں کے مولوی اور امام عبدالستار دہلوی کے تفسیر کے ضمیمہ میں بھی ہے کہ کچھوا حلال
 ہے۔ (تفسیر ستاری ص ۴۶)

قارئین! اکابر وہابیہ نے اپنے معتقدین کے لیے کیسی لذیذ اور عجیب قسم کے
 جانوروں کو حلال قرار دے کر کھانے کی ترغیب دی ہے۔ اور خصوصاً اس دور کے
 وہابیوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ منگائی کے دو میں جب کہ گوشت بہت ہی زیادہ
 منگتا ہے۔ اور ان جانوروں کی تعداد کا خوب اضافہ ہے۔ کیونکہ ان کو کوئی بھی نہیں
 کھاتا۔ اکابر وہابیہ نے یہ سوچا جس کو کوئی بھی نہیں کھاتا۔ وہابیوں کے لیے حلال
 قرار دے کر کھلانا شروع کر دیتے ہیں۔

یہ تو گویہ بچو۔ کچھوا۔ کوکرا۔ گھونگا اور جنگلی گدھے اور سانڈ کے حلال کے فتوے تھے وہابیوں
 کے مجتہد قاضی شوکانی نے تو وہابیوں کے لیے گنا اور خنزیر بھی حلال قرار دے دیا ہے۔
 تاکہ وہابیوں کو گوشت کی کمی ہی نہ رہے۔

منی پاک ہے

نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے۔

در نجاست منی آدمی دلیل نیامده۔

آدمی کی منی کے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں آتی۔ (بدور الاحلہ ص ۱۵)

منی ہر چہ پاک است۔ (عرف المجاہد فی رسی ص ۱)

نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے۔

الْحَقُّ أَنَّ الْأَصْلَ الطَّهَارَةُ۔ حق بات یہ ہے کہ منی کی اصل پاک ہے

(الروضۃ الندیہ ص ۱۳ ج ۱)

مولوی ابوالحسن لکھتے ہیں۔ کہ

لیکن صحیح قول یہی ہے۔ کہ منی پاک ہے

اس کے بعد لکھتا ہے۔ کہ

اور صواب یہ ہے۔ کہ دونوں کی منی پاک ہے۔ (یعنی مرد و عورت کی)

عورت کی شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے۔ (فقہ محمدیہ کلاں ص ۴۱)

جب بچہ عورت کی فرج سے باہر نکلے اور اسپر فرج کی رطوبت ہو تو وہ بھی پاک

ہے۔ (فقہ محمدیہ ص ۲۳)

منی کا کھانا جائز ہے

وہابیوں کے مولوی محمد ابوالحسن نے لکھا ہے کہ :

’ (مرد و عورت) دونوں کی منی پاک ہے۔ اور جب کہ منی پاک ہے تو

اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں۔ اس میں دو قول ہیں جس سے واضح

ہے کہ بعض دہائی مہنی کھانا جائز سمجھتے ہیں (فقہ محمدیہ کلاں ص ۱ ج ۱)

کو اکھانا ثواب ہے

مسئلہ :- جس جگہ زناغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو بُرا کہتے ہوں۔ تو ایسی جگہ اس کو اکھانے والے کو کچھ ثواب ہو گا یا نہ ثواب ہو گا۔ نہ عذاب۔
الجواب :- ثواب ہو گا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۵ ج ۲)

گھوڑا اور گوہ حلال ہے

(فتاویٰ اہلحدیث ص ۳۱۷ ج ۳)

دہائیوں کے مولوی عبد الغفار سلفی نے فتوے دیا ہے
گھوڑے کا گوشت حلال ہے۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۲۲، ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ)
گوہ بھی حلال ہے۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۲۲، ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ)

کنجری کی وہ کماتی جو اُس نے بے حیائی اور کنجریازی سے حاصل کی ہے۔ اکابر دہائیہ نے اُس کے جواز کا فتوے بھی دے دیا ہے۔

زانہ کا مال حلال ہے

اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ :
حافظ عبد اللہ غازی پوری کے نزدیک سلمہ زانیہ کا مال توبہ سے بعد
حلال ہے : (اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۷ اگست ۱۹۱۵ھ)

امام ابوہاشم ثناء اللہ امرتسری نے بھی فتوے دیا ہے کہ :

’زانیہ عورت کی خرچی بعد سچی توبہ کے حلال ہو جاتی ہے۔ حافظ ابن

قیم کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ اور حافظ عبد اللہ غازی پور سے

بھی اسی کے قائل ہیں۔‘ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۸۹ ج ۲ مطبوعہ ممبئی ص ۳ مطبوعہ لاہور)

’بعض علماء کے نزدیک بعد توبہ مال زانیہ کا حلال ہے۔ حافظ ابن قیم بھی اس

کو خیرات میں دینے کے قائل ہیں۔‘ (اخبار المحدثات ص ۱۱۱ اگست ۱۹۱۴ء)

کافرہ زانیہ کے مسلمہ تائبہ ہونے کے بعد اس کا مال کسبِ زنا کا جو قبل اسلام کے کمائی

تھی۔ بحکم حدیث الاسلام میحدم ما کان قبلہ حلال اور پاک ہو جاتا ہے۔ یعنی کوئی عورت کافرہ

یہ زانیہ کفر اور زنا سے توبہ کر لے تو اس کا اسلام بھی صحیح ہے۔ اور اُس کا مال بھی جو زنا

سے کمایا ہوا تھا حلال ہے۔‘ (المحدثات ص ۱۲۰ اگست ۱۹۱۵ء)

قاتلین سے کرامِ اُتوبہ کرنے سے زانیہ اور کنجری کے گناہ معاف ہوں گے۔ نیز اُس بُرے

فعل کی جو کمائی ہے۔ وہ توبہ کرنے سے پاک نہیں ہوگی۔ اُس بُرے فعل کی کمائی حلال

نہیں ہوگی۔ یہ وہابیہ نجدیہ کا خود ساختہ مذہب ہے جس کی قرآن و حدیث میں اجازت

نہیں ہے۔ وہابی اکابر نے زنا، کنجری بازی کو جائز قرار دے کر اُس کی کمائی کو بھی حلال

قرار دے دیا ہے۔ یہاں پر ہی بس نہیں کیا بلکہ مرد اور عورت نفسانی خواہشات کے

اسباب میں خوب سہولتیں دے کر ان کو ایسا کرنے کی ترغیب دی ہے۔

اب نام کے اہل حدیث حضرات کے سامنے پیغمبرِ آخر الزماں کا ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔

مرد و کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کنجری کی اُجرت حرام قرار دی ہے۔

چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں حدیث شریف ہے۔ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْنِ

الْبَغِيِّ وَخُلُقَانِ الْكَاهِنِ مَكْتَمِ الْقِيَمَتِ۔ رنڈی (کنجری) کی اُجرت اور کاهن

کی شیرینی سے منع فرمایا ہے۔

قاریؒ نے حضرات! وہابیوں کے نزدیک گیارہویں شریف اور عرس مبارک کا ترک اور کھانا حرام ہے۔ مگر ان کے نزدیک بنک کا سود جائز ہے۔ اور سود خور کی افتداری میں نماز بھی جائز ہے۔ وہابیوں کے فتوے ملاحظہ ہوں۔

بنک کا سود جائز ہے

اخبار اہل حدیث امرتسر میں خود اقرار کیا ہے کہ:
 ’مولوی عبدالواحد غزنویؒ کے نزدیک بنک کا سود جائز ہے۔‘
 (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۲۳، ۲۴ اپریل ۱۹۳۷ء)
 وہابیوں کے مولوی عبداللہ صاحب کا مضمون اخبار اہل حدیث امرتسر میں شائع ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

’منافع بنک وغیرہ منع نہیں‘ (اہل حدیث امرتسر ص ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء)
 س:- نوٹ لے کر روپیہ دینا اور نوٹ والے شخص سے بٹہ لینا جائز ہو سکتا ہے جبکہ کاغذ لے کر چاندی کے سکے کے عوض میں بٹہ لینا کیسا ہے؟
 ج:- جائز ہے۔ (اہل حدیث امرتسر ص ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء)
 مجتہد الوہابیہ قاضی شوکانیؒ نے لکھا ہے کہ:
 ’سونا، گیتھوں، چاندی، جو، کھجور، نمک کے سوا اور کسی چیز پر سود نہیں۔‘
 (الدر البہیہ ص ۳۶)

س:- مکان مرتن لے کر اس کا کرایہ لینا جائز ہے یا نہیں؟
 ج:- بعض علماء کہتے ہیں کہ مکان مرتن کی مرمت شکستہ اگر مرتن اپنے ذمہ لے تو اس کے فوائد بھی لے سکتا ہے۔ یہی جواب زمین میں ہے؛

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۱۳ اگست ۱۹۰۹ء)
 ’نقد سے ادھار پر گراں بیچنا جائز ہے۔‘ (اہل حدیث امرتسر ص ۱۰ ستمبر ۱۹۰۹ء)

سے: کوئی چیز اُدھار بیچنا آج کل مثلاً چودہ سیر کا بھاؤ نقدی جنس ہے اور تیرہ سیر اُدھار بیچنا اس شرط پر کہ کامک میں روپیہ دیکھتے جائز ہے یا ناجائز اور ایک سیر مگر نقدی بھاؤ سے کم دینا سود ہوتا ہے یا نہیں؟
ج: منع نہیں جائز ہے۔ (نیل الاوطار)

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۸ جون ۱۹۱۵ء)

دہائیوں کے کرم الجلیلی نے مشکوٰۃ شریف کی حدیث لکھی ہے کہ:
دَرْهَمٌ رِبْوِيًّا كُلُّهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَكْفِيكَ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةِ قَاشِ
مَثَلِ شَيْنِ زَنِيَّةٍ۔ جان بوجھ کر سود کی ایک چوٹی بھی کھانا گناہ میں ۳۶ زنا سے بڑھ کر ہے۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۱۵ یکم تا ۱۶ رجب ۱۳۸۹ھ)

سود خور کی اقتدار میں نماز

مولوی شہداء اللہ امرتسر نے تو سود خور اگر نماز کر رہا ہو تو اس کی اقتدار میں نماز پڑھنی جائز قرار دے دی ہے۔ فتوے ملاحظہ ہو۔

سے نمبر ۱۲:۔ جو شخص بیابا بیٹا ہو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر کہلا سکتا ہے تو اس کی نماز جائز ہے یا نہیں۔ اگر نماز جائز ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۲:۔ سود خور سود کو اگر حرام جانتا ہے۔ تو مسلمان کہلا سکتا ہے۔ اور اگر لباس اس کا سود کی آمدنی کے سوا حلال کھائی کا ہے۔ تو نماز بھی جائز ہے۔ اگر شخص سود کی کھائی سے ہے تو جائز نہیں۔ حدیث میں ہے کہ ناپاک کھائی کے کپڑے سے نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے۔ لیکن اگر نماز پڑھا رہا ہو تو اس کے پیچھے اقتدار درست ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ)

غیر مسلموں کا صدقہ اور چنڈہ جائز ہے

مولوی شہداء اللہ امرتسری نے فتویٰ دیا ہے کہ:

”مبتدو کا دیا ہوا صدقہ یا قرآن مجید یا چنڈہ جائز ہے“

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۲، نومبر ۱۹۱۳ء)

”مسجد کی امداد میں مشرکین کی اعانت قبول کرنا منع نہیں ہے“

(اخبار المجدیث امرتسر ۱۳، ۲۱ مئی ۱۹۳۷ء)

”غیر مسلم کی جائز کمائی سے حاصل کیا ہوا مال مسجد پر لگانا جائز ہے۔“

(اخبار المجدیث امرتسری ص ۵، مارچ ۱۹۴۳ء)

”تعمیر و مرمت مسجد میں شیعہ و کافر کا روپیہ لگانا درست ہے۔“

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۵ ج ۲، مطبوعہ دہلی)

سوال: شیعہ یا ہندو یا انصاری یا ہیو مسجد بنادے یا اس کی مرمت کرے یا چنڈہ

مسجد وغیرہ میں شریک ہو تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ مسجد ان لوگوں کی بنائی ہوئی ہوگی جسکے مسجد ہے

اگر یہ لوگ مسجد میں روپیہ لگانا ثواب جانتے ہیں۔ تو ان کا وقف درست

ہے۔ ایسے ہی اوپر کی عمارت میں شریک ہوں تب بھی درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۵ ج ۲)

سوال: ہندو کا مسجد میں روپیہ لگانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ہندو کا دیا ہوا چنڈہ مسجد میں صرف کرنا درست ہے۔ جبکہ وہ بہ نیت

ثواب دیتا ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۵ ج ۳ مطبوعہ دہلی)

قارئین کرام: نیک رستے حرام مال نہیں لگ سکتا۔

سرورِ عالم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ

الْأَطْيَبُ - اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

ایک اور روایت اس طرح ہے۔

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ الْأَطْيَبُ - اللہ تعالیٰ پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

ہندو کی بنی ہوئی مٹھائی اور روٹی جائز ہے

سوال :- اہل ہندو کی بنی ہوئی مٹھائی اور روٹی کھانا جائز ہے یا نہیں ؟
جواب :- اہل ہندو وغیرہ کفار کی تیار کردہ شے صرف کافر ہونے کی وجہ سے حرام نہیں ہوتی۔ تا وقتیکہ اس پر غیر اللہ کا نام نہ آئے۔ لہذا جائز و درست ہے۔ (فتاویٰ ستاریہ ص ۸۷ ج ۱)۔

ہندوؤں کی سودی روپیہ سے لگائی

ہوتی پیاد سے پانی پینا جائز ہے ؟

مولوی رشید احمد گنگوہی سے کسی نے پوچھا
سوال :- ہندو جو پیاد پانی کی لگاتے ہیں۔ سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو پانی پینا درست ہے یا نہیں ؟
جواب :- اس پیاد سے پانی پینا مضائقہ نہیں ہے۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۹۸ مطبوعہ کراچی)

شراب کا سرکہ پینا جائز ہے

س :- شراب کا سرکہ بنانا جائز ہے یا ناجائز ؟
ج :- ناجائز ہے۔ اگر بنا ہوا ہو تو پینا جائز ہے۔

(اخبار المحدثات ص ۲، ۲۰ جولائی ۱۹۴۵ء)

کنویں میں کتا گر جاتے تو پانی پلید نہیں ہوتا

دہائیوں کے میاں نذیر حسین دہلوی سے کبھی نے سوال کیا کہ
چمہ فرامیند علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر سگ در چاہ افتاد چہ
حکم است بیتیئوا۔

اس مسئلہ میں علماء دین کیا فرماتے ہیں کہ اگر کتا کنواں میں گر جائے
تو کیا حکم ہے۔ بیان کرو۔

الجواب :- حکم چاہ مذکور آنست کہ اگر آب چاہ از افتادن سگ
متغیر نہ شدہ است بلکہ بر حال خود است آن چاہ طہر است
ایجاب :- ایسے کنویں کا حکم یہ ہے کہ اگر کنویں میں کتا گرنے سے کنویں
کے پانی کی رنگت تبدیل نہیں ہوتی۔ بلکہ سفید ہے۔ تو کتے گرنے
ہوتے والا کنواں پاک ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۲ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

فتاویٰ ثنائیہ ص ۶۱ ج ۱ مطبوعہ لاہور

کتے کا پیشاب پاک ہے

مولوی وحید الزماں غیر مقلد کہتے ہیں کہ۔
کتوں کا پیشاب نجس نہیں ہے۔ (ہدیت المہدی ص ۷ ج ۳)

خنزیر اور کتے کا جوٹھا پاک ہے

مولوی وحید الزماں غیر مقلد کہتے ہیں کہ۔
کتے اور خنزیر کے سوا تمام جانوروں کا جوٹھا جمہور کے نزدیک ناپاک ہے
مگر ہمارے اہل حدیث حضرات کا ان سے اختلاف ہے۔ ان کے نزدیک پاک ہے۔
وَالْحَقُّ عَدْوُ النِّجَاسَةِ اور حق یہ ہے کہ ناپاک نہیں ہے۔ (ہدیت المہدی ص ۷ ج ۳)

کتے کا گوشت، ہڈیاں، خون، بال اور پسینہ پاک ہے

نواب صدیق حسن بھوپالی دہائی لکھتے ہیں کہ
وحدیث و لوغ کلب دال نجاست تمامہ کلب از طم۔ و عظم و دم
و شعر و عرق نیست بلکہ اس حکیم فقط مختص بولوغ اوست
الحاقش بقیاس ببولوغ سخت بعید است۔ (بدور الاحلہ ص ۱۶)
نواب نور الحسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ

پس دعوئے نجس عین بودن سگ و خنزیر و پلید بودن خمر و دم مسفوح
و حیوان مردار ناقص است۔ (عرف الجادی ص ۱)
پس کتے خنزیر۔ شراب و خون بہنے والا اور مردہ جانور کے ناپاک ہونے
کا دعوئے درست نہیں۔

خون، خنزیر اور شراب پاک ہے

نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتا ہے کہ
خون پاک ہے (بدور الاحلہ ص ۱۸)
خنزیر کے ناپاک ہونے پر آیت سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ بلکہ
اس کے پاک ہونے پر دال ہے۔ (بدور الاحلہ ص ۱۶)
شراب پاک ہے۔ (بدور الاحلہ ص ۱۵، عرف الجادی ص ۲۳۷)

دریاتی جانور زندہ اور مردہ حلال ہے

نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتا ہے۔
حلال ست از بحر سے انچہ زندہ و مردہ گرفت
دریاتی جانور زندہ اور مردہ حلال ہے۔ (بدور الاحلہ ص ۳۳۳، عرف الجادی ص ۲۳۸)

ناظرین کرام! اکابر و بابیہ کی مرغوب غذا آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔
 اللہ کریم جل جلالہ نے دراصل ان کو یہ سزا دی ہے کہ کوا۔ بچو۔ کچھو۔ کتا۔ خنزیر۔ سور
 اور زنا کا پیسہ۔ منی وغیرہ خوب کھائیں مگر وہ متبرک کھانا جس پر قرآن شریف۔ درود
 شریف۔ کلمہ شریف پڑھا گیا ہو وہ کھانا ان کو نصیب نہ ہو۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ
 متبرک کھانا حرام ہے۔

ناظرین کرام! جن لوگوں کے نزدیک ایصالِ ثواب کی غرض سے دی ہوئی بزرگوں
 کی فاتحہ اور نیا حرام ہے۔ اور گتے، خنزیر، منی، گوہ، کوا وغیرہم حلال ہیں۔ ان
 کی تہذیب بھی تو ایسی ہی ہوگی۔ اُس کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔

وہابیوں کے

تہذیب

پانخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنا جائز ہے

وہابیوں کے مولوی محمد ابوالحسن نے لکھا ہے کہ :

پانخانہ کے وقت قبلہ کو منہ اور پیٹھ کرنا جائز ہے۔ اور اگر کوئی آڑھ ہو تو بعض کہتے ہیں کہ آڑھ نہ بھی ہو تو جائز ہے۔ (فقہ محمدیہ ص ۱۱، صلوۃ النبی ص ۱۱) دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی فتوے دیا ہے۔ استیحا کے وقت قبلہ کو منہ کرنا جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۱)

تاکریمت حضرات! یہ ہے وہابیوں کا مذہب مگر میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے -

إِذَا أَتَيْتُمُ الْمَاطَ فَلَا تَسْقِبُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا. (مشکوٰۃ شریف ص ۱۴)

جب تم پانخانہ کو جاؤ تو (پانخانہ کرتے وقت) قبلہ شریف کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔

جماع کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا

وہابیوں کے مولوی محمد ابوالحسن نے ہی لکھا ہے کہ :

جماع کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے۔ خواہ عورتوں میں ہو یا میدان میں۔ (فقہ محمدیہ ص ۱)

قبلہ کی طرف پاؤں کر کے سونے کی اجازت

سوال :- کیا قبلہ رخ پاؤں کر کے سونا جائز ہے ؟

جواب :- ٹیٹنے والے کی نیت اگر توہین کعبہ نہ ہو تو درست ہے اگر ہو تو نام درست ہے۔ (فتاویٰ ستاریہ ص ۱)

دہائیوں کے مشہور اخبار الاعتصام میں بھی اسی قسم کی اجازت درج ہے جس کی تلخیص

یہ ہے
”قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانے یا چارپائی کی پائیں (پواندھی) کرنے کی مخالفت
کامخیال درست نہیں : (الاعتصام لاہور، ۱۹۶۵ء)“

قارئین کرام! یہ ہے وہابی اکابر کے نزدیک قبلہ کی عظمت۔

عشر شریف میں بنی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

دہائیوں کے مولوی ابوالحسن نے لکھا ہے کہ :

”کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ہر شخص برا جانتا ہے۔ خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا
ہو مگر وہابیوں کے محدث ابوالحسن نے اس کو بلا کر اہمت جائز قرار دیا ہے۔
”اگر کوئی کھڑے ہو کر پیشاب کرے تو جائز بلا کر اہمت ہے۔“

(فیض الباری ص ۱۲۱ ج ۱)

دہائیوں کے مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے بھی تیسیر البازی میں لکھا ہے کہ :

”کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں طرح پیشاب کرنا جائز ہے۔“

(تیسیر البازی ص ۱۲۶ ج ۱)

قارئین کرام! وہابی مولوی تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو بلا کر اہمت جائز قرار دے
رہا ہے مگر نبی اکرمؐ نور مجتہد شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ممانعت
فرمائی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے،

کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔

لَا تَبْلُغُوا قَائِمًا۔

(مشکوٰۃ ص ۴۲، ترمذی شریف ص ۴)

متعہ کنجری بازی اجائز ہے

امام ابوہامیہ مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے اپنی کتاب نزل الابرار میں لکھا ہے۔
 وَكَذَلِكَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ فُجُورٌ وَهَذَا
 لِأَنَّهُ كَانَ ثَابِتًا جَائِزًا فِي الْمَشْرِيعَةِ - اور اسی طرح
 ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک نیکاح متعہ جائز ہے۔ اس لیے کہ متعہ
 پہلی شریعت میں جائز اور ثابت ہے۔ (نزل الابرار ص ۳۳ جلد ۲)

ابوہامیہ نجدیہ کی امامیہ پارٹی جس کے سربراہ مولوی عبدالوہاب اور عبدالستار دہلوی
 صاحبان ہیں۔ یہی مولوی رفیق خاں پسروری کے اُستاد اور امام بھی ہیں کے نزدیک
 بھی متعہ جائز ہے۔ (انجاء متحدی دہلی ص ۱۵۱ یکم جنوری ۱۹۴۱ء)
 حضرت مولانا مفتی کرم الدین صاحب آف بھین ضلع جلم نے اپنی شہرہ آفاق کتاب
 آفتاب ہدایت میں متعہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

مولانا محمد کرم الدین صاحب جہلمی اہلسنت وجماعت مسلک کے ایک عالم تھے جیسا کہ ان کی شہرہ آفات
 کتاب آفتاب ہدایت کے پہلے ایڈیشن میں نظر میں آئیں ہے کہ مولانا نے اس کتاب کے شروع میں امیر
 ملت پیرسید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری علیہ الرحمۃ کے نام انتساب کیا ہے لیکن ان کے
 رط کے قاضی مظہر حسین صاحب نے اب نئے ایڈیشن میں ان کا دیوبندی ہونا ظاہر کر دیا ہے۔ نیز مولوی
 حسین احمد مدنی کا معتد شمار کیا ہے۔ حالانکہ کہاں امیر ملت پیرسید جماعت علی شاہ علی پوری
 علیہ الرحمۃ کی طرف انتساب اور کہاں حسین احمد مدنی سے اعتقاد امیر ملت پاکستان
 کے بانیوں میں سے ہیں اور حسین احمد مدنی پاکستان کے مخالفوں اور کٹر کانگریسیوں میں سے ہیں اسی
 عوام الناس خود اندازہ کر لیں کہ قاضی مظہر کی تحریریں کہاں تک صداقت ہے۔

”متعہ فی الحقیقت زنا ہے۔ جس کا نام صرف تبدیل کیا گیا ہے اور وصف سارے وہی ہیں کیونکہ متعہ میں گواہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ تو ریش بھی نہیں۔ تعدا بھی معین نہیں۔ جتنی عورتوں سے چاہے متعہ کر سکتا ہے جیسا زنا میں خرچ مقرر اور وقت معین کیا جاتا ہے۔ ایسا ہی متعہ میں بھی ہے بشرط عورتیں بے حجاب بازاروں میں پھرتی ہیں۔ اس طرح متعہ عورت کو کبھی پردہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (آفتاب ہدایت ص ۱۸۶-۱۸۷)

مولوی کرم دین صاحب نے مسئلہ متعہ کو حیا کش مسئلہ قرار دیا ہے۔ ناظرین کرام! جس فرقہ کے مسائل حیا کش ہوں اس فرقہ کے متعلق آپ خود ہی ذرا غور و فحوض فرمائیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

الْمُتْعَةُ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ متعہ قیامت تک حرام ہے۔ (صحیفہ المحدث کراچی ص ۲، ۱۶ صفر ۱۳۸۷ھ)

مشت زنی واجب ہے

وہابیوں کے مولوی نواب نور الحسن صاحب بھوپالی لکھتے ہیں۔ کہ بالجملة استقرار ال منی بکف و پیچیزے از جمادات نزد ادعات حاجت مباح است دا یہاں فاعل خاشی از وقوع در فتنہ یا معصیت کہ اقل احوال نظر یا زیست باشد کہ دریں حین منذب است بلکہ گاہے واجب گردد۔ حاصل کلام یہ ہے کہ مشت زنی یا کسی سخت چیز سے رگڑ کر منی نکالنا قوۃ شہوانی کے وقت مباح ہے۔ خاص کر جب فاعل کو گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔ کیونکہ اس کی نگاہ نے اس کو مجبور کر دیا ہو تو اس وقت مباح بلکہ واجب بھی ہو جاتا ہے۔ (عرف الحادی ص ۲۰۷)

مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے بھی لکھا ہے کہ بعض نے مشیت زنی کو جائز قرار دیا ہے۔ اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جو ارشاد مبارک مشیت زنی کی ممانعت اور وعید میں ہے۔ اُس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (نزہۃ الأبرار)

مشیت زنی کے بعد وہابیوں کے مفسر اور مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنے وہابیوں کو نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کا دوسرا طریقہ جو بتایا ہے۔ پیش کیا جاتا ہے۔

چوڑوں اور رالوں میں وطی کرنا !

’درجہ از استمتاع وغیرہ از مخذبین و طایفہ یقین و نحو آل خود هیچ شک و شبہ نباشد و سنت صحیحہ ہاں وارد گشتہ۔‘

رالوں اور چوڑوں یا جسم کے دوسرے اعضاء (مثلاً ہاتھ۔ منہ۔ بغل پستان) وغیرہ کے ساتھ وطی جائز ہے۔ اور یہ صحیح سنت سے ثابت ہے۔ (بدورالاحلہ ص ۱۷۵)

نواب صدیق حسن بھوپالی نے تو چوڑا اور رالوں وغیرہ میں ہی لطف اندوز ہونے کی اجازت دی ہے۔ مگر اس کے لڑکے نے تو مجبوراً زنا کو بھی جائز قرار دے دیا ہے۔

زنا کی اجازت !

وہابیوں کے مولوی نور الحسن بھوپالی نے لکھا ہے کہ :

’ہر کہ مکرمہ باشد بر زنا اور زنا جائز است وحد غیر واجب چہ احکام شریعتہ مقید باختیار است۔‘

جو شخص زنا پر مجبور کیا جائے اُس کو زنا کرنا جائز ہے۔ اس پر مدح واجب نہیں۔ کیونکہ احکامات شرعیہ اختیار سے مقتید ہیں۔ (عرف الہادی ص ۲۱۵)
 ناظرین! وہابی مولوی زنا کی اجازت دے رہا ہے۔ اور خداوندِ کرم کا ارشاد ہے
 لَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَ اِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً طَهَسَاءَ سَبِيْلًا ۝ پتلا۔ بدکاری
 کے پاس نہ جاؤ۔ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ ہے۔ وہابیہ
 کی اُس تعلیم کو شیطانی تعلیم نہ کہا جائے گا تو اور کیا کہا جائے گا۔
 ڈھھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر!
 سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی!
 وہابیہ نجدیہ کے مولوی وحید الزمان نے حیدرآباد میں تو وہابیوں کو نفسانی خواہشات
 کو پورا کرنے کا ایک اور جمہور کے خلاف طریقہ بتایا ہے جس میں باپ بیٹا دونوں
 لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

باپ بیٹے کی مشترکہ عورت

فَلَوْ زَانَا بِمَرْءَةٍ تَحَلَّى لَهُ اُمُّهَا وَبَنَتُهَا وَكَذَلِكَ لَوْ زَانَا ابْنُهُ
 بِامْرَأَةٍ تَحَلَّى لِابْنِهِ وَكَذَلِكَ لَوْ زَانَا اَبُوهُ بِامْرَأَةٍ فَتَحَلَّى
 لِابْنِهِ خِلَافًا لِلْجَمْعِ هُوَ۔ اگر کسی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس عورت
 کی ماں اور بیٹی اس زانی کے لیے حلال ہے۔ اور اسی طرح اگر کسی کے بیٹے نے ایک
 عورت کے ساتھ زنا کیا تو وہی عورت باپ کے لیے بھی حلال ہے۔ اور اسی طرح اگر
 اس کے باپ نے کسی عورت سے زنا کیا تو وہی عورت بیٹے کے لیے بھی حلال
 ہے۔ یہ مسلک جمہور کے خلاف ہے۔ (نزل الابراہ ص ۲ ج ۲)

مولوی ثناء اللہ ادرت می سے بھی کسی نے اسی قسم کا سوال کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔

وہ دونوں دس ذیل ہیں:

سوال :- زید نے خاوند والی عورت اپنے گھر میں قریباً چھ سال رکھی جس کے بطن سے زید کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا۔ پھر زید فوت ہو گیا۔ زید کے بعد زید کے بیٹے عمرو کے گھر جو زید کی منکوحہ عورت سے تھا قریباً بیس سال کے رہی۔ عمرو کے گھر میں بھی بعد میں اولاد پیدا ہوئی۔ جو اب تک ایک لڑکا بیس سالہ بھی موجود ہے۔ بسبب اس بدکاری کے قریباً عرصہ بیس سال سے حکما قول والوں نے عمرو سے علیحدگی اختیار کی ہوئی ہے۔ اب اس عورت کا جس کو زید نے اغوا کر لیا تھا، خاوند اصل فوت ہو گیا ہے۔ اب یہ عمرو مذکور (زید کا بیٹا) جو زید کی منکوحہ عورت والا ہے۔ تمام لوگوں کے رو برو بمعہ اس عورت کے توہر کرتا ہے۔ اور نادان مشرعی منظور کرتا ہے کہ کسی سبب سے صورت حلت نکاح ہو۔ اب سوال ہے کہ آیا عمرو مذکور کا نکاح اس عورت سے جس کا اوپر ذکر ہوا ہے بشرعاً ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :- صورت مذکورہ میں دو صورتیں ہیں۔ ۱۔ باپ کی مزنہ (۲) زانی اور زانیہ کا نکاح۔ باپ کی مزنہ سے نکاح منع کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔ (اخبار المحدثہ ۱۲ ص ۲۵، اگست ۱۹۱۶ء)

ماں بہن اور بیٹی سے زنا کی اجازت

مولوی سعید الزماں نے توہماتیوں کے لیے اپنی ماں بہن اور بیٹی سے بھی زنا کرنے کی کھلی اجازت دیکھ دی ہے۔

وَلَوْ دَخَلَ بِالْمَحْضَمَةِ فَلَيْصًا مَّهْمُ الْمِثْلِ۔ اگر کسی شخص نے محرمات (ماں بہن بیٹی وغیرہ) سے زنا کیا تو اس کو حق مہر کی مثل ادا کرنا پڑے گا۔ (نزل الابراہیم ص ۲۲)

سُمر کا بہو سے جماع کرنا

مولوی وحید الزمان نے لکھا ہے کہ،
 وَكَذَٰلِكَ لَوْ جَامَعَ زَوْجُهُ ابْنَهُ لَا تَحُدُّ مَحَلَّهُ ابْنَهُ
 اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنے بیٹے کی بیوی (بہو) سے جماع کیا تو
 اس کے بیٹے پر عورت حرام نہیں ہوگی۔ (نزل اللہ برانی فقہ النبی المختار ج ۲)
 وہابیوں کے شیخ اکل میاں نذیر حسین دہلوی سے بھی کسی نے اسی قسم کا سوال کیا تھا
 وہ سوال اور میاں صاحب نے جو جواب دیا تھا۔ دونوں درج کیے جاتے ہیں۔
 سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے اپنے لڑکے کی بیوی
 سے جبہ اڑا لیا۔ آیا وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح میں رہی یا نہیں۔
 اور وہ عورت خاوند سے کس قدر مر لیسے کی مستحق ہوگی۔

الجواب :- حنبلیہ اور حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح
 سے نکل گئی۔ اور اُس کو نہر مثل دینا پڑے گا۔ اور مر مثل کے معنی یہ ہیں
 کہ اس عورت کی ہم جنس عورتوں میں جس قدر کم سے کم مہر کا رواج
 ہو دلوایا جائے لیکن شافعیہ اور ابجدیث کے نزدیک وہ عورت اپنے خاوند
 کے نکاح سے باہر نہیں ہوتی صرف زنا کرنے والے پر گناہ ہوا اور
 اس عورت کو گناہ کچھ نہیں۔ اس لیے کہ وہ مجبور تھی اور حرام کرنے سے
 حلال چیز حرام نہیں ہوتی۔ (فتاویٰ نذیریہ ج ۱۵-۱۶ ص ۱۷۲)

وہابیوں کے امامیہ ماریٹی کے مولوی عبدالستار دہلوی نے بھی اسی قسم کا ایک
 فتویٰ اپنے فتاویٰ میں درج کیا ہے۔ وہ یہ ہے :-

سوال :- زید نے اپنے لڑکے حقیقی کی منکوحہ سے زنا کیا۔ اب اس کے لڑکے
 کا نکاح قرآن و حدیث کی رو سے ہے یا نہیں۔ دیگر زید سے سلام
 کلام اور اس کے گھر کا کھانا پینا جائز ہے یا نہیں۔ زید نے اپنے گناہ سے

توبہ کر لی ہے۔ اور نمازی چکا ہے۔ عیطان کے پھندے میں آگیا اور گناہ ہو گیا۔

جواب :- زید اور اس کے لڑکے کی منکوحہ پر حد شرعی رجم ہے۔ زید کے زنا کرنے کی وجہ سے اس کی لڑکے پر اس کی منکوحہ حرام نہیں ہوتی۔

نکاح قائم ہے۔ (فتاویٰ ستاریہ ص ۱۸ ج ۲)

قلائین کرام! وہابی اکابر نے ماں، بہن، بیٹی اور بہو وغیرہ سے جماع کی وجہ اجازت دی ہے پڑھ لی ہے۔ اکابر وہابیہ نے یہ سلسلہ یہاں تک ہی نہیں رکھا بلکہ اس سے بھی جماع کی اجازت ان الفاظ میں دے رکھی ہے۔

سأس سے جماع

مولوی وحید الزمان لکھتے ہیں کہ:

وَكَذَلِكَ لَوْ جَامَعَ امْرَأَتَهُ لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ

امْرَأَتُهُ۔ اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنی سأس سے جماع

کیا اس پر اس کی عورت حرام نہیں ہوتی؛ (نزل الابراہیم ج ۲ مطبوعہ بنارس)

وَلَوْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ بِشَهْوَةٍ أَوْ بِلَا شَهْوَةٍ فِي أَعْي

مَوْجِعٍ كَانَ لَهُ تَحْرِيمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ خِلَافًا لِلدِّ

خَافِ وَكَذَلِكَ لَوْ مَسَّهَا أَوْ عَانَقَهَا أَوْ قَرَصَهَا أَوْ

عَصَّهَا۔ اور اگر کسی شخص نے اپنی سأس کا شہوہ کے ساتھ یا شہوت کے

بغیر کسی بھی جگہ کا بوسہ لیا۔ تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ یہ سلسلہ

احناف کے خلاف ہے۔ اور اسی طرح اگر اس کو ہاتھ لگائے یا معانقہ

کرے یا کھرچے یا کاٹے تو بھی اس کی عورت اس پر حرام نہیں ہوگی۔

(نزل الابراہیم ج ۲ مطبوعہ بنارس)

مولوی وحید الزمانؒ نے دوسرے مقام پر بھی باپ بیٹے دونوں کے لطف اندوز ہونے کی راہ ان الفاظ میں نکالی ہے۔

وَلَوْ جَامَعَ أَحَدُ زَوْجَتَيْ أَبِيهِ سَوَاءٌ كَانَ بِالْعِاْ أَوْ غَيْرِ
بَالِغٍ صَغِيرًا أَوْ مَرَاهِقًا لَمْ تُحْرَمْ عَلَى أَبِيهِ لَمَّا
قَدْ مَنَّا أَنْ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ لَا تَنْبُتُ بِالزِّنَا -
اور اگر کسی شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے جماع کیا بالغ ہو یا نابالغ چھوٹا
ہو یا بچہ اس کے باپ پر وہ عورت حرام نہ ہوگی جیسا کہ حرمت مصاہرہ میں
ہم (وحید الزمان) بیان کر چکے ہیں۔ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی؛

(نزل الابرار ص ۲ ج ۲ مطبوعہ بنارس)

وَلَوْ اَيَقَطَّ زَوْجَتَهُ أَوْ اَيَقَطَّتْهُ هِيَ لَجَامَعَهَا فَمَسَّتْ
يَدَهُ بَنَتْهَا الْمُشْتَهَاةُ سَوَاءٌ كَانَ مِنْهُ أَوْ مِنْ غَيْرِهِ
أَوْ مَسَّتْ يَدَهَا ابْنُهُ سَوَاءٌ كَانَ مِنْهَا أَوْ مِنْ غَيْرِهَا
لَا تُحْرَمُ الْأُمُّ عَلَيْهِ خِلَافًا لِلْأَحْنَفِ - اور اگر کسی شخص نے
اپنی بیوی کو جگایا بیوی نے خاوند کو جماع کرنے کے لیے جگایا۔ مگر اس نے
چھو لیا اپنی بیوی کی بالغ لڑکی کو خواہ وہ لڑکی اس کی اپنی ہو یا کسی دوسرے
سے ہو۔ یا بیوی کا ہاتھ اس کے بالغ لڑکے کو لگ گیا خواہ وہ لڑکا اسی
خاوند سے ہو یا غیر سے ہو۔ اس صورت میں ماں بیٹے پر حرام نہیں ہوگی۔
احناف کے نزدیک یہ درست نہیں ہے۔ (نزل الابرار ص ۲ ج ۲)

یہ تو باپ بیٹے کی مشترکہ عورت کا جواز تھا۔ مولوی وحید الزمانؒ حیدر آبادی اور
نور الحسن بھوپالویؒ نے تو وہابیوں کے لیے اپنی لڑکی سے بھی نکاح کرنا جائز قرار دے کر
وہابیوں پر بہت بڑا اجماع کیا ہے۔

لڑکی سے نکاح

نواب صدیق حسن بھوپالویؒ کے لڑکے نواسے نور الحسن نے لکھا ہے کہ:
 منیت وجہ از برائے منع نکاح با دختر کیہ ایس کس با مادرش زنا کردہ
 زیر کہ تخمیریم محارم محرمات بشرع ست نہ بعقل و شرع بتحریم نسبت
 شرعی آمدہ و ایس دختر بنت شرعی نیست - تا داخل باشد زیر قولہ تعالیٰ
 و بناکم و نتواں گفت کہ اسم بنت لائق مخلوقہ بہار اوست زیرا کہ ایس طوق
 اگر بشرع است باطل است و اگر مراد آنست کہ غیر شرعی است
 پس مضرا نیست چہ اگرچہ مخلوق از آب اوست لیکن ایس آب نہ آبے
 است کہ بدان طوق نسب ثابت شدہ بلکہ آبے است کہ صاحب اورا
 جو جو حاصل دیگر غنیت۔

جو بیٹی اس کی ماں سے زنا کرنے سے پیدا ہوئی اُس بیٹی کے
 ساتھ نکاح کرنے کی ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس لیے کہ محرمات
 کا ذی محرم کے لیے حرام ہونا شرعی ہے۔ شرعی بیٹی کی حرمت
 آتی ہے۔ اور یہ شرعی بیٹی نہیں ہے۔ تاکہ حکم الہی و بناکم کے ماتحت
 آئے۔ اور یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ بیٹی کا نام اس کے مخلوقہ پانی سے لاحق ہے
 اگر اس کو شرعی سے تشریح کی جائے تو غلط ہے۔ اور اگر اس کو غیر
 شرعی کہا جائے تو ہمارے خلاف نہیں ہے۔ اگرچہ وہ لڑکی اسی کے
 نطفے سے پیدا ہوئی ہے۔ لیکن یہ نطفہ نطفہ نہیں ہے۔ کہ اس طرق
 سے نسبت ثابت ہوئی۔ بلکہ وہ ایسا نطفہ ہے کہ سوائے پتھر کے کچھ حاصل
 نہیں ہوا۔ (عرف المجادی ص ۱۱۱ مطبوعہ بھوپال)

رات کو اپنی بی بی کے جگانے کے لیے اٹھا مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ

پڑ گیا یا سس پر اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اُس کو ہاتھ لگایا تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا۔
اس کا جواب مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ :

”مسئلہ ہذا اہلحدیث کے نزدیک صحیح نہیں یہ تو صرف دست درازتی بلکہ اگر (بی بی یا سس سے) فعل بھی کر گزے تو بھی منیہ کی ماں یا بی بی فاعل پر حرام نہیں ہوتی۔ (فتاویٰ اثنا عشر ج ۲ مطبوعہ ممبئی) وہابیہ کے مولوی وحید الزمان نے لکھا ہے کہ :

”فَلَوْ زَنَّا بِامْرَأَةٍ تَحْتَ لَهْ اُمِّهَا وَبَنَّتْهَا۔ اور اگر کسی عورت سے زنا کیا۔ تو اُس مرد کے لیے اُس منیہ کی ماں اور بی بی جائز ہے۔“ (نزل الا برار ص ۲ ج ۲)

وہابیوں کے شیخ اہل میاں نذیر حسین دہلوی سے بھی اسی قسم کا سوال ہوا۔ تو میاں صاحب نے بھی اس کو جائز قرار دیا۔ وہ سوال اور جواب دونوں درج ذیل ہیں سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے باغوائے نفس اتار کر ایک عورت سے زنا کیا بعد اس کے منیہ کی لڑکی سے نکاح کیا اور بعد نکاح کے بھی دونوں سے وطن کی تو نکاح درست ہوا یا نہیں۔ بر تقدیر عدم جواز صورتہ نباہ کی ہے یا نہیں۔ بقینوا و تو جسوا۔

الجواب :- نکاح مذکورہ درست ہوا اس لیے کہ یہ عورت ان عورتوں میں سے نہیں جن سے نکاح حرام ہے ؛ (فتاویٰ نذیریہ ص ۱۶ ج ۲)

وہابیوں کے سب ازاد شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری نے تو دادی اور نانی سے بھی نکاح جائز قرار دے دیا تھا جس کا تذکرہ وہابیوں کے امام عبداللہ غزنوی کے شاگرد قاضی عبداللہ خان پوری نے وہابی نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

سگی نانی اور دادی سے نکاح جائز ہے

(مولانا شنار اللہ امرتسری) دادی اور نانی کے ساتھ نکاح کرنے کو مباح اور جائز کر دیا۔ سوتیلے بھانجے کی پوتی سے نکاح جائز کر دیا۔ (کتاب التوحید و استقامت ص ۲۷) غیر مقلدین حضرات کے مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی نے بھی اپنی کتاب اعلام خلق اللہ کے صفحہ ۳ پر مولوی شنار اللہ امرتسری کا یہ فتوے مع سوال و جواب شائع کیا ہے ملاحظہ فرمائیں !

سوال :- ایک شخص نے اپنی جد کی زوجہ سے نکاح کیا اور عورت منکوحہ سے ہمبستر ہو کر مجامعت کیا۔ اور بعد چند روز کے زن منکوحہ کو حمل رہا۔ اسی حمل سے لڑکا پیدا ہوا۔ اب علماء شریعت اس بارہ میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔ نکاح ہوا یا نہ۔ لڑکا کس کی جانب قرار دیا جاوے گا۔ اس کے شوہر پر نان نفقہ واجب ہو گا یا نہ

جواب :- بحکم لا تنکحوا ما نکح آبائکم حقیقی والد کی منکوحہ (سوتیلی والدہ) سے نکاح کرنا تو منع ہے۔ مگر جد (دادا) کی منکوحہ کی حرمت منصوص نہیں۔ اس لیے غالباً نکاح مذکور صحیح ہو گا۔ بچہ بھی صحیح النسب۔ (اخبار الہمدیث امرتسری ۱۱ رمضان ۱۳۲۸ھ)

بھانجے کی پوتی سے نکاح جائز

سردار الہمدیث امرتسری سے کہی نے سوال کیا۔

سوال :- زید اپنے سوتیلے بھانجے کی پوتی سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ آیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا کہ حرام۔

جواب :- قرآن اور حدیث اور فقہ میں جن مجربات کا ذکر ہے ان پر شامل نہیں لہذا جبائز ہے۔ (الہمدیث امرتسری ۱۱ محرم ۱۳۳۳ھ)
اعلام خلق اللہ کا صفحہ ۳ صفحہ ۱۰۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

فرسکہ مولوی ثناء اللہ کا یہ حال ہے کہ اس نے نفاق و رزی کے ذریعہ سے فقہ نام علیہ السلام سے کھولنے سے انعام ملکہ ۱۴۸
 کا لوم کا شکار کرتا ہے اور گمراہی و فساد و درین رب العباد میں بہت گمراہی و فساد و تمام مٹی و نیر و گنیا اور کھولنے
 کتاب سنت میں یہاں تک جرات پیدا کیا ہے کہ اس نے حکم تعزیر شیطانی و تسویر نفسانی و سی وادی پر وادی بنائی پر بنائی
 ساس کی مان کو اور بھانجی بھانجی بھتیجی ان چاروں کی آوازیں کو اپنی جھول کر لیا۔ ان کے ساتھ جواز کلام کا فقرے
 سے ڈالا اور تمام فرق اسلام و خلافت انہم کے برخلاف ایک ایسی نئی گمراہی و لٹاؤ کا فتویٰ دیا ہے کہ آج تک کسی گمراہ سے گمراہ
 نہیں پھر نے اور نہ رافقا دیئے اور نہ کسی دوسرے طبقے سے ملے۔ اس سے سب جرات کی بے بلکہ ہود و ہندو کو بھی اس کے
 عار و شہتار ہے مگر اس لمحہ جدید کشمیری و لادو خان بہادر کو اس کے دربار بھی چلا، خوف خدا و فکر و جزا انہیں کی تعجب
 تو یہ ہے کہ تنبیہ و توبہ پر ہی رجوع ازالہ انہیں کرتا ہے اور اگر سخت مجبور و مضطر دلا جائے تو کسی غلطی بخلائی سے برائے نام
 رجوع ہی کرے تو اس میں ہی ایسی جاہل بازی و فریب بازی کرتا ہے کہ وہ رجوع نہ کرے نہ بدتر از گناہ اور ایک نشہ زد
 کا مصداق ہو جائے جسے حج سے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اذالم نسعی فاصنع ما شئت جس کا خلاصہ ترجمہ
 ہے **سے عیال یا شہر چھوڑی کن**

نقل و فتویٰ الحادیتہ ثنائیہ مروودہ باطلہ محللہ حلال کلام و انکار برآن و جواب
 صاحب اسرار الحادوان بعون اللہ انکسب العلم و شرف تہذیبہ فتویٰ مضللہ و ابرار
 یعنی معی صاحب آل یعنی مولوی ثناء اللہ اویٹری کی ترقی و انکار و فساد و درین رب العباد
 ناظرین اب بھتیجہ کو خدا کی حدیث مرثیہ ۱۵ رمضان ۱۳۸۵ھ میں ہے ۱۰ سوال نمبر ۲۵

ایک شخص نے پانی چھڑک کر دھو کر کھانا اور عورت منکوحہ سے ہمبستر ہو کر بیاہٹ کیا اور بعد چند روز کے دن منکوحہ کو حمل بنا
 ہی جس سے لڑکا پیدا ہوا اب علماء شریعت اس بارہ میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں نکاح ہو یا نہ اور کس کی جانب قرار دیا
 جاوے گا اسکے شوہر پر نان نفقہ واجب ہو گا یا نہ انتہی اب نہ کہ خوف کہ بے اللہ المتعل حال لا فاضل المتعل (ثناء اللہ) اس
 سوال کے جواب فریب عذاب کھل ادا فرماتے ہیں **جواب نمبر ۲۵** حکم نا کھو یا کھو آباؤم حقیقی والد کی منکوحہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرنا منع ہے مگر بعد واداء کی منکوحہ کی حرمت مخصوص نہیں البتہ غالباً نکاح مذکور صحیح ہو گا جو بھی صحیح
 نسب پانی داخل فہم اور نہ کہ اخبار الجدیدت محرم ۳۳ھ میں ہے ۱۳ سوال نمبر ۸۶ زید اسے سوتیلے بھانجے کی
 قی سے نکاح کرنا چاہتا ہے آیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا کہ حرام جواب نمبر ۸۶ قرآن اور حدیث اور فقہ میں جن
 روایات کا ذکر ہے ان پر نشان نہیں لہذا جائز ہے **انتہی اقوال** ان دو فتووں میں مسندنا والی و احکا لاثانی و بجا یا
 ہا رستنی فرج لکھی ہے وہ مفتی و قاضی ہے ساتھ عقول تھوئے فاعل اسکے اسلام سے اور ناظر و مناوی کے ساتھ تھوئے تھوئے مال
 اسکے کے اور گروں زدن و اعدائے کے کے لکان احکام الاسلام جاریہ حکومت اہل کربلا جریۃ الشرعیۃ المنفذۃ لحدود اللہ و ذوالہ اجز

میں نے اپنے دوستوں کو بتایا
 کہ مولوی صاحب نے
 یہ فتویٰ دیا ہے کہ
 اگر کوئی شخص
 اپنے شوہر سے
 نفرت کرے تو
 اسے نکاح کرنا
 جائز ہے

میں نے اپنے دوستوں کو بتایا
 کہ مولوی صاحب نے
 یہ فتویٰ دیا ہے کہ
 اگر کوئی شخص
 اپنے شوہر سے
 نفرت کرے تو
 اسے نکاح کرنا
 جائز ہے

سوتیلی ماں سے نکاح

امام الوہابیت مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار المحدثات امرتسری میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سوتیلی ماں سے نکاح جائز قرار دیا ہے۔ وہ سوال اور جواب دونوں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال :- تزویج منکوحہ اب رضاعی کہ از دے شیر ننوشید و باشد بر پسر رضیع است یا نہ؟

جواب :- میرے ناقص علم میں اسکی حرمت کی دلیل نہیں ملتی۔ (اخبار امرتسر ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

سالی سے زنا کرنے سے منکوحہ حرام نہیں ہوتی

امام الوہابیت مولوی ثناء اللہ امرتسری سے کسی نے سوال کیا ہے کہ:

سوال :- بکر نے اپنی زوجہ کی لگی بہن سے قصد زنا کیا۔ اس حالت میں بکر کی عورت حلال رہی یا حرام؟

جواب :- سالی سے زنا کرنے سے منکوحہ عورت حرام نہیں ہوتی۔

(المحدثات امرتسر جلد ۲۴ جنوری ۱۹۱۲ء)

تلمیذین عظام! آپ حضرات وہابی اکابر کی فتنہ پرستی اور شہوت زنی کے ان عجیب انداز سے بہت حیران ہوتے ہوں گے۔ حیرانگی کی کوئی بات نہیں دراصل وہابی اکابر نے اپنی کتابوں میں کچھ ایسے مسائل کی تعلیم و ترغیب اپنے وہابیوں کو دی ہے جس سے نفسانی جذبات ابھرتے ہیں۔ ان نفسانی جذبات کو ابھارنے کی ترغیب جن مسائل سے ہوتی ہے۔ اب وہ دسج کیے جاتے ہیں۔

عورت کو ڈاڑھی والے کو دودھ پلانے کی اجازت ہے

مجتہد الہدایت نواب صدیق حسن بھوپالوی لکھتے ہیں کہ:

”جائز است ارضاع کلال سال اگرچہ ریش برودیت دہشتہ باشد از بڑے
 تجویز نظر، عورت کو دیکھنا جائز قرار دینے کے لیے عورت کا بڑے آدمی
 کو دودھ پلانا جائز ہے۔ (المنہج المقبول من شریع الرسول ص ۵۵)
 نواب کے لڑکے نور الحسن نے بھی اپنے باپ کی تقلید کرتے ہوئے لکھا ہے۔
 ”ارضاع کبیر بنا بر تجویز نظر جائز است، غیر عورت کا بڑے آدمی کو دودھ
 پلانا جائز ہے تاکہ اُس کو دیکھنا جائز ہو جائے۔ (عرف الحادی ص ۱۳۲)
 وہابیوں کے مفتی اور محدث مولوی وحید الزمان حید آبادی لکھتے ہیں کہ،
 ”وَيَجُوزُ اَرْضَاعُ الْكَبِيرِ وَلَوْ كَانَ ذَا الْحَيَاةِ لَتَجَوِّزُ
 النَّظَرُ خِلَافًا لِلْجَمْعِ هُوَ۔ اور بڑے آدمی کو غیر عورت کا دودھ
 پلانا جائز ہے۔ اگرچہ ڈاڑھی والا ہو تاکہ اس عورت کو دیکھنا جائز ہو جائے
 جمہور محدثین اس کے خلاف (نزل الابرائق فی فقہ النبی النخار ص ۲ ج ۲)
 وہابیوں کے مجدد قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ:
 ”يَجُوزُ اَرْضَاعُ الْكَبِيرِ وَلَوْ كَانَ ذَا الْحَيَاةِ لَتَجَوِّزُ النَّظَرُ
 جائز ہے دودھ پلانا بڑی عمر والے کو اگرچہ ڈاڑھی رکھتا ہو۔ واسطے جواز
 نظر کے۔ (الدرر البہیہ ص ۲۲۷)

اور وہابیوں کو مخاطب کرتے ہوئے رئیس المناظرین علامہ محمد عمر اچھری علیہ الرحمۃ
 نے اکابر وہابیہ کی یہ عبارات نقل فرما کر جو تبصرہ فرمایا ہے۔ اُس کو درج کرنا مفید
 سمجھتا ہوں وہ تبصرہ یہ ہے۔

”کیوں جی وہابیو! یار مذہب تو تمہارا ہے عجیب عجیب لطف اُٹھاتے

ہو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بھلا ڈاڑھی والا آدمی جب کسی غیر جوان عورت کا
پستان منہ میں ڈالے گا۔ تو دونوں کی شہوت اُٹھے گی یا نہیں؟ کیونکہ عورت کے
پستان اور پیٹ ننگے ہوں گے۔ تو منہ میں ڈالے گا۔ جوان عورت کو تو مرد
ہاتھ لگاتے گا۔ دونوں شہوت سے بے قابو ہو جاتے ہیں۔ چہ جائیکہ جوان
عورت کے پیٹ اور پستان ننگے کر کے غیر جوان مرد اپنے منہ میں ڈال کر
پستانوں کا دودھ پئے۔ جوان عورت کے ننگے بدن کو جوان مرد کا ہاتھ
بھی ضرور لگے گا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ بغیر ہاتھ لگائے پستان منہ میں ڈالے۔
پھر ایک ہاتھ اور لمبی ڈاڑھی جب جوان عورت کے پیٹ پر دودھ پینے
سے حرکت میں آئے گی۔ تو اس کی پیمائش کہاں تک ہوگی۔ وہاں ڈاڑھی
والے کی ڈاڑھی زیر ناف ہوتی ہے۔ تو عورت کے پستانوں سے پیمائش
کی جائے تو تم سوچ لو کہ عین صراطِ مستقیم پر ہوتی ہوئی کہاں سبھی۔ تو
وہابی صاحب نے گنا لطف اُٹھایا اور یہ تو مزے کا مقدمہ انجیش
ہے اور بیوی کا خاوند بھی ملاحی پر اعتراض نہیں کر سکتا کہ کیا کر رہے ہو
کیونکہ مقامات تو ڈاڑھی سے ڈھک چکے ہیں۔ اور اگر کوئی مقتدی غیرت
کا مارا بول بھی اُٹھے کہ ملاں جی کیا کر رہے ہو۔ تو ملاحی فوراً جواب
دیں گے کہ کیا تم اہل حدیث نہیں۔ میں حدیث پر عمل کر رہا ہوں۔ اور دودھ
پینے کی میعاد بھی مقرر نہیں کہ کتنی دیر پیئے اور دن میں کتنی بار پیئے۔
(مقیاس و ہدایت ص ۹۲)

شاید وہابی مولوی وحید الزماں نے اسی لیے عورتوں کا غیر مردوں کو دیکھنا جائز
قرار دیا ہے۔ تاکہ عورتیں اپنی پسند کے مردوں کو دودھ پلا لیں۔ اور اہم الواہیت
شمار اللہ امرتہ می نے بھی اسی لیے عورتوں کو میک اپ کرنے اور سر کے بالوں
پر پھول جھڑیاں بنانے کی اجازت دے دی ہے تاکہ اپنی بناوٹ سے مردوں کو
قابو کر لیں یہ دونوں وہابی اکابر کے فتوے درج کیے جاتے ہیں۔

عورت کے لیے غیر محرم مردوں کو دیکھنا جائز ہے

وہابیوں کے مولوی وحید الزماں نے لکھا ہے کہ:
 وَيَجُوزُ لِلْمَرْءَةِ النَّظْرُ إِلَى الرِّجَالِ الْأَجَانِبِ وَ
 حَدِيثُ أَفْعَمِيَا وَإِنْ اُنْتَا فَمَحْمُولٌ عَلَى أَنَّهُ خَاصٌّ
 بِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور عورت کا غیر محرم مردوں کو دیکھنا جائز ہے اور حدیث کہ نبی پاک
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن
 کو فرمایا کہ عبد اللہ بن اُم مکتوم تو نابینا ہے۔ کیا تم بھی نابینا ہو۔ یہ صرف
 نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے لیے
 ہی خاص تھا۔ (نزل الابرار ج ۲)

قاتلینہ حضرات! وہابی مولوی نے وہابی عورتوں کو اجنبی اور غیر محرم مردوں کو
 دیکھنے اور ان کا نظارہ کرنے کی اجازت حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کی کس مکاری سے مخالفت کرتے ہوئے دی ہے۔ اور شیطان لعین کی شیطانیت کی
 کیسے پر زور انداز سے حمایت کی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا
 مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس
 میں حاضر ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے دریافت فرمایا کہ بلاؤ
 عورت کے لیے کون سی بات سب سے بہتر ہے۔ اس پر تمام صحابہ خاموش رہے
 اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
 نے واپس آ کر حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت فرمایا کہ عورتوں
 کے لیے سب سے بہتر کیا بات ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہ وہ غیر مردوں کو دیکھیں نہ
 غیر مرد انہیں دیکھیں۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے یہ جواب حضور پر نور صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ (خوش ہو کر) ارشاد فرمایا۔ وہ میری تختِ جگر ہیں۔ (دارقطنی)

کتب صحاح ستہ میں سے ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف میں حدیث شریف ہے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں بعض اہانت المؤمنین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں۔ اسی وقت ابنے ام مکتوم آئے حضور علیہ السلام نے ازواجِ مطہرات کو پردہ کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں۔ فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو۔

مگر مولوی وحید الزمان نے حیدر آبادی نے اس کو ازواجِ مطہرات علیہم الرضوان کے لیے خاص قرار دیا ہے۔ حالانکہ امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیرہ ج ۶ میں قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ کی تفسیر کرتے ہوئے اس روایت کو نقل فرما کر تمام مسلمان عورتوں کا مردوں کو دیکھنے کی ممانعت کے لیے دلیل پیش کی ہے پھر دنیا ان دیباچی اکابر کے متعلق یہ کیوں نہ کہے۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں !

پردہ کا حکم خاص کمرہ نبی پاک ﷺ کی بیویوں کیلئے تھا

مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ۔

آیت حجاب خاص در بارۃ ازواجِ مطہرات آمدہ نہ در حق زنانِ اُمتِ پردہ والی آیت خاص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے بارے میں وارد ہوتی ہے۔ اُمت کی دوسری عورتوں کے واسطے نہیں ہے۔

(بنیان المصوص ص ۱۶۸)

پرے میں بیٹھ کر عورت کو کھیل دکھانا جائز ہے

دیباچوں کے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ :
”پردے میں بیٹھ کر عورت کو کوئی کھیل مثلاً گنگہ بازی وغیرہ کے

دکھانا جائز ہے۔ اپنی عورت سے کھیل کر دکرنا بھی جائز ہے۔
(ہدایت الزوجین ص ۷)

مرد کو عورت کی شر مگاہ دیکھنا جائز ہے

اہم الہامیہ مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ
وَيَحُوزُ لِلرَّجُلِ النَّظْرُ إِلَى امْرَأَتِهِ - مرد کا اپنی عورت
کی شر مگاہ کو دیکھنا جائز ہے۔ (نزل الابراہیم ج ۲ مطبوعہ بنارس)
وحید الزماں دیکھنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ سید سلال محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ پھر دعوائے یہ کہ:
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن!
پس حدیث مصطفیٰ ابراہاں مستم داشتن
اکابر وہابیہ نے اپنے وہابیوں کی عیش پرستی کو مد نظر رکھتے ہوئے گھر اور مسجد
دونوں میں نطف اندوز ہونے کے لیے طرح طرح کے مسائل کی اجازت مرحمت فرمائی ہے
تاکہ وہابییت کا فروغ ہو۔ مثلاً آیام حیض میں مرد
کا عورت سے جماع کرنا شریعت میں منوع ہے۔ اب وہابی مولویوں کو سوچی کہ ہم تو
نفسانی خواہشات کے مقتد ہیں ہم سے اتنے دن کیسے صبر ہو سکتا ہے۔ لہذا اپنا
اُلو سیدھا کرنے کے لیے اکابر وہابیہ نے حدیث نبوی کی مخالفت کرتے ہوئے یہ
کہنا شروع کر دیا کہ حیض کی کوئی مدت مقرر نہیں۔

حیض کی کوئی مدت نہیں!

وہابیوں کے مجتہد قاضی شوکانہ نے لکھا ہے کہ:
لَمْ يَأْتِ فِي تَقْدِيرِ آيَاتِهِ وَأَكْثَرِهِ
حیض کی کم اور زیادہ دنوں کی کوئی مدت نہیں۔

(الدرر البہیہ ص ۷ ہدیۃ المہدی ج ۳)

حیض کی مدت نہیں۔ (الہدیۃ امیر سرگودھا ۹ اپریل ۱۹۳۷ء)

ناظرین کرام! وہابی اکابر کا یہ مسئلہ بھی حدیث نبوی کے خلاف ہے۔
دارقطنی میں حدیث شریف ہے کہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **أَقَلُّ الْحَيْضِ الْجَارِيَةِ الْبَكْرَى**
وَالشَّيْبِ الثَّلَاثُ وَ أَكْثَرُهُ ما يَكُونُ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَإِذَا زَادَ
فَهِىَ اسْتَحَاظَةٌ۔
ہر ایک عورت کے حیض کی تھوڑی مدت
تین دن ہے۔ اور زیادہ مدت اس کی
دس دن ہے جو اس سے زیادہ ہو
وہ استحاضہ ہے۔

(دارقطنی)

سنن دارمی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
الْحَيْضُ عَشْرَةٌ فَإِذَا زَادَ فَهِىَ مُسْتَحَاظَةٌ۔ (سنن دارمی ج ۱ مطبوعہ مصر)
امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے طبرانی شریف کے حوالہ سے حدیث نقل فرمائی
ہے کہ اقل الحيض ثلاث واكثره عشرة (جامع صغیر ص ۵۳)

حیض کے خون کی رنگت

مفتی ابوالہادی مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ:

”زمانہ حیض میں مجسہ سیاہ رنگ کے خون کے اور کسی رنگ کا خون حیض
نہیں۔“

(ہدیۃ المہدی ص ۷ ج ۳)

زمانہ حیض میں اگر کسی عورت کو سیاہ رنگ کے خون کے علاوہ کسی اور
رنگ کا خون آتا ہو تو اس عورت سے نماز مساقط نہیں ہوگی۔

(ہدیۃ المہدی ص ۷ ج ۳)

زیب و زینت نہ کرنے پر عورت کو زد و کوب

مولوی شہار اللہ امرتسری دہلوی رقمطراز ہیں کہ:
 ”عورت کو چاہیے زیب و زینت کر کے رہے۔ اگر خاوند کے کہنے پر بھی زینت نہ کرے تو خاوند کو اختیار ہے اُسے بطور تنبیہ مناسب زد و کوب کرے۔“
 (ہدایت الزوجین ص ۷)

ہندوستانی عورتیں حوری ہیں !

دیوبندی دہلیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کہتے ہیں کہ:
 ”میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہندوستانی کی عورتیں حوریں ہیں۔“

(نافاضات الیومہ ص ۲۳ ج ۱۴)

رخساروں اور پیشانی پر بالوں کے پھول بنانے اور مغربی فیشن کی اجازت

امام ابوبکر شہار اللہ امرتسری سے کوٹلی لوہاراں مغربی سے محفوظ نامی شخص نے یہ سوال کیا:

سوال: جو عورتیں اپنی پیشانی اور رخساروں پر بالوں کے پھول چڑھا دے اور طرح طرح کی زیبائشی و طبعی مانگ نکالتی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ بالوں کو سوارنا اور لٹ پٹ کرنا کوئی گناہ نہیں۔ تو عرض ہے کہ ایسا کرنے سے شرع شریف میں کیا حکم ہے۔ نیزہ جو کلپ بالوں پر لگائے جاتے ہیں۔ یہ ایک نیا زیور مغربی عورتوں نے ایجاد کیا ہے۔ یہ زیور نہایت پسند کیا گیا ہے

حتیٰ اگر اس زیور کو فیشن قرار دیا گیا ہے۔ اور عام عورتیں اس کو شوق سے استعمال کرتی ہیں۔ کیا اس کے استعمال کرنے سے کوئی امر مانع ہے شاعر اللہ امرتسری نے اس کا جواب یہ دیا ہے۔

جواب :- جو کام کسی ایسے فعل کے خلاف ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ گناہ ہے۔ مانگ سیدھی ثابت ہے۔ اس کے خلاف مانگ ٹیڑھی نکالنا گناہ ہے۔ باقی چہرے پر بالوں کے پھول بنانا یا کلپ لگانا۔ یہ کام اس طرح کے نہیں کیونکہ کسی سنت نبویہ کے متضاد نہیں۔

(المجدیث امرتسری ص ۲۶ جون ۱۹۳۶ء)

تائید عظام! وہابی اکابر کی یہ تعلیم شریعتِ مطہرہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف ہے۔ مغربی عورتوں کے فیشن کی عام اجازت دی جا رہی ہے۔ چہرے پر بالوں کے پھول اور کنڈل بنانے بناؤ سنگار کے جواز کے فتوے دیتے جا رہے ہیں جن سے نفسانی خواہشات ابھرتی ہوں عورتوں کو ان کے وہابی اکابر اجازت دے رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ لِيَغْضُضْنَ مِنْ
الْبَصَارِ هُنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ
وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَلْيَضْحَكْنَ بَيْنَ غَمْرَتَيْنِ عَلَى
جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو۔ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔ اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔ اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں

(پ ۱۸ ع ۱۰)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے ممد شاہ عبدالقادر دہلوی نے لِيَغْضُضْنَ مِنْ
الْبَصَارِ هُنَّ کی تفسیر یہ کی ہے کہ :

”بند کریں اپنی آنکھیں اور نامحرم کو نہ دیکھیں“

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُمْ کی تفسیر یہ کی ہے۔
 'اور نہ ظاہر کریں اپنا سنگار زیور لباس رنگ وغیرہ کے کر کے؛
 شاہ عبدالقادر دہلوی نے یہ بھی لکھا ہے کہ:
 'بہت احتیاط یہ ہے کہ زینت کی جگہیں چھپا اور ماموؤں کے سامنے
 بھی عورت نہ کھولے۔ شاید وہ اپنے بیٹوں کے سامنے تعریف کریں
 اور اس سبب سے کوئی فتنہ پیدا ہو۔' (تفسیر قادری ص ۱۳۱ جلد دوم)
 شاہ رفیع الدین اور اشرف علی تھانوی دونوں کے مترجم قرآن پاک کے حاشیہ میں لکھا
 ہے کہ:

'زینت سے مراد زیور اور ان کے موقع سے مراد ہاتھ، پنڈلی بازو، گردن،
 سر، سینہ، کان یعنی ان سب مواقع کو سب سے چھپائے رکھیں جب
 ان مواقع کو اجانب سے پوشیدہ رکھنا واجب ہے جن کا ظاہر کرنا محرم
 کے رد و جواز ہے۔ تو اور مواقع و اعضا جیسے پشت و شکم وغیرہ جن کا کھولنا
 محرم کے رد و جواز بھی جائز نہیں۔ ان کا پوشیدہ رکھنا بدلائل انص واجب
 ہو گیا۔ حاصل یہ ہوا کہ سر سے پاؤں تک تمام اپنا پوشیدہ رکھیں۔'
 قُلْ لِلّٰهِ مَوْلَدَاتُہٗ کی تفسیر میں سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
 نے فرمایا ہے کہ:

'آپ مسلمان عورتوں سے فرمادیتے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں کہ وہ بھی
 اپنی نگاہیں حرام اور مردوں کے دیکھنے سے نیچی رکھیں۔' (تفسیر ابن عباس)
 تفسیر ابن کثیر میں ہے۔

'مسلمان عورتوں کو بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھنی چاہئیں۔ سوائے اپنے خاوند
 کے کسی کو بغیر شہوت نہیں دیکھنا چاہیے۔ اجنبی مردوں کی طرف تو دیکھنا
 ہی حرام ہے۔ خواہ شہوت سے ہو خواہ بغیر شہوت کے۔' (تفسیر ابن کثیر)
 قارئین! اکابر و ہایتہ کے نظریات سے اظہار من اشمس ہے کہ وہابی مولوی کتنے

موت پرست ہیں۔ یہ ویسے تو کہتے ہیں کہ ہم آئمہ کرام کے مقلد نہیں بلکہ انسانی خواہشات کے مقلد ہیں۔ دیکھئے وہابیوں کے امام نواب صدیق حسن بھوپالوی کے لڑکے نور الحسن بھوپالوی نے چار سے زائد عورتوں سے بیک وقت شادی کرنے کی اجازت کس انداز سے وہابیوں کو دی ہے۔

چار عورتوں سے زائد بیویاں رکھنا جائز ہے

وہابیوں کے مولوی نواب صدیق نے لکھا ہے۔
 'پس چنانکہ باید و شاید منتهی از برائے استدلال بر منع زیادت بر اربع نشود و آیت کریمہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلاث و رباع بر محاورہ عرب عربا و آئمہ لغت مفید جو از نکاح دو دو سہ سہ و چہار چہار سار در یک بارست و در اں تصریضے از برائے مقدار عددی زنان نیست۔' چار سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں رکھنے کی ممانعت پر دلیل نہیں اور آیت کریمہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلاث و رباع یہ عرب اور آئمہ لغت کے محاورہ پر ہے۔ یہ دو۔ دو۔ تین تین اور چار چار عورتیں نکاح میں یکبارگی رکھنے کے جواز پر ہے۔ اس آیت میں عورتوں کی مقدار مقررہ کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔
 (عرف المجاہدی ص ۱۱)

وہابی نواب کی شیطانی چال کا اندازہ تو لگائیں کہ قرآن پاک کی آیت کا مفہوم ہی غلط پیش کر دیا۔ حالانکہ غیر مقلدین اور دیوبندیوں کے مدوح شاہ عبدالقادر دہلوی نے اس کا ترجمہ اور اس کی تفسیر اس طرح کی ہے۔ 'فانکحوا تو نکاح کر لو۔ ما طاب لکم جو خوش آئے تمہیں من النساء عورتوں سے مثنیٰ دو دو و ثلاث اور تین تین و رباع اور چار۔ نکاح کرنے والے کو اختیار ہے کہ ان عددوں میں سے جتنے چاہے نکاح کر لے۔'
 (تفسیر قادری ص ۱۵)

ابوداؤد شریف میں حدیث رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیویاں تھیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان میں چار رکھنا۔

ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ عیلان بن مسلم ثقفی اسلام لائے۔ ان کی دس بیویاں تھیں۔ وہ بھی ساتھ مسلمان ہو گئیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ان میں سے چار رکھو۔

مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہو گیا کہ وہابی مولوی نواب نور الحسن بھوپالوی نے آیت کریمہ اور احادیث مصطفویٰ کی صریح مخالفت کرتے ہوئے چار بیویوں سے زائد رکھنے کی وہابیوں کو ترغیب دی۔ نیز وہابیوں کے محدث اور مفتی مولوی عبد الستار صاحب دہلوی نے وہابیوں کو عیاشی کرنے میں مزید سہولت جس فتوے سے ہم پہنچائی ہے۔ وہ بھی درج کیا جاتا ہے۔

عزل جائز ہے

’عزل یعنی انزال کے وقت عورت سے علیحدہ ہو جانا تاکہ بچہ نہ ہو عورت کی مرضی پر ہے۔‘ (صحیفۃ الحمدیث کراچی صفحہ ۱۷، مارچ ۱۹۵۷ء)

مولوی ابوالحسن نے بھی لکھا ہے کہ ۱

’عورت کے ساتھ عزل کرنا جائز ہے۔‘ (فقہ محمدیہ کلاں صفحہ ۲) شریعت مصطفویٰ میں عزل کی سختی ہے ممانعت ہے۔ کیونکہ اس میں عیاشی ہی عیاشی ہے۔

یہ تو حقی عزل کی اجازت۔ وہابیوں کے امام عبد الستار دہلوی نے تو برتھ کنٹرول کی بھی اجازت دے دی ہے تاکہ وہابی عوام دل کھول کر عیاشی کریں۔ حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

لے نواب صدیق حسن بھوپالوی نے بھی یہ ڈایت تفسیر فتح البیان میں درج کی ہے۔ (فقیر قادری)

برئتح کنٹرول جائز ہے

سوال :- برئتح کنٹرول کیا جائز ہے۔ اگر ہے تو کس حد تک حوالہ حدیث سے دیں؟

جواب :- اگر میاں بیوی دونوں کی رضامندی ہو تو جائز ہے۔

(صحیفہ المحدث کراچی جلد ۲۶ جنوری ۱۹۵۵ء)

ناظرین کرام! سوال اور جواب دونوں بغور پڑھیں سوال کرنے والا یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ حوالہ حدیث سے دیں۔ مجیب کا دعویٰ بھی یہ ہے کہ المحدث ہوں اور سالہ کا نام بھی صحیفہ المحدث رکھا ہے مگر جواب میں کوئی حدیث پیش نہیں کی۔ کیونکہ اس کے جواز پر کوئی حدیث ہی نہیں۔ مگر نام نہاد المحدث امام دہلوی کے نزدیک جائز ہے اس سے بغیر روشن کی طرح عیاں ہے کہ وہابیہ سے عوام سوال کرتے ہیں کہ حدیث سے جواز پیش کریں مگر باوجود مطالبہ کے ان کے امام حدیث کا حوالہ پیش نہیں کرتے بلکہ اس پر دیر ی یہ کہ مسئلہ بھی وہ جائز قرار دیا جو شریعت محمدی میں ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔

سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عزل کے متعلق پوچھا تو رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا :

ذَلِكَ الْوَادُ الْخَفِيُّ۔
عزل کرنا دراصل پوشیدہ طور پر زہہ
(صحیح مسلم شریف)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كَلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ إِذَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سے عزل کی بابت دریافت کیا گیا یہ کیا
جائے یا نہیں آپ نے فرمایا۔ ہر مٹی

اِذَا اللّٰهُ خَلَقَ شَيْئًا لَّمْ يَمْنَعْهُ شَيْئٌ ۚ
 کے قطرہ سے بچنے کی پیدائش ضروری نہیں
 اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے پیدا کرنے کا

ارادہ فرما لیتا ہے۔ تو کوئی تدبیر اس
 کے ارادہ سے اس کو روک نہیں سکتی۔

(صحیح مسلم شریف)

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابیوں کے مدّوح مولوی ادیس صاحب انصاری نے
 یہ احادیث شریفہ نقل کر کے لکھا ہے کہ:

حدیث سے معلوم ہوا کہ برتھ کنٹرول کرنے والے حقیقتاً اس رسم کو جاری
 کر رہے ہیں جو زمانہ جاہلیت کے عرب میں جاری تھی۔ اور پھر ہم تو اس
 معاملہ میں عرب کی اس جاہلانہ رسم سے جس کی قرآن اور حدیث میں سختی
 سے ممانعت کی گئی ہے۔ اور بھی زیادہ بڑھ گئے کیونکہ وہ تو صرف لڑکیوں
 کو زہرہ درگور کر دیتے تھے۔ اور لڑکوں کو زہرہ چھوڑ دیتے تھے۔ لیکن
 برتھ کنٹرول کے حافی (جن میں وہابیوں کے امام عبدالتبارک دہلوی بھی ہیں)
 اور حاملہ لڑکیوں کی پرواہ کرتے ہیں نہ لڑکیوں کی جو شرعاً حرام ہے

لڑکیوں کا گھر میں گانا جاتز ہے

وہابیوں کے سردار مولوی شہناشہ امیر تسری نے فتوے دیے ہیں کہ
 لڑکیوں کا گانا گھر میں یا عید شادی کے موقع پر جاتز ہے اس کو راگ سے
 کوئی تعلق نہیں۔ (اخبار المحدث امیر ص ۱۲، ۱۴ اپریل ۱۹۱۵ء)

شادی پر گانا بجانا جاتز ہے

وہابیوں کے سردار جی مولوی شہناشہ امیر تسری نے فتوے دیے ہیں کہ:
 شادی میں گانا بجانا جاتز ہے۔ (اخبار المحدث امیر ص ۵، جنوری ۱۹۱۲ء)

’شادیوں میں باجوں کا اجرت پر اور بلا اجرت بجانا جائز ہے۔‘
 (المجیدیت امرتسر ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء، ہدایت الریحین ص ۱۷۸ شائع اللہ امرتسری)
 وہابیوں کے مفسر مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے بھی لکھا ہے۔
 ’لَا بَاسَ بِالْعَنَامِ وَالْمَزَامِيرِ فِي زَوَاجِ أَوْخْتَانٍ أَوْ خَوَاهَا
 مِنْ مَزَامِيرِ الْفُجُوحِ۔‘

شادی، غلتے اور اسی قسم کی خوشی کی تقریبات میں غنا گانا بجانا اور مزامیر
 میں کوئی حرج نہیں۔ (نزل اللہ برار ص ۲۳ مطبوعہ بنارس)
 مولوی وحید الزمان نے ہدیۃ المحدث ص ۱۱۸ میں بھی غنا اور مزامیر کو جائز
 قرار دیا ہے۔

ڈھولک بجانے کی اجازت

’شادی میں دلیہ کی دعوت ہو۔ اور کسی ایک طرف ڈھولک وغیرہ بجتی
 ہو تو کھانا کھاتے۔ کیونکہ شادی میں اتنے کی اجازت آئی ہے۔‘

(اخبار المجیدیت امرتسر ۱۴ جنوری ۱۹۱۶ء)

قاری نے حضرات! آج کل وہابی اہلسنت و جماعت حضرات کو بدنام کرتے ہیں
 کہ گاتے بجاتے ہیں۔ حالانکہ گانے بجانے کے جواز کا فتوے اور کھلے بندوں
 اجازت دینے والے وہابی اکابر ہیں۔ الحمد للہ اہلسنت و جماعت کے کسی جید
 عالم نے ایسا کوئی فتوے نہیں دیا۔
 طعن ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا
 وہابیوں کے سردار جی نے تو تالیاں بجانے کی بھی اجازت دے دی ہے۔

تالیاں بجانے کی اجازت

وہابیوں کے مولوی شائع اللہ امرتسری سے ایک سوال ہوتا ہے۔ امرتسری نے

جو اس کا جواب دیا وہ قابل غور ہے۔

سے، بیکچروں کے موقع پر جو زمانہ حال میں رائج ہے۔ چیرزدینا یعنی حتم غفر کے ساتھ تالی بجانا کیا ہے؟

ج:۔ غیر مسلموں کا رائج ہے۔ اس لیے قابل ترک ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص

تغیر کی نیت سے بغیر نیت ثواب کرے تو فضول رسم ہے۔ عبت

یا شرک نہیں۔ (اخبار المحدثات، ۲۴ جولائی ۱۹۱۴ء)

رشید احمد گنگوہی کی محفل فکر میں تالیاں بجانا | دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی
تھانوی نے لکھا ہے کہ حضرت

مولانا گنگوہی کے یہاں ایک شخص اشارہ ذکر میں نہایت موزوں اور باقاعدہ تالیاں بجایا کرتے تھے۔

ایک مولوی صاحب بہت دلیر تھے۔ اور حضرت اُن سے محبت فرماتے تھے۔ انہوں نے ان ذکر

پر اعتراض کیا۔ حضرت گنگوہی ان راض ہوئے اور فرمایا تم کیا جانو خواہ مخواہ دخل و معقولات

دیتے ہو۔ (ملفوظات ہفت اختر ص ۱۸ اشرف علی تھانوی مطبوعہ بھٹن)

تالیاں بجانا کفار اور مشرکین کی عادتِ خبیثہ ہے

دہابیوں کے کرم الجلیلی نے لکھا ہے کہ

اسی طرح تالیاں پیٹ کر بڑوں کو خوش آمدید کہنا یا بڑوں کی کسی بڑی بات پر
تالیاں بجا کر انہیں ہدیہ تبریک پیش کرنا۔ اسلامی روایات و ہدایات کے سراسر
منافی بلکہ کفار اور مشرکین کی عاداتِ خبیثہ میں سے ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنے
کلام پاک کی سورۃ انفال آیت ۳۵ میں مذمت بیان فرمائی ہے۔ اور جس سے
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

(صحیفہ المحدثات کراچی ص ۶۱ شعبان ۱۳۸۵ھ)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے گانا بجانا اور تپاٹیاں بجانے کی اجازت
 کے علاوہ بائیسکوپ دیکھنے کی بھی اجازت دے دی ہے۔

بائیسکوپ دیکھنے کی رخصت

اہم الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری سے کسی نے مسئلہ پوچھا تھا۔ وہ سوال مع جواب
 درج کیا جاتا ہے۔

س ۲۷۔ دو شخص جھگڑتے ہیں کہ بائیسکوپ، ٹانگ جو نکلا ہے۔ اس بارے میں
 ایک کتا ہے کہ عجائب و غرائب دکھلاتا ہے۔ دیکھنا جائز ہے۔ دوسرا
 کتا ہے کہ اللہ کی قدرتیں اور ایسی ایسی عجائب و غرائب نظر آرہی ہیں نہ کہ
 کا کمال اس سے فزوں نہیں۔ اس میں انگریزی باجا جاتے ہیں۔ ایسے
 محل میں جانا تماشا دیکھنا مبلغ دسے کہ گناہ مول لینا ہے۔

ج ۲۷۔ اس قسم کے امور نیت پر موقوف ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اِنَّمَا
 الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کسی مشہور مقام کا نقشہ دیکھنا ہو یا کوئی اور عجائبات
 دیکھنے کی ضرورت ہو تو جائز ہے۔ غرض جیسی نیت ویسا بدلہ۔

(اخبار المحدث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۱۲ء)

ناظرینے! اہم الوہابیہ نے سینما بائیسکوپ دیکھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ مگر مجلس میلاد
 مقرر کرنے کو اپنے اخبار کے اسی شمارہ میں واضح الفاظ میں بدعت قرار دیا ہے۔

شترنج کھیلنا جائز ہے

بائیسکوپ کے علاوہ وہابیوں کے مولوی و حید الزماں حیدر آبادی نے شترنج
 کھیلنا بھی جائز قرار دیا ہے۔
 شترنج کھیلنے پر انکار جائز نہیں۔ (ہدیۃ المحدثی ۱۸ مطبوعہ دہلی)

قارئین کرام! وہابیوں کے مفسر اور محدث وحید الزماں نے کس جرات اور بیباکی سے پیارے آقا و مولے حضرت امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی مخالفت فرمائی ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث شریفہ جو آپ نے شریعت کی ممانعت اور اس کی وعید میں ارشاد فرمائی ہیں۔ اخبار المحدثہ امرتہ کے حوالہ سے درج کی جاتی ہیں۔

”اللہ تعالیٰ شریعت کھیلنے والوں کی طرف رحمت کی ایک نظر بھی نہیں دیکھتا۔“
ایک دوسری روایت میں عقلیے و ابنے جان سے نقل کرتے ہیں کہ:
”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنَ اللہُ مَنْ یُکَلِّبُ بِهَا جَوْ
اس سے کھیلے اس پر خدا کی لعنت۔“

امام بیہقی نے عبید اللہ بن عمر سے نقل کیا ہے کہ:
”انہوں نے قاسم بن محمد سے شریعت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا:
كل ما انهى عن ذكر الله تعالى وعن الصلوة فهو ميتة
کذا فی الدرایہ (اخبار اہل حدیث امرتہ ۲۲ جنوری ۱۹۴۷ء)

قارئین حضرات! وہابیہ نجدیہ کے نزدیک گانا بجانا مزامیر کے ساتھ جائز ہے۔ بائیسکوپ اور شریعت کھیلنا بھی جائز ہے۔ مگر میلاد شریف منعقد کرنا حرام اور بدعت ہے۔
تفسیر ستاری میں وہابیوں کے مولوی عبدالستار دہلوی نے صحیح مسلم کے حوالہ سے ایک حدیث شریف درج کی ہے کہ
صحیح مسلم کی حدیث میں ہے۔ شریعت کھیلنے والا اپنے ہاتھوں کو سور کے گوشت اور خون میں رنگنے والا ہے۔

(تفسیر ستاری ص ۹۷ پ ۱ سورۃ المائدہ - صحیفہ المحدثہ کراچی یکم جمادی الاول ۱۳۸۳ھ)
وہابیہ نجدیہ کے نزدیک بائیسکوپ دیکھنا شریعت کھیلنا۔ گانا بجانا جائز ہے۔ مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا۔ تبسیم پڑھنا۔ نوافل پڑھنا اور اللہ اللہ کرنا جائز نہیں بلکہ بدعت ہے۔ وہابی اکابر کے فتوے ملاحظہ ہوں۔

تسبیح پڑھنا بدعت ہے!

وہابیوں کے مولوی سلامت اللہ جبراجپوری نے اس حقیقت کی تصدیق کی ہے کہ ان کے مذہب میں تسبیح پڑھنا بدعت ہے۔ (اخبار المحدثات، ۱۸ جون ۱۹۳۶ء)

طاق راتوں میں وعظ و تقریر کا رواج شائبہ بدعت ہے

وہابیہ نجدیہ کے مولوی عطار اللہ حنیف لکھتے ہیں کہ :

”رمضان شریف کی ان طاق راتوں میں وعظ و تقریر کا اہتمام شیعینوں میں غلو۔ یا صلوة

تسبیح کا اجماعت رواج جس طرح کہ پنجاب کے بعض علاقوں میں ہوتا ہے۔ بالخصوص

اُس رات کو وعظ کا ضرور اہتمام کیا جاتا ہے جس رات تراویح میں قرآن مجید ختم ہوتا ہے

ہمارے ائمہ شیعوں میں بھی اب ختم قرآن کے ساتھ ساتھ وعظ کے ذریعے شب بیداری

کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ حالانکہ شب خیزی کی یہ سب صورتیں بعد کی پیداوار

ہیں صحابہ و تابعین کے دور میں ان کا وجود نہیں تھا۔ اس لیے یہ صورتیں شائبہ

بدعت سے خالی نہیں۔ (ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ستمبر ۱۹۶۶ء)

ناظرین کرام! وہابیہ نجدیہ کا فتوے دیکھا۔ ان کے نزدیک بابرکت راتوں کو نوافل

پڑھنا اور دن کو روزہ رکھنا بھی بدعت ہے۔ حالانکہ پندرہ شعبان النعیم کی رات کو

قیام و عبادت کرنے اور دن کو روزہ رکھنے کی فضیلت خود سید المرسلین، شفیع المذنبین

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے حضرت علی المرتضیٰ

شکل کشا شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ امام الانبیار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو اُس رات کو قیام کرو۔ اور دن

میں روزہ رکھو۔ کہ رب تعالیٰ غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر خاص تہلی فرماتا ہے اور فرماتا

ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اُسے بخشوں۔ ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں۔ ہے کوئی مبتلا کہ اُسے عافیت دوں۔ ہے کوئی ایسا ہے کوئی ایسا۔ اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔ (ابن ماجہ)

صلوٰۃ التسبیح

امام ابو باریہ مولوی شمس الدین امرتسری نے تو صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے بھی لوگوں کو منع کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ فتوے دیتے ہیں کہ :-

”صلوٰۃ التسبیح جو مشہور ہے۔ اس کی فضیلت کے متعلق کوئی صحیح حدیث شریف نہیں آئی۔“ (اخبار المجدیث امرتسر ۲۵ جون ۱۹۴۳ء)

قارئین کرام! دو باہرہ نجدیہ خذ ہم اللہ تعالیٰ کے امام امرتسری نے کس طرح کذب بیانی کرتے ہوئے عامۃ المسلمین کو تسبیح و تہلیل سے روکنے کی کوشش کر کے شیطان لعین کی معاونت کی ہے۔

صاحب شکوۃ المصابیح نے صلوٰۃ التسبیح کا باب باندھ کر سرکار ابنہ جو اسے رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ایک حدیث شریف نقل فرمائی ہے

زیورات پر کوئی زکوٰۃ نہیں

امام ابو باریہ شمس الدین امرتسری نے فتوے دیا ہے کہ :

”زیورات پر زکوٰۃ فرض و واجب نہیں ہے“ (بدور الہدٰی ص ۱۶)

(اہل حدیث امرتسر ۲۵ جون ۱۹۴۳ء) المجدیث امرتسر ۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء

”مستعملہ زیور پر زکوٰۃ واجب نہیں“ (اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۰۵ء)

۳۳۵ بیوی بچوں کے استعمال میں جو زیور اور پارچات ہوں یا کچھ زیور اور

پارچات غیر مستقل ہوں ان کی بھی زکوٰۃ دینی چاہیے یا نہیں؟ اگر

دینی چاہیے تو کس قاعدہ سے دینی چاہیے۔

۲۲۵ ج ۱۔ اس کا جواب وہابیوں کے سردار شتار اللہ امرتسری نے یہ دیا ہے کہ :
میرے ناقص علم میں ایسے زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

(اخبار المحدثات امرتسر ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

امرتسری نے بھی فتوے دیا ہے کہ :

مسجد میں زکوٰۃ لگ جاتی ہے۔ ہر ایک نیک کام میں زکوٰۃ لگ جاتی ہے۔
(المحدثات امرتسر ۵ نومبر ۱۹۱۵ء)

خاوند بیوی کو زکوٰۃ دے سکتا ہے

امام ابوہریرہ امرتسری نے فتویٰ دیا ہے :

’خاوند کا اپنی منکوحہ عورت کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔‘ (اخبار المحدثات

ماں باپ کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

سوال ۱۔ زکوٰۃ کے مستحق غریب اقرباء ہو سکتے ہیں۔ یا کہ نہیں بلکہ اگر نہیں۔
تو ماں باپ کے متعلق بھی تشریح فرمائی جاوے کہ باپ بیٹے سے یا بیٹا باپ
سے زکوٰۃ لے دے سکتا ہے۔ یا کہ

مولوی شتار اللہ امرتسری جواب دیتے ہیں کہ۔

جواب ۱۔ زکوٰۃ کے حقدار غریب مساکین ہیں۔ اقرباء کو دے تو گناہ ثواب ہے۔
ماں باپ کی خدمت اس کے ذمہ فرض ہے۔ اس لیے جن کا نان و نفقہ اس
کے ذمہ ہو ان کو زکوٰۃ نہ دے۔ اگر نان و نفقہ کے علاوہ زکوٰۃ میں سے دے تو

کوئی حرج نہیں۔ (اخبار المحدثات امرتسر ۱۱۳ ۵ فروری ۱۹۳۷ء)

امام کی اجازت کے بغیر زکوٰۃ دینا جائز نہیں

دہا بیروں کے کرم الجلیل کا فتوے ہے کہ :
 ”اپنی مرضی سے بغیر امام کی اجازت کے زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔“
 صحیفۃ المحدث کراچی ص ۱۴۱ (الاول ۱۳۷۷ھ)

موجودہ سکولوں اور کالجوں کی صدقہ فطر سے مدد کرنا

س۔ موجودہ زمانہ کے سکول اور کالج میں صدقہ فطر کے مال سے امداد کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

ج۔ طلباء غریب مسکین ہوں تو جائز ہے۔ قحط سالی میں ہر چیز کا نصف صاع بھی جائز ہے۔ بحکم لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعًا۔

(مختار المسند ص ۲۲۷ ۲۲۸ اپریل ۱۹۲۵ء)

مردوں اور عورتوں کیلئے چاندی کے زیورات پہننا جائز نہیں

نواب صدیق حسن بھوپالوی نے اپنے دہائی مردوں کو کھلی اجازت دے دی

ہے کہ :
 ”مختل بفضہ مختص بنسا نیست بلکہ رجال و نساہ در اں برابر اند چاندی کا زیور پہننے میں صرف عورتوں کے لیے ہی خاص اجازت نہیں ہے بلکہ مرد اور عورتیں اس کے پہننے کی اجازت میں برابر ہیں“

(بدور الاحکام فارسی ص ۲۵۷)

امام ابوہامیہ قاضی شوکانی نے بھی لکھا ہے :
 ”یَحْسَبُ عَلَى التَّجَالِ الثَّخْلِ بِالذَّهَبِ لَا بِغَيْرِهِ“

مردوں پر سونے کا زیور حرام ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی زیور
(چاندی۔ لوسہ کا) حرام نہیں ہے۔ (الدر المنثور ص ۹۹)
اہم الوہابیۃ ثناء اللہ امرتسری نے فتویٰ دیا ہے کہ:
”مردوں کو سونے کے دانت لگانا جائز ہے۔“

(اخبار اہل حدیث امرتسرہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۳ء)

عیدین میں معانقہ بدعت ہے

دیوبندی وہابیوں کے ہی رشید احمد گنگوہی نے یہ بھی فتوے صادر فرمایا
ہے کہ:

”عیدین میں معانقہ بدعت ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۹ ج ۲)
اس فتوے سے بھی وہابی بدعتی ہو گئے۔ کیونکہ عید کے روز بٹیا باپ سے
بھائی بھائی سے، دوست دوست سے معانقہ کرتا ہے۔

وہابیوں کو ان کے مولویوں نے ایک اور مسیبت میں ڈال دیا ہے کہ جس
وہابی نے عید کے روز معانقہ کیا یا گھر میں لائٹنگ وغیرہ کی ہو اور اُس نے گائے
میں حصّہ ڈالا ہے تو جس گائے میں اُس کا حصّہ ہو گا وہابیوں کے حافظ عبد اللہ
روپڑی کے فتوے کے مطابق ان میں سے کسی ایک کی بھی قربانی نہیں ہوئی۔
کیونکہ روپڑی صاحب کا فتویٰ ہے کہ:

”قربانی کے جائز میں شریک ہونے والے تمام اشخاص نمازی
موجود ہونا ضروری ہیں۔ اگر ان میں کوئی حرام کار، حرام خور، کافر،
مشرک، بدعتی یا غیر مذہب شامل ہوا تو قربانی سب کی ضائع ہو جائے گی۔“

(تنظیم اہل حدیث لاہور ص ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء)

اپنی چالوں پر نظر ایمان کی خود ہی ڈالو!
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

بوڑھے شخص پر روزہ فرض نہیں!

مولانا شارالہ امرتسری نے ایک فتوے دیا ہے۔ کہ بوڑھے آدمی پر روزہ فرض نہیں اور جواب دونوں درج ہیں۔

سے ۲۲۔ ایک شخص بہت بوڑھا ضعیف ہے۔ روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہیں اور مفلس بھی مجید ہے۔ فذیہ دینے کی بھی طاقت نہیں۔ کیا ایسے شخص پر روزہ اور فذیہ معاف ہے؟

ج ۲۲۔ بہت بوڑھا شخص غیر متحمل، نادار، مفلس محض پر روزہ بھی فرض نہیں اور کفارہ بھی نہیں۔ آیت: لَا يَكْلِفُ اللَّهُ فُقْرًا إِلَّا وُسْعَهَا۔ اور حدیث لاتین اس کی دلیل ہے۔

شارالہ امرتسری، شریف احمد حسین پوری، محمد عبداللہ غازی پوری،

عبدالجبار عمر پوری۔ (المجیدیت امرتسر ۳ مئی ۱۹۱۲ء)

وہابی اکابر نے تو بوڑھے اور ضعیف آدمی پر روزہ کی فرضیت ہی معاف کر دی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔
اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔ جیسے انگوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

(پ ۷ ع ۷)

روزہ فرض تو سب پر ہے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے رخصت دی ہے۔ ان کے لیے فذیہ ہے۔ اس کا ذکر اس طرح ہے۔

فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔
تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو۔ تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی

کاشتکاروں کو ماہِ رمضان میں روزہ کی رخصت

س: کاشتکاروں کو بربک کاروبار دنیائی کے جو روزہ نہیں رکھتے ان کے لیے روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج: جو بالکل نہیں رکھ سکتے وہ بوقتِ فرصت رکھ لیں۔

(اخبار المحدث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۱۲ء)

کاشتکار لوگوں کو بھی امامِ اہلِ بیتِ امرتسری نے مکمل چھٹی دے دی ہے۔ جو کہ قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہے۔ نہ تو سوال میں سائل نے ان کو بیمار اور مسافر وغیرہ قرار دیا ہے۔ صرف بربک کاروبار دنیائی لکھا ہے۔ یہ کوئی شرعی عذر نہیں۔ اسی طرح دنیا دار لوگوں کو جب یہ کہا جاتا ہے کہ نماز کیوں نہیں پڑھتے تو عام طور پر ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ وقت نہیں ملتا۔ مصروفیت بہت ہے۔ تو کیا ان کے لیے بھی امرتسری کے نزدیک جواب یہی ہوگا۔ بوقتِ فرصت پڑھ لیا کریں۔ نماز کے وقتوں کا لحاظ نہ رکھیں۔

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ه (پیش ۱۲) بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

جب نماز وقت پر فرض ہے۔ تو روزے بھی رمضان شریف کے مہینے میں فرض ہیں۔

آيَا مَا مَعْدُوْدَاتٍ ط گنتی کے دن ہیں۔

جس کی تفسیر میں مفسرین نے رمضان کا ایک مہینہ لکھا ہے۔

جب کاشتکار صحت مند توانا ہے۔ گو اس کو کاروباری معاملات میں فرصت نہیں رمضان شریف کے مہینے میں اس پر روزے فرض ہیں۔ وہابی مولوی نے تو روزہ دار کو جان بوجھ کر روزہ کی حالت میں کھانے کی اجازت دے دی ہے۔

”جان بوجھ کر روزہ میں کوئی کھا پی لے تو اس پر روزہ کی قضا ہے کفارہ نہیں“

(عصائے محمدی ص ۳۵)

۱۳۲

عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ
طَعَامُ مَسْكِينٍ ه

طاقت نہ ہو۔ وہ بدلہ دیں۔ ایک مسکین کا
کھانا۔

اگر بروہا تہ کا یہ لکھنا کہ اس پر روزہ بھی فرض نہیں اور کفارہ بھی نہیں یہ غلط ہے۔
مسند قویہ ہے کہ:
”جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سال کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت
نہ رہے اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی اُمید بھی نہ ہو۔ اُس کو شیخ فانی کہتے ہیں اس
کے لیے جائز ہے کہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے نصف صاع گہوں کا
اٹایا اس سے دینے جویا اس کی قیمت بطور فدیہ مرسلہ۔

اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی تو روزہ واجب ہوگا۔ اگر
شیخ فانی، نادار ہوا اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے
اور اپنے عفو کی تقصیر کی دعا کرتے رہے۔

اگر کوئی شخص نفلی روزہ حسب ضرورت توڑ دے تو اس پر قضا لازم نہیں۔
(نصرۃ الباری ص ۶ کتاب الصوم مشمولہ صحیفۃ الہدیٰ کراچی یکم تا ۱۶ ذی الحج ۱۳۸۳ھ)

حاملہ کیلئے فدیہ کے بعد روزہ کی قضا نہیں

وہابیوں کے مفتی کرم الجلیل نے فتوے دیا ہے
حاملہ اور دودھ پلانے والی پر بعد فدیہ (روزہ کی) قضا نہیں ہے۔
(صحیفۃ الہدیٰ کراچی ص ۵ یکم رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ)
مولوی عبد الجلیل سامر ووی نے لکھا ہے کہ
لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے ملتے نہ ہوں تو ایک بھی جائز ہے۔

(صحیفۃ الہدیٰ کراچی ص ۵۵ صفر المظفر ۱۳۶۸ھ)

سوال :- خاوند خلیق اور دیندار ہو مگر عورت کو اس کی شکل پسند نہ ہو تو کیا عورت خلیق

مجاز ہے۔ وہابیوں کے حافظ عبد اللہ روپڑی نے جواز کا فتوے دیا ہے۔
 ب۔ اگر خاوند تمام حقوق عورت کے ادا کرتا ہو۔ اور عورت بھی نیک ہے۔ مگر خاوند سے
 کسی عیب کی وجہ سے طبعاً اس کو نفرت ہے جس کو عورت نہ برداشت کر سکے۔ اور
 اس کے وجہ سے طبعاً اس کو نفرت ہے جس کو عورت نہ برداشت کر سکے اور اس
 وجہ سے خطرہ ہو کہ حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہوگی مثلاً خاوند بہت بد صورت ہو
 یا گندہ ذہن ہو یا اس کے وجود پر جذام کا یا برص کا اثر ہو۔ یا مرگی کا یا مایخولیا کا عارضہ
 ہو۔ جو باوجود علاج کے قائم ہو۔ یا اس قسم کی کوئی اور نفرت والی شے ہو تو اس
 صورت میں بھی عورت کو بذریعہ پنچایت وغیرہ فسخ نکاح کا اختیار ہے۔

(فتاویٰ اہلحدیث ص ۲۸ ج ۳)

روشنی کرنا حرام ہے !

”روشنی کا زائد از حد ضرورت داخل اسراف اور حرام ہے
 خواہ ختم قرآن میں ہو یا اور کسی مجلس میں اور ایسی جگہ جانا درست
 ہے۔“ (فتاویٰ ارشدیہ ص ۹۲ ج ۲)

فدائین کرام! وہابیوں کے مولیٰ رشید احمد گنگوہی کے اس فتوے سے
 تو تمام دیوبندی اور غیر مقلد وہابی حضرات بھی حرام کاری سے محفوظ نہیں رہتے۔
 آج تو تمام وہابی اپنے جلسوں اور کانفرنسوں میں لائٹنگ کرتے ہیں۔ ہزار ہا بلب
 سیکڑوں ٹیوبیں وغیرہ لگائی جاتی ہیں۔ اور وہابی عوام بھی بیاہ شادی کے موقع پر اپنے
 گھروں پر لائٹنگ کرتے ہیں۔ پس وہابیوں کے قطب گنگوہی کے فتوے کے
 مطابق یہ سب وہابی مولیٰ اور عوام حرام کار ہیں۔

بروز ختم قرآن مسجد میں روشنی کرنا بدعت ہے

مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتوے دیا ہے۔ کہ

بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت و نادرسست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۶)

قارئین کرام :- اب تو بیاہ شادی۔ کانفرنسوں۔ تبلیغی اجتماعات اور شبینوں اور رمضان مبارک میں ختم قرآن کے مواقع پر غیر مقلد اور دیوبندی وہابی بھی چراغاں کرتے ہیں۔ مساجد اور مکانات پر روشنی کرتے ہیں۔ ہمارے دوست صوفی عبدالرحمن صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ اس سال غیر مقلدین وہابی حضرات کی جامع مسجد ابراہیمی میں رمضان شریف کے آخری عشرہ میں وہابیوں نے لائٹنگ کا انتظام کیا۔ اور رات کو چراغاں ہوتا رہا تو میں نے ایک وہابی سے کہا کہ اب تو تم بھی بدعتی ہو گئے ہو۔ کیونکہ تم نے بھی روشنی کا انتظام کیا ہے۔ پھر صوفی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ تمہارے مذہب میں تم خود جو چاہو کرو۔ وہ جانتے ہیں۔ مگر اہلسنت و جماعت جو کام کریں وہ بدعت اور ناجائز ہے۔ صوفی عبدالرحمن صاحب ہی بیان فرماتے ہیں کہ وہابی مجھے یہ کہتے ہیں کہ تم اہلسنت و جماعت کی جس مسجد میں چاہو جاؤ۔ جس مولوی صاحب سے چاہو ملو۔ مگر مولوی ضیاء اللہ قادری سے تمہارا ملنا۔ اور اُس کی مسجد میں نماز پڑھنا ہم کو سخت تکلیف دہ ہے۔

۱۔ صوفی عبدالرحمن صاحب پہلے غیر مقلد وہابی تھے۔ بلکہ ان کے سرگرم کارکن تھے۔ اللہ کریم نے بجاء النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اب کے اہلسنت و جماعت ہیں اور انجن فدا یان اہلسنت کے سرگرم کارکن ہیں۔ دربار عالیہ موہری شریف کے سجادہ نشین حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب مد فیوضہ کے مرید ہیں۔

رشوت دینا درست ہے

مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتوے دیا ہے کہ
 دفع ظلم کے واسطے رشوت دینا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۰)

کچہری میں جھوٹ بولنا درست ہے

دہلوی دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتوے دیا ہے کہ
 کچہری میں جھوٹ بولنا۔ احیاء حق کے واسطے کذب درست ہے۔
 (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۰)

ناظرین کرام :- دہلوی مولوی صاحب کچہری میں عدالت کے روبرو جھوٹ بولنے
 کا توہم نے بھی مشاہدہ کیا ہے۔ جہلم میں دیوبندیوں کے مولوی حافظ عبدالغفور صاحب امیر
 جمعیت اہلحدیث جہلم نے فقیر پر مقدمہ کیا، اسی مقدمہ کی کاروائی جہلم کے محکمہ نقول میں موجود
 ہے جس میں دہلوی کا دل چاہے نقل لیکر مشاہدہ کر لے کہ حافظ صاحب نے اپنے بیان اور جرح
 میں کیا کیا گل کھلائی ہیں۔ کس انداز سے اپنے اکابر اور ان کے مسلک و جتیاں اڑائی ہیں۔

رجبی منانا فعل کفار ہے

دیوبندیوں کے امام عبدالستار دھلوی نے لکھا ہے کہ:
 ”رجبی منانا فعل کفار ہے“ دھبیف اہل حدیث کراچی یکم۔ ۱۶ رجب ۱۳۸۹ھ

منی آرڈر کرنا سود میں داخل ہے

مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتوے دیا ہے کہ
 منی آرڈر درست نہیں جیسا ہنڈی درست نہیں۔ دونوں میں معاملہ سود کا ہے۔
 (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۶۹)

منی آرڈر اور ہنڈی میں کچھ فرق نہیں۔ دونوں کا ایک حکم ہے۔ منی آرڈر کرنا سود میں داخل ہے۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۸)

بنک میں روپیہ داخل کرنا اور سٹ ہے

بنک میں روپیہ داخل کرنا اور سٹ ہے۔ خواہ سود لے یا نہ لے۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۸)

قرآن پاک پڑھنے کی رقم طے کرنا جائز ہے

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے فتوے دیا ہے کہ۔
ختم قرآن تراویح کے عوض طے کر کے رقم حاصل کرنا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک منع ہے۔ (اخبار المحدث امرتسر ص ۱۲۲ جنوری ۱۹۲۷ء)

قرآن کی مزدوری جائز ہے

امام ابوبکر مولوی ثناء اللہ امرتسری نے فتوے دیا ہے۔
قرآن پاک مزدوری پر پڑھنا جائز ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۷۷ ج ۲)

سُرخ فی قربانی جائز ہے

سوال ہے: معروض آنکہ زمانہ مال میں چیزوں کی گرانے کی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اس وجہ سے اس وجہ سے اس سال قربانیاں جانور۔ پندرہ بیس روپے سے کم ملنا دشوار ہے بندہ نے سنا تھا کہ پہلے کسی صحیفہ میں یہ مضمون لکھ چکا

ہے کہ مرغ کی قربانی بھی جائز ہے۔ فرمان نبوی الدین یسراور
فرمان الہی مَا جَعَلَ عَلَيْكَ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ کے عموم
کے ماتحت اگر آپ مرغ کی قربانی جائز سمجھتے ہوں۔ تو بندہ کی
تحقیق کرا دیں۔

جواب ۱۔ شرعاً مرغ کی قربانی جائز ہے۔

(فتاویٰ ستاریہ ص ۲ ج ۲ مطبوعہ کراچی)

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی عبدالوہاب دہلوی کا مذہب ہے کہ
مرغ کی قربانی جائز ہے۔ (مقاصد الامامہ ص ۵)

چار آنہ یا آٹھ آنہ کا گوشت خرید کر قربانی

مولوی عبدالوہاب دہلوی غیر مقلد وہابی کے نزدیک چار آنہ یا آٹھ آنہ کا گوشت
بازار سے خرید کر قربانی کے دنوں میں تقسیم کر دینا قربانی ہے۔ (مقاصد الامامہ ص ۵)

خصی کرنا جائز نہیں

سوال ۱۔ جو مسلمان خصی کو جائز کہے اُسے اکل و شرب سلام و مصافحہ

جائز ہے۔ یا نہیں ؟

جواب ۱۔ خصی کو جائز کہنے والا گنہگار ہوگا۔ اکل و شرب اُس سے رکھنا
جائز ہے مگر بطور اظہار حق اُسکو سمجھاتے رہنا چاہیئے۔

(انبار الہدیث امرتسر ص ۲۲ ۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء)

سوال ۲۔ خصی جو کرتا ہے۔ مسلمان ہے یا نہیں ؟

جواب ۱۔ خصی کرنے سے آدمی گنہگار ہوگا۔ اسلام سے خارج نہیں۔

(انبار الہدیث امرتسر ص ۲۲ ۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء)

قرآن پاک کو بوسہ دینے کی ممانعت

سوال :- لوگ جو قرآن کی تلاوت کرتے وقت قرآن مجید کو بوسہ دیتے ہیں۔ درست ہے یا نہیں۔ نیز جلسوں میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے۔ تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ درست ہے یا نہیں ؟
جواب :- ہر دو فعل ثابت نہیں۔ خلاف سنت و تعامل صحابہ نہیں۔
(فتاویٰ ستاریہ ص ۱۸۲ ج ۱ مطبوعہ کراچی)

قرآن مخلوق ہے

وہابی اکابر کے نزدیک قرآن مخلوق ہے۔ وہابیوں کے امام ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ :
”قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے۔“

(فتاویٰ ثناء اللہ ص ۴۳ ج ۲ مطبوعہ مبنی ص ۲ مطبوعہ لاہور)

اسی طرح وہابیہ کے مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری نے بھی اپنے رسالہ میں امرتسری کا عقیدہ لکھا ہے کہ :

”قرآن پاک مخلوق ہے۔“ (الفضیلتہ الحجازیہ ص ۳۲۰)

مضمون پر تبصرہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ یہ ہے

کہ قرآن پاک مخلوق ہے۔ (الجمیث امرتسری ۹ اگست ۱۹۴۰ء)

و قرآن متلو حادث ہے۔ (الجمیث امرتسری ۹ اگست ۱۹۴۰ء)

تاریخین حضرات ! اکابر وہابیہ کا قرآن پاک کے متعلق عقیدہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ قرآن کو مخلوق سمجھتے ہیں۔ قرآن پاک اگر مخلوق ہے تو پھر وہ حادث ہے۔ جب حادث ہے تو فنا ہو جانے والا ہے۔ جو کہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے اللہ کریم

تو قرآن پاک کی حفاظت کی ذمہ داری لیتا ہے۔ مگر دہائی اکابر ہیں جو قرآن پاک کو مخلوق اور حادث قرار دے رہے ہیں۔

سیدنا امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا خلیفہ دقت سے مقابلہ اور پھر تائید غیبی سے بھی یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قرآن پاک کو مخلوق کہنے والے گمراہ اور باطل پر ہیں۔

دہائیوں کے مدوح ابو زہرہ نے خود ”حیات ابن حزم“ میں داؤد ظاہری کے اسی عقیدہ کہ قرآن پاک مخلوق ہے پر لکھا ہے کہ:

”امام احمد بن حنبل کو جب پتہ چلا کہ داؤد ظاہری سے قرآن کو حادث اور مخلوق کہتا ہے، تو اس دقت بڑھے ہو چکے تھے۔ داؤد بھی نوجوان تھا امام احمد بن حنبل نے اسے سخت ناپسند کیا۔ کیونکہ یہ وہی بات تھی جس کی مخالفت میں آپ قید و بند کی صعوبتیں جھیل چکے تھے۔ داؤد آپ کے سامنے زانوئے ادب نہ کرنا چاہتا تھا۔ مگر امام احمد ایسے شخص سے ملاقات کے خواہاں نہ تھے۔ (حیات ابن حزم ص ۳۸۶)

۱۰۔ نظریے: امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ جیسی شخصیت تو قرآن پاک کو مخلوق اور حادث قرار دینے والے سے ملاقات کرنا گوارا نہ کرے مگر دہائی ایسے ہیں۔ ایسے نظریات باطلہ رکھنے والے ملاؤں کو امام اور مجدد قرار دیتے ہیں۔ اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اسے خدا! رٹتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

اسلاف کی تفسیروں سے تعلیم یافتہ لوگ تشنہ رہے ہیں؟

جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ میں ایک مدت سے محسوس کر رہا تھا کہ ہمارے عام تعلیم یافتہ لوگوں میں

روح قرآن تک پہنچنے اور اس کتاب پاک کے حقیقی مدعا سے روشناس ہونے کی جو طلب پیدا ہو گئی ہے۔ اور روز بروز بڑھ رہی ہے۔ وہ مترجمین و مفسرین کی قابل قدر مساعی کے باوجود دشمن ہے۔ (تفہیم القرآن ص ۱۵۷ ج ۱)

جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے بھی نظریات قرآن دانی کے متعلق ان کی تفہیم القرآن کے دیباچہ سے پیش کیے جاتے ہیں۔ بغور مطالعہ کے بعد یقیناً آپ پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ ان سب حضرات نے مزید فرقوں کے جنم لینے کے لیے دروازے کھولے ہیں۔

قرآن پاک کو مذہبی کتاب سمجھ کر پڑھنے سے بندہ مانوس نہیں ہوتا!

مودودی نے لکھا ہے۔ کہ عقیدہ ۵ :- جو شخص قرآن میں تصنیفی ترتیب تلاش کرتا ہے۔ اودوہاں اسے نہ پا کر کتاب کے صفحات میں بھٹکنے لگتا ہے۔ اس کی پریشانی کی اصل وجہ یہی ہے کہ وہ مطالعہ قرآن کے ان مبادی سے ناواقف ہوتا ہے۔ وہ اس گمان کے ساتھ مطالعہ شروع کرتا ہے کہ وہ مذہب کے موضوع پر ایک کتاب پڑھنے چلا ہے۔

مذہب کا موضوع اور کتاب ان دونوں کا تصور اس کے ذہن میں وہی ہوتا ہے جو بالعموم مذہب اور کتاب کے متعلق ذہنوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر جب وہاں اسے اپنے ذہنی تصور سے بالکل ہی مختلف ایک چیز سے سابقہ پیش آتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اس سے مانوس نہیں کر سکتا۔ اور سررشتہ مضمون ہاتھ

نہ آنے کے باعث بین السطور یوں بھٹکنا شروع کر دیتا ہے۔ جیسے وہ ایک اجنبی مسافر ہے۔ جو کسی نئے شہر کی گلیوں میں کھو گیا ہے۔ (تفہیم القرآن) قاریضے کرام! یہود و نصاریٰ اور کفار تو صرف قرآن پاک کو شکر ہی اسلام میں داخل ہوتے اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت میں داخل ہوتے۔ جس قرآن پاک کو صرف سننے سے ہی کفار مانوس ہوتے تھے اور اسلام کی طرف راغب ہوتے۔ مودودی صاحب نے مندرجہ بالا عبارت میں اس قرآن پاک کے اعجاز کا انکار کر رہے ہیں۔

امام مہدی جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا

مودودی صاحب سرکار امام مہدی علیہ السلام کو جدید ترین طرز کا لیڈر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرا اندازہ یہ ہے کہ آنے والا اپنے زمانہ میں بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہوگا۔ پھر مجھے یہ بھی اُمید نہیں کہ اپنی جسمانی ساخت میں وہ عام انسانوں سے بہت کچھ مختلف ہوگا کہ اس کی علامتوں سے اس کو ٹاڑ لیا جائے نہ میں یہ توقع رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے مہدی ہونے کا اعلان کرے گا۔ بلکہ شاید خود بھی اسے اپنے مہدی موعود ہونے کی خبر نہ ہوگی۔ اس موت کے وقت اس کے کارناموں سے دنیا کو معلوم ہوگا۔ کہ یہی تھا وہ خلافت کا منہاج النبوة پر قائم کرنے والا۔ (تجدید و احیاء دین ص ۵۵)

بیعت سنت نہیں

وہابیوں کا فتوے ہے کہ بیعت سنت نہیں ہے۔ (اخبار المحدثات ص ۱۱۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء) قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَبْيعُونَكَ بِمَا
يَبْيعُونَ اللَّهَ طَيْدُ اللَّهِ فَوْقَ
أَيْدِيهِمْ - (پ ۲۶ ع ۹)

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں۔ وہ تو
اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ ان کے
ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

امام نسائی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب سنن نسائی میں کتاب البیعتہ لکھ کر اس میں
اٹھارہ باب باندھے ہیں۔ کتاب ابن ماجہ میں بھی باب البیعتہ باب الوفا بالبیعتہ
اور باب بديعة النساء ابواب ہیں۔

کتب احادیث شریفہ میں بھی صحابہ اور صحابیات علیہم الرضوان کا نبی اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت ہونے کا ذکر موجود ہے۔

انہیں اگر بہی بند تو پھر دن بھی رات ملے

اسیں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

سوال :- روزانہ سورہ یٰسین پڑھکر میں اپنے مرحوم والد کے نام اس کا ثواب بخشا ہوں
کیا آپ بخشنے سے ایصالِ ثواب ہوتا ہے؟

جواب :- محدثین کے نزدیک قرآن مجید پڑھکر بخشا ایصالِ ثواب کا طریق نہیں۔
حنفیہ اسے جائز کہتے ہیں۔ (اخبار المحدثات ص ۱۳ ۱۳ نومبر ۱۹۳۶ء)

حدیثِ لولاک کا انکار

دو بیوں کے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے :

”كُلُّ لَوْلَا لَكُمْ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ - یہ حدیث نہیں ہو سکتی ہے کسی

خوش عقیدہ نے اپنے پاس سے مقولہ بنا کر خدا کی طرف نسبت کر دیا ہے

اس کو افترا علی اللہ کہتے ہیں۔ جو لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں وہ بھی افتراء

علی اللہ میں شریک اور حصّہ دار ہیں۔“ (المحدثات ص ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء)

۱۴۳

” لولاک لما خلقت الافلاک تو کسی کا قول ہے جو لوگوں کے زبان زدِ اہل بیت اس کی کچھ نہیں“ (المحدث الامتصر ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء)
 ناظرین کرام! مولوی ثناء اللہ امرتسری کا سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بغض اور عناد دیکھ لیا ہے کہ فوراً لکھ دیا کہ یہ حدیث نہیں نہ ہو سکتی ہے کسی خوش عقیدہ نے اپنے پاس سے مقولہ بنا کر خدا کی طرف نسبت کر دیا ہے۔

حالا مکہ و مابین کے مولوی ذوالفقار علی دیوبندی اور حسین احمد طانوی کانگریسی کو اس حدیث قدسی کو تسلیم کیے اور اپنی کتاب میں درج کیے بغیر چارہ نہیں تھا۔ انہوں نے اپنی کتاب عطر الوردہ کے صفحہ ۲۴ مطبوعہ دیوبند اور الشب اب الثقب مطبوعہ دیوبند پر اس حدیث کو درج کیا ہے۔ مولوی ظفر علی خاں نے اسی حدیث کو پیش نظر رکھ کر لکھا ہے۔

گراض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو!
 یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں نہ فور نہ ہو ستیاردوں میں

معراج شریف کا انکار

ان بد محتوں نے معراج شریف

کا انکار کیا ہے۔ اور

س :- معراج میں آنحضرت صلعم کا عرش پر جانا کسی حدیث سے ثابت ہے۔
 ج :- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج میں عرشِ معلیٰ تشریف لے جانا اور خداوند تعالیٰ کو دیکھنا کسی صحیح حدیث شریف سے ثابت نہیں ہے۔
 (صحیفہ المحدث کراچی ۱۵۱۶ صفر ۱۳۸۱ھ) (صفحہ ۱۸۹ جلد اول شفاء شمس نفا)

قارئین کرام! دوبارہ تجدید کا یہ فتویٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شب معراج خداوند کریم جل جلالہ کو دیکھنا کسی حدیث شریف سے ثابت نہیں۔ حدیث مصطفویٰ کا صریحاً انکار ہے۔ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔
 رَأَيْتُ رَبِّي مَرَّتَيْنِ

بحوالہ ام اور
 دلیل کی اور
 دس

دیکھایہ موسے سے پوچھے کوئی !
 رالوں کی ہمت یہ لاکھوں سلام
 کی روشنی میں معلوم ہوا کہ فرقہ واریتہ نجدیہ کی دہشتِ مصطفیٰ کے
 انکار کرتے ہیں !

مذہبِ پیار رسول اللہ شکر کی نعرہ ہے

ولابیوں کے کرم الجلیلی نے لکھا ہے کہ یا محمد یا رسول اللہ۔ یا علی مشکل کشا یا شیخ عبد القادر
 جیلانی شیعہ یا خواجہ خضر یا خواجہ معین الدین اجمیری۔ یا کرکشتی میری یا بھاؤ الحق بلیا دھک
 کے شر کی فلک شگاف نعرے ہیں۔ (صحیفہ المحدث کراچی ص ۱۶ ذوالقعدہ ۱۳۸۲ھ)
 قارئین کرام ! یا محمد یا رسول اللہ کا نعرہ صحاح ستہ کی کتاب صحیح مسلم شریف سے
 ثابت ہے۔ اور یہ نعرہ صحابہ کرام علیہم السلام نے لگایا تھا لیکن ولابی مولوی کرم الجلیلی کی کثبات
 کا اندازہ لگائیں کہ اس نعرہ کو شر کی نعرہ قرار دے دیا ہے میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام
 اہلسنت۔ مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القدی نے اسی لئے
 فرمایا ہے۔

غیظ سے جل جائیں بے دینوں کے دل
 یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے !!

صحابہ کرام علیہم السلام سے
 یا محمد یا رسول اللہ کا ثبوت
 انصارِ مدینہ کو جب سرورِ عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ
 تشریف لائے گا جب علم ہوا تو ان کی غوشی کی انتہا
 نہ رہی۔ ان صحابہ نے اپنے جوشِ مسرت کا اظہار اس انداز سے فرمایا۔ صحیح مسلم شریف میں ہے
 پس مرد اور عورتیں گھروں کی چیتوں پر چڑھ
 گئے رنجے اور خدام ماستروں میں پھیل گئے۔
 سب یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ کی
 ناکرہے تھے۔

فَصَعَدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ
 وَتَفَرَّقَ الصَّغَانُ وَالْخُدَمُ فِي الطَّرِيقِ
 يَنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ (صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۱۲)

اس حدیث شریف کو پڑھ کر نام کے الحمدیث ذرا اپنے اپنے اس کفریہ اور شرکیہ عقیدہ پر نظر ثانی کریں اور صدقِ دل سے تائب ہو کر یا رسول اللہ کی ندائیں بلند کر کے صبحِ منوں میں الحمدیث اور اہل سنت کہلائیں۔

یا رسول اللہ میں شفاعت چاہتا ہوں کہ نہ والا کافر اور مشرک ہے

مولوی اسماعیل غزنوی نے لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی قبول نہ کرنے والا یہ اعتراض کرے کہ تم جو قطعی طور پر کہتے ہو۔ کہ جو کوئی یوں کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں۔ تو وہ مشرک ہوگا۔ اور ان کا خون مباح ہوگا۔ ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔ (تحفہ دہا بیہ ص ۶۸)

مرنے سے پہلے تعزیت

نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔ کہ تعزیت عام سنت از انکہ نزو موت یا نزو عھنور علاماتش یا بعد مرگ کنند چہ تعزیت تسلیم است۔ تعزیت عام ہے۔ موت کے نزدیک یا موت کی علامات کے ظاہر ہوں تو اس وقت بھی اور مرنے کے بعد بھی جائز ہے کیونکہ تعزیت تسلی کا نام ہے۔ (بدور الاحلہ ص ۱۳۹)

حالتِ حیض میں طلاق

دہابیوں کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔ کہ حالتِ حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی۔

(روضۃ الندیہ ص ۴۸ مطبوعہ بیروت)

احکام قرآنی عہد نبوی کے لوگوں تک تھے

دہاتیہ کے مولوی عبدالمجید بالیگانوی سے کا عقیدہ ہے کہ :
 آیات قرآن مجید اور ان کے احکام عہد نبوی کے لوگ اور صحابہ کرام کے
 لیے ہی مختص تھے۔ (اخبار المحدثات ام ترستہ ۹ جولائی ۱۹۱۵ء)
 اس سے یہی واضح ہوا کہ نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ وغیرہم احکام صرف صحابہ کرام
 علیہم الرضوان کے لیے ہی تھے۔ بعد والوں کے لیے نہیں۔
 ناظرین! دہاتی اکابر نے ایسا کیوں لکھا ہے۔ دراصل ان کا عقیدہ دہاتیوں کے سردار
 شہار الدہا ام ترستہ نے خود ہی لکھ دیا ہے کہ :

ام المحدثات کی ہر ایک کے پیچھے نماز بائز ہے !

(اخبار المحدثات ام ترستہ ۲۳ اپریل ۱۹۱۵ء)

اسی لیے تو دہاتیوں کے ام ترستہ نے مرزائی کی اقتدار میں نماز پڑھ لینے سے جواز
 کا فتویٰ دے کر اپنے چہرہ پر وہ بدنامی سی ڈالی ہے جو قیامت تک دُور نہیں ہو سکتی
 وہ فتوے درج ذیل ہے ۔

دہاتیوں کی مرزائی امام کے پیچھے نماز ادا ہو جاتی ہے

مرزائی کو امام بنانا از روئے حدیث شریف جائز نہیں ہے۔ اجْعَلُوا اٰمِيْمًا كُمْ

اے اس کی تفصیل دیکھیں مولو فقیر کا رسالہ ”دہاتیت اور مرزائیت“ کا مطالعہ فرمائیے جس میں اہل مرزائیہ
 کی مرزائی درستی کے تمام حقائق کا پریشین کیا گیا ہے ۔

فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ

جیسا دُکھ اپنے میں سے اچھے لوگوں کو امام بنایا کرو۔ بنائے گا گناہ انگ رہا۔ نماز ادا ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے۔ **حَلَوُاْ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاحٍ بِرَأْسِکُمْ** ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ یعنی اگر وہ جماعت کر رہا ہو تو ملجاؤ۔ **وَاَمُرُکُمْ مَعَ الرَّاْعِیْنَ**۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر کا لم ۱۳۱۲ مئی ۱۹۹۱ء)

دوبی شہنشاہ اللہ امرتسری ہی لکھتے ہیں کہ میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدار جائز ہے۔ چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۶۲ اپریل ۱۹۹۵ء)

دوبانیہ نجد کے امام امرتسری کے اس فتوے کو شاید ملحوظ رکھتے ہوئے ہی کوئی دہراں مغربی شیعہ سیالکوٹ کی جمعیت دوبانیہ کے امیر عبداللہ صاحب شہری نے مرزاؤں سے نکاح کیا۔ کیونکہ ان کی بیوی آخر تک مرزاؤں رہی۔ اب پتہ نہیں کہ کس بے غیرت مولوی نے یہ نکاح پڑھایا تھا۔

۷ نہ تم سدے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سرسبز نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

قاری میخ فہرام ۱۔ جن کی تہذیب اس قدر گندی ہے ان کی نمازوں کا حال بھی پڑھ لیجئے۔ جو کہ انہوں نے خود اپنی کتابوں میں اپنی نماز کے مسائل لکھے ہیں۔

دوبائیوں کی نماز

جائزہ است تا ذین محدث اگرچہ با طہارت افضل است
 جُنُبی کا اذان پڑھنا جائز ہے اگرچہ طہارت افضل ہے۔
 (عرف الجادی فارسی ص ۲۴)

مولوی ابوالحسن لکھتے ہیں۔ کہ
 بعض اہل علم کہتے ہیں۔ کہ بے وضو اذان کہنا مکروہ نہیں۔ (فقہ محمدیہ ص ۹۷)

ٹخنوں سے نیچے پاتجامہ پہننے والے کا وضو نہیں رہتا

وہابیوں کے مولوی یونس دہلوی نے لکھا ہے۔
 ٹخنوں سے نیچے پاتجامہ پہننے والوں کو از سر نو وضو کرنا چاہیے۔
 (صلوۃ النبی ص ۴۱)

مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ اگر شریک ہو نا ضروری ہے۔ تو پچھلی
 دو رکعتوں میں شریک ہو نہ پہلی میں۔
 مسافر تا تو اندا تمام بمقیم نکتہ اگر ناگزیر دریں شکنجہ افتد باید کہ در
 دو رکعت اخیر مقتدی شود نہ در دو رکعت نخستین۔
 (بنیان المصروف فارسی ص ۱۶۳)

وہابیوں کے مولوی یونس دہلوی لکھتے ہیں۔ کہ۔
 بدن سے خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (صلوۃ النبی ص ۴)
 ذکر (مرد کی شرمگاہ) فرج (عورت کی شرمگاہ) کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ
 جاتا ہے۔ (صلوۃ النسبی ص ۴)

بے وضو سجدہ تلاوت

مولوی یونس دہلوی لکھتے ہیں۔ کہ
 سجدہ تلاوت بے وضو جائز اور درست ہے۔ (صلوۃ النبی ص ۲۶)

جوتی سمیت مسجد میں نماز

دہاتیوں کے نواب صدیق حسن بھوپالوی کے لڑکے نور الحسن بھوپالوی نے لکھا ہے کہ:

”و طہارت پاکوس آلودہ نجاست ہیں سودش بزین است و بس در آل نماز گذاردن و مسجد و آبدن رداست۔“

گندگی اور نجاست سے بھرے جوتے جوتے کا زمین سے رگڑنا اس کو پاک کر دیتا ہے۔ یہی کافی ہے اور اس میں نماز ادا کرنا اور اسی سے مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔“ (عرف المجاہدی فارسی ص ۱۱)

دہاتیوں کے مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے بھی لکھا ہے کہ:

”مسجد میں جوتا پہن کر جانا سنت ہے۔ نماز جوتے سمیت پڑھنا سنت ہے۔“ (تفسیر الباری ص ۱۱)

دہابی مولوی عبدالقادر حصاری نے لکھا ہے کہ:

”ننگے پاؤں نماز پڑھنا مشابہت یہود کی ہے۔“

(صحیفہ المحدث کراچی ص ۲۹، ۲۰ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ)

ننگے پاؤں نماز پڑھنا صرف جائز ہے۔ سنت نہیں۔ جوتے میں نماز پڑھنا سنت ہے۔ (صحیفہ المحدث کراچی ص ۳۰، ۱۶ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ)

دہابیوں کے مجتہد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جوتے سمیت نماز پڑھنے کو یورپ والوں کا طریق اور سنت نصاریٰ قرار دیا ہے نیز جوتے سمیت نماز کے مسئلہ پر بٹالوی صاحب کا مفصل مضمون درج کیا جاتا ہے۔

اے حضرات! بوٹ پہن کر نماز پڑھنا ہمارا اصل بحث تھا۔ چونکہ یہ فعل مسلمانوں نے یورپ کے مذہبوں سے سیکھا ہے۔ اس لیے یورپ کے اوضاع

میں سلسلہ بحث چلا گیا۔ اس بحث سے اصل مسئلہ حکم پنجم خوب واضح ہو گیا کہ کُبوٹ یا جوتے سمیت فرش پر نماز پڑھنا سنت نصاریٰ ہے مسلمانوں اس سے احتراز لازم ہے۔

دوسری وجہ افضلیت جوتا اُتار کر نماز پڑھنے کی یہ ہے کہ جوتا اُتار کر نماز پڑھنے میں احتمال نجاست (جو اکثر جوتے میں لگ جاتی ہے) باقی نہیں رہتا۔ اور اس سے یقین کے ساتھ پاکی سے نماز ادا ہوتی ہے جو جوتا پہن کر نماز پڑھنے میں حاصل نہیں ہوتا۔ ممکن و محتمل ہے کہ جوتے میں نجاست ہو۔ اور نمازی کو اس کا اُتارنا یا صاف کرنا لازم رہے۔ جوتا اُتار کر نماز پڑھنے میں یہ احتمال اٹھ جاتا ہے۔ اور بے احتیاطی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اسی نظر سے بعض علماء اسلام نے جوتا پہن کر آنحضرت کے نماز پڑھنے سے اوروں کے لیے (جو آنحضرت کیسی احتیاط نہ کریں) جوتا پہن کر نماز پڑھنا اخذ نہیں کیا۔ چنانچہ مجمع البحار میں کہا ہے۔ آنحضرت کے اس فعل سے کہ آپ جوتا پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے بغیر کا (جو آپ جیسا محتاط نہ ہو) حکم نہیں اخذ کیا جاتا۔ کیونکہ اس کی حفاظت (و احتیاط) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حفاظت (و احتیاط) سے نہیں مل سکتی۔

پھر اگر کوئی جوتا پہن کر (بشرط احتیاط) پڑھے بھی تو مسجد میں یہ فعل نہ کرے۔ تاکہ رفتہ رفتہ بے احتیاطی سے فساد پیدا نہ ہو۔ لوگ نجس جوتے سے مسجد میں جانا شروع نہ کر دیں۔ بلکہ مسجد میں جوتا اُتار کر جادیں۔ تو بھی جوتے کو چھپانے کی جگہ رکھ دیں۔ ہم نے ترکی (TURKEY) کے سیاحوں کی زبانی سنا ہے اور جامع مسجد لاہور میں ایک ترکی نائب کنسل کو لوگوں نے دیکھا بھی تھا کہ وہاں کی مساجد میں جن بوٹوں سمیت نماز پڑھتے ہیں۔ تو ان کے نیچے تولے بطور زیر پاتے لگے رہتے ہیں۔ اور جب مساجد میں جاتے ہیں۔ تو ایک ٹھوکرے سے ان تولوں کو جدا کر دیتے ہیں۔ وہ تولے نماز کی جگہ فرشوں پر جانا نہیں پاتے۔

یہ جیسا کہ کئی عرب ممالک میں یہ فساد پیدا ہو گیا ہے۔

ٹرکی کی مساجد میں ان تلووں کے واسطے صندوق رکھے رہتے ہیں۔ اور ان کے بُورٹ جن سے وہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ موزوں کی مانند زمین پر لگنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ہمارے ملک کے مذہب اگر بوٹوں سمیت نماز پڑھنا اور بوٹوں سمیت فرش پر چلنا پھرنا ترک نہ کر سکیں۔ تو کاش ٹرکی اسلامیوں ہی کی تقلید کریں۔ اپنے بوٹوں کو ایسے تو لے لگالیں۔ جو مسجد اور فرش پر آنے کے وقت جدا ہو سکیں۔ اور زمین پر پھرنے والے بوٹوں سے نماز پڑھنے سے بچیں۔

صاحب مجمع البحار نے جس فساد کا ذکر کیا ہے۔ اُس کا تجربہ ہم نے خود کر لیا ہے۔ جہاں بے احتیاطی شروع ہوتی۔ وہاں دروازہ فساد کھلا۔ لاہور کی مسجد چینیوالی میں (جس کو خاکسار (بٹالوی) نے عرصہ تقریباً چالیس سال سے آباد کیا تھا۔ ایک اندھا پٹ اور سے جو تاپن کر نماز پڑھنے کے مقدمہ کا اپیل چیف کورٹ میں لایا۔ اور اس خاکسار کے قتلے سے کہ پاک جو تاپن کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ وہ اس مقدمہ میں کامیاب ہوا۔

جب وہ مقدمہ میں کامیاب ہوا تو اس کو یہ مسئلہ بتایا گیا کہ جو تاپن کر اگر وہ پاک ہو نماز پڑھنا صرف جائز و رخصت ہے۔ اور جو تاپن کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ تم اس مقدمہ میں کامیاب تو ہو گئے ہو۔ اب اس رخصت پر عمل کرنے پر اصرار نہ کرو۔ خود دیکھ نہیں سکتے۔ تمہارے لیے احتیاط اس میں ہے کہ جو تاپن کر مسجد آیا کرو۔ اس ضدی نے اس مسئلہ احتیاط کو نہ مانا۔ اور مسجد کے فرش پر کیچڑ بھری جو پٹیلی لانا شروع کر دیا۔ اور قدام مسجد سے وہ جاہل متعصب (جن میں اخیر ایک مرزائی ہو کر خود مسجد سے نکل گیا اور دوسرا اخیر کھڑا لوی کا پیر ہو گیا۔ اور جبراً مسجد سے نکالا گیا) اس اندھے کے حامی بن گئے۔ ان ضدیوں کے مقابلہ کے لیے چند احباب متقدمہ خاکسار کھڑے ہو گئے اور اخیر ان کے فساد کو کراہی رہ پڑٹ کو توالی لاہور میں ہوتی۔ اور قریب تھا کہ فوجدارِی مقدمات عدالت تک نہ پہنچتی۔ اس فساد سے بچنے

کے لیے خاکسار نے مسجد حنیئہ لڑائی کی امامت جمعہ و جماعت بچکانہ ترک کر دی۔ اور اس اندھے معتصب کا انجام یہ ہوا کہ وہ آخر عیسیٰ ہی ہو کر مرتد ہو گیا۔
(اشاعت السنۃ ۲۳، ۲۵، جلد نمبر ۲، نمبر ۲)

جو تلوں پر مسح کرنا

دہلوی مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ:
”اگر چیل کے ساتھ پاؤں پر جراب ہو یا جراب اور چڑھا دال جو تاپنے ہو یا بوٹ پہنے ہو تو اس کا آثارنا ضرور نہیں اگر لہن کو طہارت پر پہنا ہو تو ان پر مسح کر لینا کافی ہے۔
الہمدیث کا یہی قول ہے۔“ (تیسیر الباری ص ۱۱۳ ج ۱ کتاب الوضوء)

عمامہ پر مسح

مولوی یونس دہلوی لکھتے ہیں کہ:
عمامہ پر مسح کرنا حائز ہے۔ (صلوۃ النبی ص ۳۸)

بغیر انزال کے غسل واجب نہیں

مولوی شہار اللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں یہ فتوے دیا ہے کہ:
”بغیر انزال کے غسل واجب نہیں“ (اخبار الہمدیث امرتسر ص ۲۷ دسمبر ۱۹۱۴ء)
مولوی شہار اللہ امرتسری نے تو بغیر غسل کے نماز پڑھنے کا بھی فتویٰ دے دیا ہے۔
سوال اور جواب دونوں درج ہیں۔

سوال:- میرا شوہر پابندِ صوم و صلوٰۃ ہے۔ اسی لیے وہ مجھ کو بھی اسی پابندی کی تاکید

لے ابن قیم اور حافظ عبد اللہ غازی پوری کا فرقہ دہلیہ کے مجتہدین میں شمار ہے۔ (اخبار الہمدیث امرتسر ص ۱۲ ۴ اگست ۱۹۳۷ء)
(فقیر محضیا اللہ القادری عفرلہ)

کرتا ہے۔ مگر مجھے مجبوریاں مانع ہیں۔ وہ یہ کہ را، چونکہ میرا شوہر اپنی خواہش کو روک نہیں سکتا۔ میرے ایک شیرخوار بچہ میری گود میں ہے جس کے مضرت و نقصان اور نیز اپنی اس تکلیف کے اندیشہ کو ملحوظ رکھ کر کہیں ہمارے ہاتھ پیر نہ رہ جائیں یا شیرخوار کو ٹھنڈ کا مرض نہ ہو جائے۔ میں غسل نہیں کرتی۔ اور یہی سبب ہے کہ میں نماز ادا کرنے سے معذور ہوں شوہر اداۓ صلوٰۃ کی سخت تاکید کرتا ہے۔ علاوہ بریں وقت پر لکڑی وغیرہ کا پانی گرم کرنے کے لیے ہتیا ہونا بھی مشکل ہے۔ ٹھنڈا پانی خصوصاً آج کل سردی کے زمانہ میں مجھ پر ضحہ کو باعثِ خطر ہے۔ پس ایسی صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے کہ میں نماز میں کس طرح ادا کر سکوں؟

جواب :- قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اَلَا وُسْعَهَا خدا کسی نفس کو طاقت سے بڑھ کر حکم نہیں دیتا۔ صبح کے وقت غسل سے تکلیف کا خطر ہے۔ تو صبح کی نماز وضو سے پڑھ لیں۔ دوپہر کو غسل کرنے میں تکلیف نہ ہو تو غسل کر لیں غرض غسل کرنے میں تکلیف کا خیال ہے مگر واقعی تکلیف ہو۔ محض بناوٹی نہ ہو۔ (المحدث امرتہ ۱۲ ص ۴۴ ستمبر ۱۹۱۲ء) ناظرینے کرام اس سوال اور جواب آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ امرتہ صاحب نے بغیر غسل کے نماز پڑھنے کا فتوٰے کس عیب انداز سے دیا ہے۔ اور دلیل میں قرآن پاک کی آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اَلَا وُسْعَهَا پیش کی ہے۔ حالانکہ امرتہ صاحب کو چاہیے تھا کہ عورت کو جواب دیتے کہ جب تم میرا تہنّی طاق نہیں بنے تو خاوند جس کو وہ پابندِ صوم و صلوٰۃ ظاہر کر رہی ہے اُس کو صبر کی تلقین کرے۔ مولوی صاحب اس عورت کو دوپہر کے وقت غسل کر لیا کہ وہ کا مشورہ دے رہے ہیں یہ مشورہ دیتے کہ خاوند کو رات کے وقت کی بجائے دوسرے ایسے وقت کا مشورہ دیتے جس سے عورت آسانی سے غسل کر سکتی ہو غسل کے

وقت کے لیے امرتسری نے دوپہر کا مشورہ دے دیا مجامعت کے لیے دوپہر کا مشورہ دیتے ہوئے کوئی عار تھی لیکن امرتسری صاحب اپنے دہائی شہوت پرست کو کیسے دوپہر کا مشورہ دیتے جب انہوں نے اپنے فرقہ میں دہائیوں کو تعلیم ہی ایسی دی ہے جس سے شہوت پر کمر طول کرنا تو کجا بلکہ شہوت کے اضافہ کا سبب بنتی ہے۔ امام الوہابینہ امرتسری نے تو بغیر انزال کے غسل نہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ مگر امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شَعْبَيْهَا
الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَّذَهَا فَقَدْ
وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ
مَشْكُوتٌ شَرِيفٌ (۴)

جب تم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کے ہاتھ پاؤں کے درمیان بیٹھے پھر اس سے جماع کرے۔ بیشک اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کو

انزال نہ ہو۔

جانور سے وطی

دہائیوں کے مفسر مولوی وحید الزماں لکھتے ہیں۔ کہ جانور چوپاتے کی پیشاب گاہ میں کوئی شخص اپنا ذکر داخل کرے تو ہمارے (المحدثوں) کے نزدیک حتیٰ بات یہ ہے کہ اس شخص پر غسل نہیں ہے۔

(ردیۃ اللہدی ص ۲۴ ج ۳ مطبوعہ دہلی)

تو اگر حسنہ بھوپالوی نے اپنی کتاب عرفۃ الجادۃ میں عورتوں کو مردوں کی امانت کرانے کی اجازت دے دی ہے۔

عورت مردوں کی امانت کر سکتی ہے

جائزیت امانت زن از برائے مرد و نہ امانت اعرابی از برائے ملبر

و نہ امامت زن از برائے مومن لیکن سند اس حدیث داہی است
بحجبت نشاید زن را میرسد کہ امامت زن بکند و دلیل صریح صحیح کہ مانع
از امامت زن از برائے مرد باشد نیامده -

مرد کے لیے عورت کی امامت جائز نہیں۔ نہ اعرابی کی امامت مہاجر
کے لیے۔ نہ ہی فاسق کی امامت مومن کے لیے درست ہے لیکن اس
حدیث کی سند غیر مقبر ہے۔ دلیل کے قابل نہیں۔ اور عورت کو حق حاصل
ہے کہ وہ عورت کی امامت کرے۔ عورت کا مرد کی امامت کرانے
کی ممانعت کے لیے کوئی صریح دلیل نہیں آئی۔ (عرف الجادی ص ۳۱)
و بابتہ نجدہ کی دوسری کتاب فقہ محمدیہ میں بھی اسی کی تائید میں لکھا ہے
'بورعہ و اور غلام اگر عورت کے پیچھے نماز پڑھے تو جائز ہے،
(فقہ محمدیہ ص ۳۳ حصہ اول)

و باینو ہمارے اکابر۔ کتنے عجیب مسائل نکال کر تمہیں لطف اندوز ہونے کے
مواقع ہم پہنچاتے ہیں۔ کہ نماز پڑھتے ہوئے بھی انتشار ہو اور لطف اندوز ہو۔ جب
وہ ابن امام ہوگی۔ اور اُس کے پیچھے وہابی حضرات مقتدی ہوں۔ تو جب ان کی امام
رکوع اور سجدے میں جاتے گی تو وہابیوں کو کیوں نہ انتشار ہوگا۔ اور کیوں نہ لطف اندوز
ہوں گے۔ یہ تو عورت کو امام بنانے کا جواز تھا۔ شتار اللہ امت مسلمہ نے تو عورت کو خطبہ
دینے کی بھی اجازت دے دی ہے۔

نماز میں لڑکے یا لڑکی کو اٹھانا !

وہابیوں کی مشہور کتاب فقہ محمدیہ میں لکھا ہے کہ :
'لڑکے اور لڑکی کا نماز میں اٹھانا درست ہے۔ برابر ہے نماز فرض ہو
یا نفلی اور اسی طرح جائز ہے۔ نماز میں اٹھانا ہر جانور پاک کا پرندے اور
بکری کا۔' (فقہ محمدیہ ص ۱۱ ج ۱)

وہابیوں کے مولوی محمد یونس دہلوی نے بھی لکھا ہے :
 "اثنائے نماز میں اگر سانپ بچھو کو مار ڈالے یا بچے کو گود میں لے کر
 نماز پڑھے تو اس سے نماز فاسد و مکروہ نہیں ہوتی۔
 (دستور المتقی فی احکام الہی ص ۱۴۵)

نماز میں کتے کو اٹھا کر نماز پڑھنا

وہابیوں کے امام وحید الزماں نے لکھا ہے :
 لَا تُسَدِّ صِلَاةَ حَامِلَةٍ۔
 کتے کو اٹھا کر نماز پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔
 (نزل الابرار فلاح المطبوعہ بنارس)
 عورت کی امامت اور خطابت کے بعد عورت کا آدمیوں کے ساتھ کھڑے ہو کر
 نماز پڑھنے کی اجازت کا فتوے بھی پڑھے۔

وہابین وہابیوں کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز پڑھ سکتی ہے

وہابیوں کے مولوی محمد ابوالحسن نے لکھا ہے کہ :
 "اگر عورت مردوں کے ساتھ کھڑی ہو جاوے تو جمہور علماء کے نزدیک
 اس کی نماز بھی نہیں پڑھتی اور حنفیہ کہتے ہیں کہ مرد کی نماز ٹوٹ جاتی ہے"
 فقہ محمدیہ ص ۱۵۱ ج ۱

ستر کھل جانے سے نماز ہو جاتی ہے

سوال :- ناف کھل جانے سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ ایک صاحب

کہتے ہیں کہ ناف کھلنے سے نماز نہیں ہوتی۔

جواب :- حدیث میں ہے۔ كَيْسٌ عَلَى عَائِقَةٍ شَيْءٌ مَوْطِئٌ كَهْلُ جَانِهِ سے نماز نہیں ہوتی۔ ناف کا ذکر نہیں ہے۔ مدعی کو دلیل پیش کرنی چاہیے ہاں اگر ناف سے نیچے تہبند ہو جائے تو اُسے اُدیجا کرے۔

(فتاویٰ ستاریہ ص ۳ ج ۳)

شرعیٰ تطہرہ عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ اسلام میں ناف سے نیچے گھٹنوں تک ستر ہے جس کا ستر کھل جائے اُس کی نماز نہیں ہو سکتی۔ مگر وہ باتوں کے مولوی ایسے ہیں۔ اگر ستر کھل جائے تو بھی ان کی نماز ہو جاتی ہے۔

شرمگاہ پر کچھ خطبہ کرنے سے باز پڑھنا

إِنَّ عَدَمَ الشَّيَابِ وَطَيْنَ عَلَى عَوْرَتِهِ وَصَلَّى اسْتَحَبَّ لَهُ ذَلِكَ۔

اگر کسی شخص کے پاس کپڑے نہ ہوں۔ وہ اپنے شرمگاہ پر مٹی۔ کچھ خطبہ کر نماز پڑھ لے۔ اس کے لیے یہی مستحب ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۱۱ ج ۲ مطبوعہ دہلی) کسی کے پاس ذکر (مرد کی شرمگاہ) یا فرج (عورت کی شرمگاہ) چھپانے کے واسطے کپڑا ہو تو عورت کے سامنے نماز پڑھنے کی حالت میں ذکر کو چھپالے۔ اور خبیثی کے سامنے پڑھے تو اختیار ہے کسی کی تعین نہیں ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۱۱ ج ۲)

عورت خطبہ دے سکتی ہے

سوال ۳۶ :- عورتوں میں ایک عورت کا خطبہ دے کر نماز جمعہ پڑھنا کہیں قرآن و حدیث میں ہے یا نہیں؟

جواب :- عورت کا خطبہ دینا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے لیے ایک عورت کو امام بنا دیا تھا۔ امامت کے فکلوں میں یہ بھی ایک فعل ہے۔ (المجدیث امرت سرحد کاظم ۲۶۲، فروری ۱۹۴۳ء)

قارئین عظام! اکابر و ہابیہ کے نظریات کا آپ نے اندازہ لگایا کہ کس قسم کے ہیں۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کو کس طرح گمراہی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں عورت کی تو آواز کا بھی پردہ ہے۔ اسی لیے عورت کو اذان کہنے کا حکم نہیں۔ اکابر و ہابیہ تو اس کو امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام دینے کی کھلی چٹھی دے رہے ہیں۔

عورت کی اذان

دہابیوں کے نواب صدیق حسن بھویالی لکھتے ہیں۔ کہ عورت اذان دے سکتی ہے۔ (بدور الاحلہ ص ۴۷)

عورت مردوں میں ستر چھپائے بغیر بھی نماز پڑھ سکتی ہے

نماز زن اگرچہ تنہا یا باشوہر یا دیگر محارم باشد بے ستر تمام عورت صحیح نیست پس غیر مسلم ست۔

عورت کی نماز اگرچہ وہ اکیلی ہو۔ یا شوہر کے ساتھ ہو یا دوسرے محارم کے ساتھ کھڑی ہو۔ تمام ستر چھپانے کے بغیر نماز صحیح نہیں ہے کہنا درست اور قابل تسلیم نہیں ہے۔ (بلکہ ان تمام مردوں میں وہ عورت تمام ستر چھپانے کے بغیر بھی نماز پڑھ سکتی ہے۔) (بدور الاحلہ ص ۳۹ مطبوعہ بھوپال)

عورت کا مسجد میں اعتکاف بیٹھنا افضل ہے

”عورت اگر مسجد میں پردہ کر کے یا خیمہ برجہ دیڑ ماراوتی لگا کر اعتکاف کرے تو سب سے افضل ہے۔“ (ترجمان القرآن ص ۲۴۴ از نواب صدیق حسن خاں)

نابالغ بچے کی امامت صحیح ہے

وہابیہ کے نواب بھوپالوی کے لڑکے نور الحسن نے بھوپالوی نے لکھا ہے۔
”صحیح است امامت طفل نابالغ۔ نابالغ بچے کی امامت صحیح ہے۔“
(صحیفہ الہدیت کراچی ص ۱۶، ربیع الاول ۱۳۸۴ھ، عرف الجادوی فارسی ص ۳۷)

نماز میں بلند آواز سے رُسنے وغیرہ کی اجازت

وہابیہ نجدیہ کے امام نواب صدیق حسن نے بھوپالوی کے لڑکے نور الحسن بھوپالوی نے یہ لکھ کر وہابیوں کو کھلی اجازت دے رکھی ہے کہ،
”گرستن شروع اگرچہ آواز باشد ورج و بسط و کف بجواب سلام حمل و وضع طفل خردسال در سجده و قیام در حالت امامت و قتل مار و کثر دم عمل کثیر نیست۔“ رونا گویا آواز بلند ہو۔ اومہو۔ ادہ ہو۔ کھاننا اور سلام کے جواب میں ہاتھ آگے بڑھانا اور چھوٹے بچوں کا سجدے رکھ دینا اور اٹھانا حالت امامت میں سانپ اور بچھو کو مار ڈالنا زیادہ عمل نہیں ہے۔ (عرف الجادوی ص ۲۲)

اکابر وہابیہ اور نور الحسن نے بھوپالوی کے مقابلہ میں کنز العمال شریف کی حدیث شریف ملاحظہ فرما کر اکابر وہابیہ کی حدیث سے محبت و اُلفت کا خود ہی اندازہ لگائیں

وہ حدیث شریف یہ ہے کہ:

”حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول عظیم علیہ افضل

الصلاة وتسلیم نے فرمایا۔

جب بھی تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اُس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ پاؤں بلکہ تمام پہلوؤں کو سکون سے رکھے اور یہودیوں کی طرح ادھر ادھر نہ کرتا رہے کیونکہ اپنے ہاتھ پاؤں کو سکون سے رکھ کر نماز کی تکمیل کرے تو نماز مکمل ہے۔

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَسِّكْ الْحَسَّ إِنَّهُ وَلَا يَتِمُّ إِلَّا كَمَا يَتِمُّ الْيَهُودُ فَإِنْ تَسَكَّيْنِ الْأَطْرَفَ أَفِي الصَّلَاةِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ - کیونکہ اپنے ہاتھ پاؤں کو سکون سے رکھ کر نماز کی تکمیل کرے تو نماز مکمل ہے۔

(کنز العمال ۱۱۲ ج ۴)

نماز میں سلام کا جواب!

امام ابویوسف ثناء اللہ امرتسری نے نماز میں سلام کے جواب کا طریقہ بھی لکھ دیا ہے جو کہ حدیث نبوی کے خلاف ہے۔ کسی نے امرتسری سے سوال کیا ہے۔

س:۔ نماز کی حالت میں کوئی سلام کرے تو جواب دینا چاہیے یا نہیں؟

ج: حدیث شریف میں آیا ہے۔ اِنْ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلٌ يَعْنِي نَمَازٍ فِي شُغْلٍ

ہوتا ہے۔ اس لیے سلام کے جواب میں صرف ہاتھ اٹھا دینا آیا ہے

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۶۵ ج ۱ مطبوعہ ممبئی مطبوعہ لاہور)

ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فتاویٰ میں ایک دوسری جگہ بھی لکھا ہے:

”حالت نماز میں سلام کرنا جائز ہے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کو سلام کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کرتے

جواب نہ دینے کی وجہ پوچھنے پر فرمایا اِنْ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلٌ مگر

سلام نہ کرنے کو منع نہیں فرمایا۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۶۳ ج ۱)

نماز میں سلام کا جواب

سے بھٹکی نماز میں ہوں تو سلام کیسے کرے؟

ج۔ اسی طرح جس تلاقات کے وقت کیا جاتا ہے۔ نمازی منہ سے جواب دینے کی بجائے دایاں بازو مبارک کے ہاتھ نیچے کو کر دے۔

(المحدثات مرتبہ ۱۲ یکم جنوری ۱۹۳۷ء)

ناظرین! امام الوابیہ امرتسری نے صحیحاً حدیث نبوی کی مخالفت کی ہے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول فرماتے ہیں: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا بَدِينَا السَّلَامُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلَيْنَا فَتَنَظَّرَ إِلَيْنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ فَنُشِيرُوكَ يَا بَدِينُهُ كَأَنَّهُمَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ إِذَا اسْتَمَّ أَحَدُكُمُ لِقَلِيلَةٍ إِلَى صَاحِبِهِمْ وَيُؤْمِي بِيَدِهِ۔ ساتھی سلام کہے تو اپنے ساتھی کی طرف توجہ کر کے ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

(صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۱۸۱)

پس واضح ہوا کہ وہابیہ کے امرتسری کی ایسا کرنے کی اجازت دینا حدیثِ مصطفویٰ کی مخالفت پر مبنی ہے۔ امرتسری کا اپنے اخبار کے سر فرست یہ شعر لکھنا اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن + پس حدیثِ مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن صرف اور صرف مکاری اور ابلہ فریبی ہے۔

وہابیہ کے نزدیک نماز تو ایک غیر اہم فریضہ ہے۔ کہیں مرزا آئی کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ کہیں عورت کے پیچھے نماز پڑھنے کے جواز کا فتوے ہے کہیں مرد اور عورتوں کے اکٹھے مل کر نماز پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں۔ اور کہیں نابالغ بچے کی امامت کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

وہابیوں کی نماز کا عجیب منظر

’ اسی طرح اگر مہنی اُتر کر ذکر (تلاسل) کے درمیان آدے اور وہ شخص نماز کے اندر ہو۔ وہ اپنے ذکر کو کپڑے کے اوپر سے پکڑ رکھتے اور مہنی باہر نہ نکلے۔ یہاں تک کہ سلام پھیرے تو اس کی نماز درست ہو جاتی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ پاک ہے۔ یہاں تک کہ مہنی باہر نہ نکلے اور عورت کا حکم بھی مانند مرد کے ہے۔‘ (فقہ محمدیہ کلاں ۶۹)

رئیس المناظرین علامہ محمد عمر چیمڑی علیہ الرحمۃ نے وہابیہ کے دیگر نظریات کو مد نظر رکھ کر اور اس عبارت کو نقل فرما کر جو تبصرہ فرمایا ہے۔ وہ قابل مطالعہ ہے۔ جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

’ وہابی نماز میں ذکر کپڑے نماز پڑھ رہا ہے۔ تو دیکھنے والا کیا کہے گا۔ کہ دارِ طہی والامشت زنی کر رہا ہے۔ یا نماز ادا کر رہا ہے بھلا مرد نے نماز میں ذکر کپڑا لیا تو عورت کیا کرے گی۔ ہاتھ اندر رکھ لے گی۔ جب مرد و عورت اکٹھے ایک صف میں کھڑے ہوں عورت نے اندر ہاتھ رکھا ہو۔ اور مرد نے ذکر کپڑا ہوا ہو۔ وہابی جماعت ادا ہو رہی ہو۔ ماشاء اللہ وہابی نمازیوں کو دیکھ کر ابلیس بھی مذاق اڑاتا ہو گا۔ کہ یہ کام مجھ سے تو نہیں ہو سکا۔ جو وہابی کر رہا ہے۔ وہ بھی رات کو بستر پر ملاقات کر رہا ہے۔ لیکن وہابی مسجدوں میں نماز کی حالت میں سب کچھ کر گزرتا ہے۔ وجہ صرف یہ ہے چونکہ وہابیہ عورتیں بھی مسجد میں وہابیوں کے شانہ بشانہ ٹخنہ بٹخنہ کھڑی ہو سکتی ہیں تو مہنی ذکر میں

نہ وہابیہ کے مولوی ابو الحسن نے لکھا ہے۔ اور اس طرح اگر عورت مردوں کے ساتھ کھڑی ہو جاوے تو جمہور علماء کے نزدیک اس کی نماز بھی نہیں ٹوٹی۔ (فقہ محمدی کلاں ۷۱)

کیوں نہ اُترے۔ توجہ اُترادے تو وہابی ملاں نے فتوے صادر فرما دیا کہ کوئی عرت نہیں ذکر کپڑے کے اوپر سے پکڑ رکھے تاکہ منی باہر نہ نکلے ایسے قیام میں رکوع و سجود میں ذکر ہاتھ میں رکھے۔ شانے بٹانے عورتیں کھڑی ہوں اور وہابی ذکر کپڑے عورت اندر ہاتھ رکھ کر رکوع و سجود کر رہی ہو۔ وہابی مسجدوں میں وہابی کیا لطف اُٹھاتے ہوں گے۔ (مقیاس وہابیت ۵۱۵-۵۱۶)

تائید اُم! وہابی اکابر نے اپنے وہابیوں کو نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے بڑے عجیب و غریب طریقے بتائے ہیں۔ اور شریعتِ مطہرہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی صریحاً نافرمانی کرتے ہوئے ان طریقوں کی اجازت دی ہے۔

مسافر مقیم کے پیچھے نماز نہ پڑھے

نواب صدیق حسن بھوپالی رقمطراز ہیں کہ مسافر تاؤند اہتمام بمقیم نکند اگر ناگزیر دریں شکنجہ افتد باید کہ در دو رکعت اخیر مقتدی شود نہ دو رکعت سختین۔

مسافر مقیم کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ اور اگر شریک ہو نا ضروری ہے تو پچھلی دونوں رکعتوں میں شریک ہو نہ کہ پہلی میں۔ (البنیان المرصوص ص ۱۶۳ مطبوعہ بھوپالی)

نفل نماز پڑھنے والا فرض نماز پڑھنے والو کی امامت کر سکتا ہے

وہابیوں کے مشہور مصنف اور مجتہد قاض شوکانی کہتے ہیں کہ :
الْمُفْتَرِضُ بِالْمُسْقِلِ وَالْعَكْسِ وَتَجِبُ الْمَتَابَعَةُ فِي غَيْرِ
مُبْطِلٌ۔ فرض نماز پڑھنے والا نفل نماز پڑھنے والے کا امام ہو اور نفل
نماز پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کا امام ہو۔ تو اُس امام کی اتباع واجب

ہے۔ تاکہ نماز باطل نہ ہو۔ (الدرر المہیہ ص ۱۱)

امام الوبابیہ شمار اللہ امرتسری نے بھی فتوے دیا ہے۔
 'امام متقی (نفل خوان) کے پیچھے مقتدی مقترض (فرض خوان) کی نماز
 ہو جاتی ہے۔ (اخبار المحدثات امرتسر ص ۱۴ ستمبر ۱۹۱۴ء)

ونفل نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے فرضوں کی نیت کر سکتا ہے۔
 (اخبار المحدثات امرتسر ص ۲۰ اگست ۱۹۲۰ء)

امام ایک وقت میں دو دفعہ فرضوں کی نماز کر سکتا ہے

امام الوبابیہ مولوی نذیر حسین دہلوی کے فتاویٰ میں سوال وجواب درج ہے :
 سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک وقت میں دو جماعت
 کے ساتھ امامت کرانی۔ نماز جماعت ثانیہ خلف اس کے روا و صحیح
 ہے یا نہیں۔

جواب :- روا و صحیح ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۳۲ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

ظہر کی نماز پڑھنے والوں کی عصر کی نماز کر لیں والے امام کے پیچھے نماز

مس :- نماز عصر کی جماعت کھڑی ہے اور ظہر کی نماز ابھی نہیں پڑھی اول نماز
 جماعت کے ساتھ کون سی ادا کرے ؟

ج :- ظہر کی نیت کر کے جماعت میں شامل ہو جائے۔ بعد عصر کی نماز پڑھے
 کیونکہ نمازوں میں ترتیب ضروری ہے۔ (محیط المحدثات کراچی ص ۱۴ یکم جمادی اول ۱۳۴۵ھ)

تراویح پڑھانے والے امام کے پیچھے فرض نماز

کی نیت سے فرض پڑھنا؟

سوال :- تراویح ہوتے وقت جو شخص آتے۔ وہ فرض پڑھ کر تراویح میں شریک ہو یا بے پڑھے شریک ہو۔

جواب :- جماعت تراویح میں فرض نماز کی دل میں نیت کر کے شریک ہو جائے۔ اور نماز پوری کرنے کے بعد تراویح پڑھے۔ (صحیفۃ المدینہ لکچر ۱۷ محرم ۱۴۲۸ھ)

تہجد اور تراویح ایک ہے

سوال :- کسی کو تراویح کی نماز کے لیے تنبیہ کی جاتی ہے۔ یا نہیں اور جو تراویح پڑھتا ہے۔ اس کی مذمت کی جاتی ہے یا نہیں جو تہجد پڑھتا ہے کیا اُسے بھی تراویح کی ضرورت ہے؟ افضل تراویح ہے یا تہجد۔

جواب :- تراویح کے لیے تنبیہ یا ترغیب دینا جاتز ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ترغیب دی۔ تراویح پڑھنے کی مذمت کرنا گویا سنت کی مذمت کرنا ہے۔ رمضان میں تہجد پڑھنے والا تراویح بھی پڑھے تو مزید ثواب ہے۔ ورنہ اس کی تہجد تراویح کے قائم مقام ہے۔ اور افضل ہے۔ (اخبار المدینہ امرتسر ۱۲، ۲۱ ذیقعد ۱۴۲۳ھ)

عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوں تو جمعہ پڑھنے والے کو
کوئی گناہ نہیں!

دہائیوں کے محدث میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں کہ:

”جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جائیں تو اس دن اختیار ہے جس کا جی چاہے جمعہ پڑھے اور جس کا جی نہ چاہے نہ پڑھے۔“

(فتاویٰ نذیریہ ص ۳۵ ج ۱ مطبوعہ دہلی)

نیل الاوطار کے مطابق سے اہم شوکانیہ کی تحقیق یہ ظاہر ہوتی ہے کہ عید اور جمعہ ایک دن جمع ہو جائیں تو نماز جمعہ کی رخصت ہے۔ اگر نہ پڑھے تو کچھ حرج نہیں۔ (صحیفۃ الہدایت کراچی ص ۵۱۵، محرم الحرام ۱۳۷۲ھ)

عید اور جمعہ ایک دن جمع ہو جائیں تو جمعہ اور ظہر معاف ہے

وہابیوں کے مجدد قاضی شوکانی کا عقیدہ وہابیہ کے ہی مولوی حافظ عنایت اللہ صاحب اثری وزیر آبادی حال گجرات نے نقل کرتے ہیں کہ:

”اہم شوکانی نے نیل الاوطار ص ۳۴۷ ج ۳ میں فرمایا ہے کہ عید و جمعہ دونوں ایک دن جمع ہوں تو خواہ عید میں شامل ہوا ہے یا کہ نہیں دونوں صورتوں میں جمعہ معاف ہے۔ بلکہ ظہر بھی معاف ہے۔“

حافظ ابن قیم نے زاد المعاد ص ۱۲۸ ج ۱ میں یہ تو فرمایا کہ عید و جمعہ دونوں جمع ہوں تو جمعہ کی رخصت ہے۔ (القول السدید ص ۱۷)

عیدین کا خطبہ بے وضو جائز ہے

نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ۔
اس خطبہ از محدث مجزے باشد۔ عیدین کا خطبہ بے وضو جائز ہے۔
(بدور الاحلہ ص ۷۹)

عیدین میں معافقہ کرنا بدعت ہے

دیوبندیوں کے قطب رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ:

سعیدین میں معاف کرنا بدعت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۹ ج ۲)

امام کی نماز باطل ہونے پر مقتدیوں کی نماز باطل نہیں ہوگی

وہابیوں کے مجتہد قاضی محمد بن علی شوکانی نے لکھا ہے۔
 إِذَا اخْتَلَّتْ صَلَاةُ الْإِمَامِ كَانَ ذَلِكَ عَلَيْهِ لَا عَلَى
 الْمُؤْتِمِنِينَ بِهِ۔ اگر نماز میں امام کو خلل پڑے وہ خلل صرف امام پر
 ہی ہے۔ مقتدیوں پر نہیں ہے۔ (الدرر البہیہ ص ۱۰)

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا ثابت نہیں!

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ:
 'بعد فرض نماز کے، ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا کسی صحیح حدیث میں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں بلکہ ابن تیمیہ اس کی بدعت کے
 قائل ہیں۔ مگر میں اس کو بدعت نہیں جانتا بلکہ جائز جانتا ہوں۔ نہ فرض نہ
 واجب نہ سنت مؤکدہ۔ بعض ضعیف روایتوں میں ثابت ہوا ہے۔
 (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۲۵ کالم ۱۲، ۱۳ ستمبر ۱۹۱۳ء)

خطبہ جمعہ میں اُردو پنجابی میں وعظ کرنا بدعت ہے

"وہابیوں کے امام عبد الجبار غزنوی کے نزدیک خطبہ جمعہ میں بزبانِ مکی (اُردو پنجابی میں) وعظ
 کرنا بدعت ہے۔" (اشاعت السنۃ ص ۶۹ فصیحت نامہ ص ۳)

کوٹلی لوہاراں کے وہابی خطیب کا واقعہ

ہمارے گاؤں کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں ایک حافظ عبدالرحمن نامی وہابی مولوی کو وہابیوں نے امام اور خطیب مقرر کیا تھا۔ ایک وہابی خدا بخش شہرہ نامی آدمی فوت ہو گیا۔ وہابیوں نے اس کا جنازہ پڑھانے کے لئے کہا تو اس نے صاف انکار کر دیا کہ یہ بے نماز تھا اس لئے اس کا جنازہ نہیں پڑھاؤں گا۔ کچھ دنوں کے بعد اُس مولوی عبدالرحمن وہابی نے ایک وہابی بے نماز کا نکاح پڑھایا اور اس کے ولیمہ میں بھی شرکت کی تو لوگوں نے کہا کہ بے نماز کا نکاح پڑھانا کیسے جائز ہو گیا۔ تمہارے نزدیک اگر بے نماز کا جنازہ جائز نہیں تو بے نماز کا نکاح بھی جائز نہیں۔ کچھ عرصہ بعد مولوی عبدالرحمن صاحب نے مزید کارکردگی دکھائی اور جس بے آبرو اور فلت سے کوٹلی لوہاراں مغربی سے حافظ عبدالرحمن وہابی کو جانا پڑا اس سے دنیا ٹٹے وہابیت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوتا ہے۔

بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچہ سے ہم نکلے

بے نماز کا نکاح پڑھانا ناجائز ہے

بے نماز شریعت کی رو سے کافر مشرک ہے۔ اس لیے اس کا نکاح پڑھانا ناجائز ہے۔ (صحیفۃ المحدث کراچی ص ۱۹، ۱۴ مئی ۱۹۵۷ء)

قارتین کرام ۱۔ وہابی مولویوں کو اب وہابی بے نمازوں کا نکاح پڑھانا چھوڑ دینا چاہیے۔ کیونکہ یہ ناجائز ہے۔ مقلد امام اور اہل سنت و جماعت بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا ان کے نزدیک ناجائز ہے۔ اسی طرح بے نماز کا نکاح پڑھانا بھی ناجائز ہے۔ لہذا وہابی مولویوں کی غیرت کہاں گئی ہے کہ بے نمازوں کا نکاح پڑھاتے ہیں۔ معلوم ہوا ان کا مذہب ٹوٹا مذہب ہے۔

نکاح خواں کی اجرت لڑکے والوں کے دلانا رشوت ہے

مولوی اشرف علی تھانوی نے فتوے دیا ہے کہ:

”نکاح خوانی کی اجرت جو لڑکے والوں سے چلاتے ہیں۔ یہ بھی رشوت میں داخل ہے۔“ (التذکیر حصہ سوم ص ۵۲ مطبوعہ سادھورہ)

بعض قویں لڑکی کے نکاح پر رشوت لیتے ہیں۔ یہ بدترین فرد رشوت کی ہے۔ اسی طرح لڑکی والے لڑکے والے سے جو خرچ کی فرد دیتے ہیں۔ اور اُن سے روپیہ لیتے ہیں۔ یہ سب رشوت ہے۔ اس لیے کہ کیوں کا خرچ جو اُن سے لیتے ہیں۔ اُن کیوں نے ان کی خدمت کہاں کی ہے۔ جو اُن کے حق میں وہ مقنوم ہو۔ اگر خدمت کی ہے تو لڑکی والوں کی کی ہے۔ ان سے لینا چاہیے۔“

(التذکیر ص ۳ مطبوعہ سادھورہ)

دیوبندی وہابیوں کیلئے لمحہ فکریہ | مولوی اشرف علی تھانوی کے نزدیک نکاح خواں کو پیسے دلانا رشوت ہے۔ تو اُن وہابی مولویوں اور ان کے معتقین وہابیوں کیلئے لمحہ فکریہ کہ جو نکاحوں کے پیسے دلاتے ہیں اور پھر لے لیتے ہیں کیونکہ تھانوی صاحب کے فتوے کے مطابق تو وہ رشوت ہیں اور رشوت کے متعلق سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ اَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي النَّارِ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ پس تھانوی کے فتوے کے مطابق یہ دونوں وہابی مولوی اور وہابی معتقد نکاح کے پیسے دلانے والے جہنمی ہیں۔

بانیِ مدرسہ دیوبند کا رشوت کے طور پر مٹھائی مانگنا | اشرف علی تھانوی اپنے مدرسہ دیوبند

کے بانی قاسم نانوتوی کی کارستانی لکھتے ہیں کہ

ایک صاحب ملازمت کے بارے میں متروڈ تھے۔ ایک روز دیکھا کہ بربلی سے

بطین آرہی ہیں، مولانا محمد قاسم صاحب سے عرض کیا۔ فرمایا مٹھائی کھلاؤ تو بیس کے ملازم ہو جاؤ ورنہ گیارہ کے۔ انہوں نے کہا مٹھائی کھلاؤں گا۔ آپ نے فرمایا جاؤ تم بیس کے ملازم ہو گئے چنانچہ بریلی میں بیس روپیہ کے ملازم ہو گئے۔ (ملفوظات ہفت اختر صفحہ ۳)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی ہی کہتے ہیں کہ

حضرت میاں جی..... تھانہ بھون تشریف لایا کرتے تھے۔ ان سے دُعا کیلئے عرض کیا۔ کہ حضرت دُعا فرمادیں۔۔۔ مقدمہ اپیل میں ہمارے حق میں کامیاب ہو جائے فرمایا کہ ہمارے حاجی کو بیٹھنے کی تکلیف ہے۔ یہاں پر ایک سردی بنوا دو۔ ہم دُعا کریں گے۔ عرض کیا بہت اچھا حضرت نے دُعا فرمادی۔ (افاضات الیومیہ ص ۱۱)

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی سے بھی کسی نے سوال کیا ہے کہ

سوال: نکاح کرنے کی اُجرت لینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح یا اذان تولد پر اُجرت یہ سلسلہ کچھ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ نکاح کے ارکان ایجاب و قبول ہیں جو سر شخص کر سکتا ہے خطبہ اور تین آیتیں کسی کو یاد نہ ہوں تو دیکھ کر پڑھ لی جائیں۔ اگر دیکھ کر بھی پڑھنے والا نہ ہو تو ایجاب و قبول ہی کافی ہے۔ اس طرح اذان کے کلمات عموماً یاد ہوتے ہیں۔ اس لئے اس قسم کے اُجرت کے سلسلے اہل اسلام کو جاری نہ کرنے چاہئیں جو خواہ مخواہ زائد خرچ کا موجب ہوں۔ شریعت ایسی فضول رسوم کی روک تھام کے لئے نہیں۔ اس لئے بخیر قرون میں ان باتوں کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ نکاح جنازہ تولد کا سلسلہ قدیم سے ہے۔ (فتاویٰ الہدیٰ ص ۶۸)

رات فضول خرچی ہے برات کا کھانا شادی یا نکاح کا کھانا نہیں

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے فتوے دیے ہیں کہ

برات ضروری نہیں لیکن کسی روایت میں منع بھی نہیں۔ اس لئے اگر لڑکے کیساتھ ضروری آدمی لڑکی کو لینے کے لئے چلے جائیں تو کوئی خرچ نہیں مگر اب جو رواج ہو

گیا ہے۔ بہت سے آدمی ناموسی کے لئے جاتے ہیں اور فضول خرچی کرتے ہیں۔ یہ جائز نہیں۔ اور چونکہ دلہن کے لینے کے لئے جو ضروری آدمی جاتے ہیں۔ وہ مہمان ہوتے ہیں۔ اُن کا کھانا بحیثیت مہمان ہونے اسی کے ذمہ ہے جس کے مہمان ہیں۔ یعنی لڑکی والوں کے مہمان ہیں۔ انہی کے ذمہ ان کا کھانا ہے۔ اس کھانے کو شادی یا نکاح کا کھانا نہ کہنا چاہیے یہ بھی ایک مہمان خوانی ہوتی ہے۔ (فتاویٰ الہدیٰ ص ۱۹ ج ۲)

حافظ عبداللہ روپڑی نے فتوے دیا ہے کہ
ختمہ کرانے کے وقت ضیافت (دعوت) بدعت ہے۔
(فتاویٰ الہدیٰ ص ۲۹ ج ۳)

مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتوے دیا ہے کہ
شادی اور ختمہ کی روٹی نہ اس گھر میں کھانا جائز جہاں رسوم مورہی ہوں۔ نہ
دوسرے گھر میں لینا جائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۵۴ - ۴۵۵)

جس ولیمہ کی دعوت میں غریبوں کو نہ بلایا جائے وہ کھانا بہت

برائے

مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتوہ ہے کہ:
"حدیث میں آیا ہے کہ جس ولیمہ میں امیروں کو بلایا جائے اور غریب کو نہ
بلایا جائے وہ کھانا بہت بُرا ہے۔ دعوت ولیمہ میں دو حیثیتیں ہوتی
ہیں۔ دینی اور دنیاوی۔ دنیاوی لحاظ سے برادری کو اور دینی لحاظ سے غریب۔
دعا کہیں کو بلانا چاہیے۔" (الحدیث امرتسرہ ص ۱۲ - ۱۴ اگست ۱۹۱۲ء)

وہابی حضرات اپنے اور اپنے لڑکوں اور اپنے مولویوں کے ولیموں پر ذرا نظر
دڑائیں کیا اُن کے ولیمہ کا کھانا درست تھا یا کہ بہت بُرا تھا۔

خائن، خودکشی کرنے والے، کافر اور شہید کی دفن سے پہلے نمازِ جنازہ نہ پڑھے!

مجتہد الوہابیتہ قاضی محمد بن علی شوکانی نے اپنے وہابیوں کو یقین کی ہے۔
وَلَا يُصَلِّي عَلَى الْغَالِي وَ قَاتِلِ نَفْسِهِ وَ الْكَافِرِ وَ الشَّهِيدِ
مالِ غَنِيمَتِ مِیْن خِیانتِ کَرْنِے وَا لے، خُودکشی کَرْنِے وَا لے، کَافِر وَا شَہیدِ
نَمازِ جَنَازَہ نہ پڑھے۔ (الدرر البہیہ ص ۱۶)

بے نماز کے گھر کے برتن میں کھانا نہ کھاتے

وہابیوں کے نام نہاد مناظر عبد القادر روپڑی کے چچا حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی
نے فتوے دیا ہے کہ

بے نماز کی بابت صحیح یہ ہے کہ بالکل کافر ہے پس اُس کے ساتھ کافروں کا
سلوک چاہیے۔ اور کفار کے متعلق حدیث میں آیا ہے۔ کہ ان کے برتن بھی دھو کر برتنے۔

(فتاویٰ اہلحدیث ص ۴ ج ۳)

بے نماز کا ذبیحہ اور کھانا مثل عیسائی کے کھانیکے ہے

حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کا فتوہ ہے کہ

بے نماز بے شک کافر ہے۔ خواہ ایک نماز کا تارک ہو یا سب نمازوں کا۔ کیونکہ
مَنْ شَرِكَ الصَّلَاةَ مُتَعَدِّدًا افْقَدَ كُفْرًا عام ہے جس کا حاصل یہ ہے۔
کہ ہر تارک کافر ہے۔ رہا بے نماز کے ذبیحہ کا حکم سو وہ اہل کتاب کے حکم میں ہونے
کی وجہ سے درست ہو سکتا ہے۔ خواہ نیک ذبح کرنے والا پاس موجود ہو۔ یا نہ
ہاں نیک ہر طرح سے بہتر ہے۔ اور بے نماز جب ہوا تو اس کا کھانا مثل عیسائی

کے کھانے کے سمجھ لینا چاہیے۔ حتیٰ الوسع اس سے پرہیز رکھے۔ عند الضرورت کھائے۔
(فتاویٰ اہلحدیث ص ۳۶ ج ۳)

عید گاہ بنانا مسنون نہیں

ابوالوہاب بیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ۔

عید کی نماز کے لئے عید گاہ بنانا مسنون امر نہیں۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۱۳ ۱۱ جون ۱۹۳۷ء)

ناظرین! تمام وہابیوں کو اپنے اپنے مقام پر جو عید گاہ انہوں نے بنائی ہیں مسما کر دینا چاہیے۔ کیونکہ یہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھیں۔

سیالکوٹ کے وہابیوں کے لئے مقام غور و خوض | مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹ جو کہ سیالکوٹ کے غیر مقلدین کے ایک

خاص گروہ میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں نے سیالکوٹ شہر میں شہاب پورہ روڈ پر عید گاہ خود بنوائی تھی۔ اب موجودہ وہابیوں کے نمایاں حروف میں عید گاہ اہلحدیث لکھوایا ہے۔

امرتسری فتوے کے مطابق عید گاہ مسنون نہیں ہے۔ لہذا یہ غیر مسنون کام اور عمارت تعمیر کر کے ابراہیم صاحب نے خلاف سنت کام کیا ہے۔ اور خلاف سنت کام کرنے والے کے متعلق رسول

کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی حدیث شریف ہے
مَنْ شَرَكَ مُسْنَنِي فَلَيْسَ مِنِّي جس نے میری سنت کو ترک کیا پس وہ مجھ سے نہیں۔

اب خود وہابی غور و فکر سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کریں کہ ان ہی کے ابراہیم میر سیالکوٹی اور ثناء اللہ امرتسری میں کس کا عمل قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ امرتسری فتوے کے مطابق

لے خاص گروہ اس لئے لکھا ہے کہ مولوی حکیم صادق سیالکوٹی باوجودیکہ میر صاحب کے شاگرد بھی ہیں اور ایک ہی مکتب فکر کے ہیں لیکن مولوی ابراہیم صاحب میر کی زندگی میں بھی اور بعد میں اب تک نامعلوم ان کے متعلق ایسے نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں جو کہ بیان کے لائق ہی نہیں۔ (فیقر محمد ضیا رائے قادری غفرلہ)

قارئین کے کرام افاضل درود شریف پر احادیث کثیر تعداد میں محدثین نے جمع فرمائی ہیں اور اسلاف نے مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ علامہ یوسف نجفانی علیہ الرحمۃ کی "افضل الصلوٰۃ" علامہ محدث سخاوی علیہ الرحمۃ کی کتاب "القول البدیع" دیوبندی مکتب فکر کے ابن قیم کی کتاب "جلالہ الفہام"، اور غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے قاضی سلیمان منصور پوری کی کتاب "الصلوٰۃ والسلام"، تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب سہارن پوری کی "فضائل درود شریف" کا مطالعہ کرنے سے اہلسنت وجماعت کے مسلک کی حقانیت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ برکت حاصل کرنے اور اپنے دعوے کی دلیل کے لیے چند احادیث شریف درج کی ہیں۔ اب علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کی کتاب مستطاب "القول البدیع" سے دو حکایات درج کی جاتی ہیں جس سے بعد از وصال درود شریف کی برکت واضح ہے۔ یہ دونوں حکایات تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب سہارن پوری نے "فضائل درود شریف" میں درج کی ہیں، انہیں کے الفاظ میں درج کی جاتی ہیں:-

درود شریف کی برکت کے دو واقعات ① ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری بڑی کا انتقال ہو گیا، میری یہ تنہا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں حضرت حسن بصری (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نماز نفل پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اَلْهٰکُمُ التَّشٰکُثُ پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سوتے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتی رہ، اُس نے ایسا ہی کیا اُس نے بڑی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے، تاہم کول کا لباس اُس پر ہے، دونوں ہاتھ اُس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اُس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں، میں صبح کو اُٹھ کر پھر حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ کے پاس

لے اس کا درود ترجمہ بازار سے ملتا ہے لے اس کا درود ترجمہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ نے شائع کیا ہے۔

لے لے یہ دونوں کتابیں بھی قادری کتب خانہ سیالکوٹ سے مل سکتی ہیں۔ (فقیر قادری غفرلہ)

گئی، حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اُس کی طرف سے صدقہ کر، شاید اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف کر دے۔ اگلے دن حضرت حسن (علیہ الرحمۃ) نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے، اور اُس میں ایک بہت اونچا تخت ہے، اور اُس پر ایک بہت نہایت حسین و جمیل خولہ صورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے، اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے۔ وہ کہنے لگی حسن! تم نے مجھے بھی پہچانا؟ میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا۔ کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا (عشاء کے بعد سونے تک) حضرت حسن (علیہ الرحمۃ) نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اُس نے کہا میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔ اُس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا۔ صلحہ میں سے ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان پر ہوا، انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا، ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ مرتبہ نصیب ہوا۔

(فضائل درود شریف ص ۱۰۱ احکامیت نمبر ۳۶ - القول البدیع ص ۱۳)

② ”روض الفائق“ میں ہے ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت ہی گنہگار تھا۔ اس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا۔ اسی حال میں وہ مر گیا اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا، اس کو بڑی تنہا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے۔ اس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ ایک زمانہ کے بعد اس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت اچھی حالت میں تھا، نہایت خوش و خرم۔ ماں نے پوچھا کہ یہ کیا ہو گیا۔ اُس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گنہگار شخص اس قبرستان سے گذر قبروں کو دیکھ کر اس کو کچھ عبرت ہوئی۔ وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور میں توبہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں میں تھا، اُس میں سے جو حصہ مجھے

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

اہلسنت وجماعت گیارہویں شریف کا ختم ہو باتیمج، دسواں، چالیسواں یا سالانہ ختم شریف ہو یہی چیزیں پڑھتے ہیں۔ قرآن حکیم یا قرآن حکیم میں سے قل یا ایتھا الکفرون، سورۃ اخلاص، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس سورۃ فاتحہ، سورۃ البقرہ کی پہلی آیات طہات اور درود شریف، یہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے تیری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں قبول فرما اور اس کا ثواب سرور عالم نوحیم، شیعہ معظم، رسول معظم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی بارگاہ میں ہدیہ تحفہ ہماری طرف سے پیش فرما۔ پھر ان کا ثواب جمیع انبیاء کرام مرسلین عظام علیہم افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی بارگاہ میں پیش فرما پھر ان کا ثواب خلفاء راشدین، اہل بیت اطہار، صحابہ کرام اور اولیاء الرحمن کی بارگاہ میں پیش فرما، بالخصوص سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں پیش فرما۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے تمام مومنین اور مسلمین کی روح کو ایصالِ ثواب فرما۔

اب کوئی یہ بتائے کہ اس میں حرام اور ناجائز کون سی چیز ہے۔ دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کی جاتی ہے کہ یہ سب کچھ تیری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں اس کا ثواب جو مولاکریم تو نے عطا فرمایا ہے وہ ان کی بارگاہ میں پیش فرما کیونکہ ثواب دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اور یہ قرآن خوانی، درود خوانی، کھانا کھانا یہ سب نیک کام ہیں برے کام تو نہیں۔ اور نیک کام کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا

فرمان ہے: - اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضَيِّعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ بے شک اللہ بخوں کا نیک ضائع نہیں کرے۔
 ربّ، رکوع ۱۱

گیارہویں شریف کا ثبوت

اب اکابر محدثین اور اولیاء کاملین سے عرسِ غوثِ اعظم یا گیارہویں شریف کا ثبوت واضح الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے، اور ان اکابر کی کتب کے حوالہ جات درج کیے جاتے ہیں جو دیوبندی اور اہل حدیث غیر مقلدین کے نزدیک بھی مسلمہ ہیں:-

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ سب سے پہلے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے:-

وَقَدْ اَسْتَهْرَفِي دِيَارَنَا هَذَا الْيَوْمَ
الْحَادِي عَشَرَ وَهُوَ الْمَتَّاعُ عِنْدَ
مَشَائِخِنَا مِنْ اَهْلِ الْهِنْدِ مِنْ
اَوْلَادِهِ -

بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں
تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کے
ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔
(ماثبت بالسنۃ، عربی ص ۶۵)

اے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق غیر مقلدین حضرات کے نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ: شیخ کی مساعی جیلہ سے ہندوستان میں حدیث کی بڑی اشاعت ہوئی۔ حدیث اور ترویجِ سنت میں شیخ موصوف کو بے شرف و فضیلت حاصل ہے اس میں ان کا کوئی سہم و شریک نہیں۔ نواب بھوپالی ہی لکھتے ہیں کہ: یعنی اس است کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ در زجر بقراری کیے از افراد اس امت است اُردو میں کامروا بنھو ص ۱۰۵ روزگارِ واحد سے معلوم نیست و لکنہ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ عابِر و رویں بزرگترین شریف اور سیدہ نبیؐ تو انہ فقہن کہ کلام روح و ربھارت برکاتش مشاہدہ نمود رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ (تقصار ص ۱۲، بحالہ نافہ ص ۳۵) نواب صدیق حسن بھوپالی اپنی دوسری کتاب میں رقمطراز ہیں کہ: "تو الیق ایشاد و بلا و ہند قبولِ شہرت تمام دارد ہم نافع و مفید افتادہ کہ کتاب ظروف بزیارت مرقہ شریف مکر فیضیاب شدہ و کشتہ عجیب و دبستگی غریب در آن مقام یافتہ۔"

اتحاف النبلاء ص ۳۴، بحالہ نافہ ص ۳۵

شیخ عبد الوہاب مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | اور مرشد شیخ عبد الوہاب قادری متقی کی عیالہ

کا طریقہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:-
 قُلْتُ فِيْهِذِهِ الرَّوَايَةُ يَكُوْنُ عُرْسُهُ
 تَاسِعَ الرَّبِيعِ الْاٰخِرِ وَهَذَا هُوَ
 الَّذِي اَدْرَكْنَا عَلَيْهِ سَيِّدَنَا الشَّيْخُ
 الْاِمَامُ الْعَارِفُ الْكَامِلُ الشَّيْخُ عَبْدُ
 الْوَهَّابِ الْقَادِرِيُّ الْمُتَّقِيُّ الْمَكِّيُّ
 فَارْتَهَ قَدَسَ سِرُّهُ كَانَ يَحْفَظُ
 يَوْمَ عُرْسِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَذَا
 التَّارِيخُ اِمَّا اِعْتِمَادًا عَلٰى هَذِهِ
 الرَّوَايَةِ اَوْ عَلٰى مَا رَأَيْتُ مِنْ شَيْخِهِ
 الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ عَلٰى الْمُتَّقِي اَوْ مِنْ
 غَيْرِهِ مِنَ الْمَشَائِخِ رَحِمَهُمُ
 اللهُ تَعَالٰى -

ہم کہتے ہیں کہ اس روایت کے مطابق حضرت
 غوث اعظم کا عرس مبارک ۹ ربیع الآخر کو ہونا
 چاہیے۔ ہم نے اپنے پیر و مرشد تینا امام عارف
 کامل شیخ عبد الوہاب قادری متقی کی قدس سرہ
 کو پایا ہے کہ شیخ قدس سرہ العسیری آپ
 (غوث اعظم) کے ۶۷ برس کے دن کے لیے
 یہی تاریخ یاد رکھتے تھے لیکن اس روایت
 پر اعتماد کرتے ہوئے یا اس سبب سے
 کہ اپنے پیر و مرشد شیخ کبیر علی متقی
 قدس سرہ یا اور کسی بزرگ کو دیکھا
 ہو۔

رمانیت بالسنۃ عربی ص ۶۸

شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کے

حالات میں شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:-
 یازدہم ماہ ربیع الآخر عرس غوث
 عاشقین رضی اللہ عنہ کرو۔
 ماہ ربیع الآخر شریف کی گیارہ تاریخ کو حضرت
 غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک کیا کرتے تھے۔

(اخبار الانبیا و شریف ص ۲۴۲ مطبوعہ دیوبند)

علم شیخ عبد الوہاب متقی کے متعلق مولوی ذکریا سہارن پوری دیوبندی رقمطراز ہیں کہ شیخ علی متقی کی خدمت
 میں رہ کر کمالات ظاہریہ و باطنیہ حاصل کئے۔ (مقدمہ اکمال الشیخ ص ۷)

مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف "کلمات طہیات" میں ہے۔ پڑھیے اور
اہل سنت و جماعت کے مسلک کی حقانیت پر پختہ ایمان رکھیے۔

ڈرنا مے دیدم کہ در حراے وسیع چہ تیرہ ایست کلاں و اولیاء بسیار
در آنجا حلقہ مراقبہ دارند و در وسط حلقہ حضرت خواجہ نقشبند دوزانو حضرت
جنید قدس اللہ سرہما مجتہد شمسہ اند و آثار استغناء از مساوی کیفیات حالات
فنا بر سید الطائفہ ظاہرست ہمہ کس از آنجا برخاستند گفتیم کجا میروند کسی گفت
باستقبال امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حضرت امیر تشریف فرما
شدند۔ شخصے کلیم پوش سرو پارہ نہ ز ولیدہ ہو ہمراہ حضرت امیر نمودار گشت
آنحضرت دتش و در دست خود کمال تواضع و تعظیم گرفتہ اند گفتیم ایں کیست
کے گفت غیر اتا بعین اویں قرنی است آنجا حجرہ مصفا در کمال نورانیت
ظاہر شد ہمہ عزیزان در آں حجرہ درآمد گفتیم کجا رفتند کسے گفت امروز عرض
حضرت غوث اشقلین است: "قریب عرض تشریف بروند"

(توجہ) میں نے خواب میں ایک وسیع چہ تیرہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ
حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں۔ اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید
تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغناء ماسوا اللہ اور کیفیات فنا آپ میں جلوہ نما ہیں۔ پھر یہ سب
حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو ان
میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقبال کیلئے جا رہے ہیں۔

اے مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ کے متعلق اہل حدیث حضرات کے الوبیخی امام خاں نوشہروی رقمطراز
ہیں کہ: "دہلی میں حضرت مرزا مظہر جان جاناں ثبید المتونیؒ اسی طریقہ راہِ مجددیت کے عامل
تھے و دہندوستان میں المجددیت کی علمی خدمات صلا۔ فقیر قادری وغیرہ"

ہیں حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ شریف لائے۔ آپ کے ساتھ کلیم پوش سرادر پاؤں سے برہنہ زولیدہ بال ہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ شریف غائب ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے، میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس (گیارہویں شریف) ہے عرس پاک کی تقریب پر شریف لے گئے ہیں۔ (کلمات طیبات فارسی ص ۷۷ مطبوعہ دہلی)

قاری نے کوام امیر مظلہ جان جانان علیہ الرحمۃ کا ملفوظ مبارک آپ نے ملاحظہ فرمایا مولوی ابوبیخی امام خاں نوشہروی جو کہ اہل حدیث مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اپنی کتاب "ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات" میں یونہی ان کو اہل حدیث لکھا ہے۔ ہم ان کے ہم مکتب بھائیوں کو کہتے ہیں کہ واقعی ان کو آپ "اہل حدیث" سمجھتے ہیں تو پھر آپ سنہ انت بھی عرس غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھیں کہ ان کی اس محفل گیارہویں شریف جو کہ ان کا عرس ہے میں اولیاء کبار شریف لاتے ہیں اور عمل محبوب اور پیارا عمل ہے۔ لیکن ان حضرات کی اُلٹی منطق کی سمجھ نہیں آتی، ایک طرف تو ان کو اہل حدیث نہیں اور دوسری طرف ان کے نظریات اور اعتقادات کو کفر و شرک سے تعبیر کریں۔

اُلٹی سمجھ خدا کسی کو نہ دے

دے موت آدمی کو یہ بدادانہ دے

یہ بھی مقام غور طلب ہے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے امیر مظلہ جانجان علیہ الرحمۃ کے ملفوظات اپنی تصنیف لطیف "کلمات طیبات" میں جمع فرمائے ہیں۔ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو بھی غیر تقلیدین اہل حدیث حضرات "اہل حدیث" شمار کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اگر واقعی ان کو اپنا آدمی سمجھتے ہو تو پھر ان کے عقائد و نظریات

کو ہی کم از کم اپنا لوتا کچھ تو تفرقہ اور مذہبی انتشار کم ہو۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا عقیدہ | مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ کے بعد
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا عقیدہ

”ملفوظات عزیزی“ کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ کیونکہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو بھی
یہ اپنا پیشوا قرار دیتے ہیں۔ اور ”سند و ستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات“ کتاب پر ان کو
بھی اہل حدیث قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

”شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی و روحانی سرگرمیاں محفل قبال و حال تک ہی محدود
نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاه کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے۔“

یاد رہے کہ اس کتاب کے پچھلے صفحات پر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
کی کتابوں مثلاً فتاویٰ عزیزی، تحفۃ اثنائ عشریہ، تفسیر عزیزی، نام آپ نے پڑھے ہیں۔
اور ان کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائے ہیں۔ ان کتب کو بھی ابو یحییٰ اماما خاں نوشہروی نے
”اہل حدیث کی علمی خدمات“ قرار دے کر اپنے مسلک کی ہی کتابیں تسلیم کی ہیں۔

اب اگر اہل حدیث حضرات میں کچھ غیرت اور اپنی تحریروں کا پاس ہے تو پھر ان میں
درج کردہ عقائد پر ایمان رکھیں بلکہ اپنی مساجد میں بھی انہی عقائد کا پرچار کریں۔ لیکن یہ
دہلیوں اور دیوبندیوں سے ہرگز نہ ہوگا۔ کیونکہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے
وہی عقائد ہیں جو اہلسنت و جماعت کے ہیں، اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت
مجتہد دین و ملت شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے انہی عقائد کی ترجمانی اور اشاعت
فرمائی ہے۔

ملفوظات عزیزی | آئیے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات کا حوالہ
ملاحظہ فرمائیے جس میں سرکاری طور پر گیارہویں شریف منانے
کا ذکر ہے:-

”روزنہ حضرت غوث الاعظم را کہ کافی گویند تا رسوخ یازدہم بادشاہ وغیرہ اکابر ان
شہر جمع گشتہ بعد نماز عصر کلام اللہ و قصائد مدحیہ و آنچه حضرت غوث در وقت غلبہ

حالات غرمود، اند و شوق انگیز بے مزامیر تا مغرب میخوانند بعد از آن صاحب
سجاده در میان و گرد آرد و مریدان نشسته و صاحب حلقہ استادہ ذکر جہر
میگویند دریں اثنا بعضے را وجد و سوزش ہم میشود باز چہیزے از قبیل سابق
خوانند آنچہ تیار می باشند از مثل طعام و شیرینی نیاز کرد، تقسیم کرده نماز عشاء
خوانند نصحت میشوند:

(ترجمہ) حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارکہ پر گیارہویں تاریخ کو
بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے۔ نماز عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے
اور حضرت غوث اعظم کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین دریا
میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے ارد گرد مریدین اور حلقہ گوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے۔ اسی
حالت میں بعض پروردگاری کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی
تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کر لوگ نصحت ہو جاتے۔ (ملفوظات سبزواری فارسی ص ۱۷ مطبوعہ میرٹھ)
گیارہویں تاریخ کو غوث پاک کی نذر و نیاز جائز ہے | شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ
دہلوی علیہ الرحمۃ سے کسی

نے سوال کیا،۔

سوال: درمقدمہ ہندی باکر شب یازدہم ربیع الثانی روشن میکنند و منسوب
بجناب سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز مے نمایند و نذر و نیاز
مے آزند و فاتحہ مے خوانند۔

جواب:۔ روشن کردن ہندی حضرت سید عبدالقادر انہم بدعت سیئہ
است زیرا کہ چہچوئہ منسوخہ و قباحت و تعزیرہ ساختن است ہمیں قسم درمہندی
مقتضو است و فاتحہ خواندن و ثواب آں بار و اح طیبہ رسانیدن فی نفسہ
جائز و درست است۔

اب سوال اور جواب کا اردو میں ترجمہ ملاحظہ فرمائیں جو کہ حاجی محمد ذکی دیوبندی

نے کیا ہے۔

سوال :- اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ مہندی ٹمب یا زہم ریح الاخر میں روشن کرتے ہیں۔ اور اس کو منسوب ساتھ جناب عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کرتے ہیں اور نذر و نیاز و فاتحہ کرتے ہیں۔

جواب :- روشن کرنا مہندی حضرت سید عبدالقادر قدس سرہ کا یہ بھی بدعت سیئہ ہے اس واسطے کہ جو قباحت تعزیر داری میں ہے وہی قباحت مہندی میں بھی ہے اور فاتحہ پڑھنا ثواب اس کا ارواحِ طیبہ کو پہنچانی نفسہ جائز ہے۔ (فتاویٰ عزیزی فارسی ج ۱، مطبوعہ دہلی۔ فتاویٰ عزیزی اردو ص ۱۶۶ مطبوعہ کراچی)

قاری مکی نے کرامۃ الشہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے واضح الفاظ میں گیارہ ریح الثانی کو سیدنا غوث اعظم رحمی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مقدسہ کو فاتحہ کا ثواب پہنچانا فی نفسہ جائز قرار دیا ہے۔ اہل سنت و جماعت حضرات بھی گیارہویں ٹمب میں فاتحہ کا ایصال ثواب ہی کرتے ہیں۔ ملفوظات عزیزی میں تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے رمضان شریف کے ماہ مقدس میں بڑے عرس بیان فرمائے ہیں۔ ۳ رمضان کو سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا عرس مبارک اور ۸ رمضان کو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عرس مقدس ۱۲ رمضان کو علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا عرس مبارک اور خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے عرس مبارک بھی بیان فرمائے ہیں۔ اصل فارسی کی عبارت پیش خدمت ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ، ام المومنین عائشہ صدیقہ اور سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء علیہم السلام کے اعراس
عرس کلاں دریں ماہ (رمضان) مبارک اند تازیخ سوم عرس حضرت فاطمہ و در شانزدہم عرس حضرت عائشہ و حضرت علی تازیخ نوزدہم زخمی شدند و در شب بستر کم رحلت فرمودند و

عرس نصیر الدین چراغ دہلی۔ (ملفوظات عزیزی فارسی ص ۱۵۵ مطبوعہ میرٹھ)
صاحب عقل و دانش اب ذرا غور فرمائیں کہ عرس کرنے والے بدعتی ہیں یا کہ عرسوں سے منع کرنے والے اور ان پر فتوے لگانے والے حضرات غلط راہ پر ہیں۔

الحمد لله رب العالمین! فاضل بریلوی مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کے
رہن کی تائید کس طرح واضح براہین سے ثابت ہے۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے بعد اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ بادشاہ
کے استناد کا جیون علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے علامہ فیض عالم علیہ الرحمۃ کی کتاب "وجیز الصراط" کا حوالہ
پیش خدمت ہے۔

علامہ فیض عالم بن ملا جیون علیہ الرحمۃ کا عقیدہ |
حضرت امامین شہیدین سیدی

شباب اہل جنت ابی محمد الحسن و ابی عبد اللہ الحسین تیار می کنند و ثواب ال برائے
خدا نیاز آنحضرت می کنند و از ہمیں جس است طعام یاز دہم کہ عرس حضرت غوث
الشفیقین کریم الطرفین قرۃ العین الحسین محبوب سبحانی، قطب الربانی سیدنا و
مولانا فرد الافراد ابی محمد الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی است چوں مشائخ
دیگر را عرس بعد سال معین میگردند آنجناب را ہر در ماہے قرار داده اند
(ترجمہ) عاشورہ کے روز امامین شہیدین سیدنا شباب اہل الجنتہ ابو محمد حسن اور
ابو عبد اللہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے کھانا تیار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں اس
کی نیاز کا ثواب ان کی روح پر فتوح کو پہنچاتے ہیں۔ اور اسی قسم میں سے گیارہویں شریف کا
کھانا ہے جو کہ حضرت غوث الشفیقین کریم الطرفین قرۃ العین الحسین محبوب سبحانی، قطب
ربانی سیدنا و مولانا فرد الافراد ابو محمد شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
عرس مبارک ہے۔ دیگر مشائخ کا عرس سال کے بعد ہوتا ہے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا عرس مبارک ہر ماہ ہوتا ہے۔ (وجیز الصراط فارسی ص ۱۷)

شاہ ابوالمعالی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ |
شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری علیہ الرحمۃ نے
تحفہ قادریہ ص ۹ پر سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ
کے عرس مبارک کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

علامہ برنخوار دارِ رحمۃ کا عقیدہ
ہیں کہ :-

ممالک ہندو سندھ وغیرہ میں آپ کا عرس اربع اشانی کو ہوا کرتا ہے۔ اس میں انواع و اقسام کے طعام و فوائد حاضرین علماء و اہل تصوف، فقراء و ریشوال کے پیش کیے جاتے ہیں۔ وعظ اور بعض نعتیں بھی بیان ہوتی ہیں۔ اُس عرس شریف میں ارواح کاملین کا بھی حضور ہوتا ہے خصوصاً آپ کے جد امجد حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا البراءۃ الاقربا بھی تشریف شریف لاتے ہیں۔ کیا ثبت عند ارباب المکاشفۃ۔ (سیرت غوث الاعظم ص ۲۷۵)

علامہ برنخوار دارِ رحمۃ نے اس عرس کا عین تصنیف لطیف ”سیرت غوث الاعظم“ کے ص ۲۷۶ کے حاشیہ پر گیارہویں تشریف کی ابتداء اس طرح لکھی ہے کہ :-

”پیر عبد الرحمن نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ پیران پیر حضرت غوث الاعظم ہر گیارہویں کو حضرت سید الانبیاء کا عرس کیا کرتے تھے۔ اس لیے غوث الاعظم علی نبینا وعلیہ السلام کے چونکہ شیعہ تھے اور اطاعت و انجذاب گیارہویں کرتے ہیں۔ چونکہ یہ انتساب باں عالی جناب تھا۔ فلہذا بطریق تسبیح فاطمہ گیارہویں حضرت پیران پیر مشہور ہوئی“ (حاشیہ سیرت غوث الاعظم ص ۲۷۶)

داراشکوہ اور علامہ مفتی غلام سرور علیہما رحمۃ کا عقیدہ
داراشکوہ نے

میں اور مفتی غلام سرور لاہوری علیہما رحمۃ نے ”خزینۃ الاصفیاء فارسی جلد ۱ ص ۹۹“ میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس اور گیارہویں شریف کے جواز کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ حاجی املا اللہ مہاجر مکی کا عقیدہ
اب دیوبندی اکابر کے پیر و مرشد حاجی املا اللہ مہاجر مکی کا بھی عقیدہ گیارہویں شریف اور بزرگان دین کے عرس مبارک کے متعلق پیش خدمت ہے :-

”پس یہ ہیت مرد و عورت ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں حضرت غوث پاک قدس سرہ کی دسویں، بیسویں، چہلم، ہشتشہائی، سالانہ وغیرہ اور

تو شرہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردو لوی رحمۃ اللہ علیہ اور سنی حضرت شاہ بوعلی قلندری رحمۃ اللہ علیہ و علوئے شبِ برات اور دیگر طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔“ (فیصلہ ہفت مسند مہ مطبوعہ دیوبند)

جانب سے امداد اللہ مہاجر مکی کو اہل حدیث حضرات کے ہفت روزہ ”الاعتصام“ لاہور میں آسمانِ ملت پر دینِ ہدی کے درخشندہ ستارے، دنیاۓ علم و ادب میں شاندار مقام حاصل کرنے والا لکھا ہے۔ (”الاعتصام“ لاہور ص ۴، مارچ ۱۹۵۶ء)

اب آخر میں دیوبندی حضرات کے قطب الاقطاب مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ اور غیر تقلیدین حضرات کے ممدوح مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا فتویٰ درج کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے واضح الفاظ میں گیارہویں کو درست قرار دیا ہے۔ ان کی تحریر ملاحظہ ہو۔

”ایصالِ ثواب کی نیت سے گیارہویں تو شرہ کرنا درست ہے“

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۷ جلد اول مطبوعہ دہلی۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۷ مطبوعہ کراچی)

قارئین کے کام آگیا رہویں شریف کے تمام پہلوؤں پر نہایت شرح و بسط سے قرآن و حدیث اور مستند اکابر محدثین اور مفسرین کی مستند کتب کے حوالہ جات سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ حوالہ جات کو درج کرنے میں بہت ہی احتیاط اور سنجیدگی سے کام لیا ہے۔ بلکہ جگہ جگہ مخالفین اور مانعین کے اکابر کی تحریریں بھی اپنے عقیدہ اور مسلک کی تائید میں پیش کی گئی ہیں تاکہ مخالفین کے نظریہ کا بطلان ان کے اکابر سے ہی واضح ہو جائے۔

اب آخر میں گیارہویں شریف، شبِ برات کا حلوہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں، عرس اور میلاد شریف کی تعاریب میں جن اشیاء پر قرآن پاک پڑھ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائہ راشدین، اہلبیت اطہارہ، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء اللہ علیہم الرحمۃ کی ارواحِ طیبات کو ایصالِ ثواب کیا جاوے وہ اشیاء کھانا حرام نہیں۔ انکی مرغوب غذائیں جو ان کے اکابر نے اپنی کتب میں درج کی ہیں۔ وہ ملاحظہ فرمائیں۔

دہابیوں کی مرغوب غذا تیں

کٹا خنزیر اور سانپ حلال ہیں!

دہابیوں کے مجتہد قاضی شوکانی نے لکھا ہے کہ:

وَحَلَّ جَمِيعَ حَيَوَانَاتِ الْبَحْرِ حَتَّى كَلْبُهُ وَخَنَزِيرُهُ وَثُقْبَانُهُ؛
 سب دریائی جانور حلال ہیں۔ یہاں تک کہ کٹا، خنزیر اور سانپ بھی حلال
 ہیں؛ (نیل الاوطار ص ۲۳۱ مطبوعہ مصر)

قاری میز کرام: خزانہ الادویہ میں حکیم مولوی محمد نجم الغنی رائپوری نے کٹا کی قسمیں
 اہلی، جنگلی اور دریائی سمجھی ہیں۔ نیز سگ دریائی اور جنگلی کے افعال و خواص قریب
 قریب ویسی ہی ہیں جیسے سگ اہلی کے۔ (خزانہ الادویہ ص ۳۸۵-۳۸۶ ج ۵)

قاری نے حضرات! دہابیوں کے نزدیک گیارہویں شریعت اور عرس مبارک کا ترک
 اور کھانا حرام ہے۔ مگر ان کے نزدیک بنک کا سود جائز ہے۔ اور سود خور کی افتداری میں
 نماز بھی جائز ہے۔ دہابیوں کے فتوے ملاحظہ ہوں۔

بنک کا سود جائز ہے

اجبار اہل حدیث امرتسر میں خود اقرار کیا ہے کہ:

”مولوی عبدالواحد غزنوی کے نزدیک بنک کا سود جائز ہے۔“
 (اجبار اہل حدیث امرتسر ص ۲۳، اپریل ۱۹۳۷ء)
 ”منافع بنک وغیرہ منع نہیں۔“ (اہل حدیث امرتسر ص ۳۱، دسمبر ۱۹۳۷ء)

سود خور کی اقتدار میں نماز

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے تو سود خور اگر نماز کر رہا ہو تو اُس کی اقتدار میں نماز پڑھنی جائز قرار دے دی ہے۔ فتوے ملاحظہ ہو۔
 سے نمبر ۱۲:- جو شخص بیابج لیتا ہو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر کہلا سکتا ہے تو اُس کی نماز جائز ہے یا نہیں۔ اگر نماز جائز ہے تو اُس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۲:- سود خور سود کو اگر حرام جانتا ہے۔ تو مسلمان کہلا سکتا ہے۔ اور اگر لباس اس کا سود کی آمدنی کے سوا حلال کماٹی کا ہے۔ تو نماز بھی جائز ہے۔ اگر شخص سود کی کماٹی سے ہے تو جائز نہیں۔ حدیث میں ہے کہ ناپاک کماٹی کے کپڑے سے نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے۔ لیکن اگر نماز پڑھا رہا ہو تو اُس کے پیچھے اقتدار درست ہے۔ (اخبار المحدث امرتسرہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ)

کنجری کی وہ کماٹی جو اُس نے بے حیائی اور کنجری بازی سے حاصل کی ہے۔ اکابر و مابنیہ نے اُس کے جواز کا فتوے بھی دے دیا ہے۔

زانیہ کا مال حلال ہے

اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ:
 ”ما فظ عبد اللہ غازی پوری کے نزدیک مسک زانیہ کا مال تو رب کے بعد حلال ہے۔“
 (اخبار المحدث امرتسرہ ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء)

کلمہ گو مشرک کے ہاتھ کا ذبیحہ

سوال: کلمہ گو مشرک کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا مُردار۔ اور ایسے شخص کے ہاتھ سے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت مسلمان کو کھانا شرعاً کیا ہے؟
جواب: کلمہ گو مسلمان جو شرک کرے وہ عند اللہ تو مشرک ہی ہوگا۔ مگر احکام دنیویہ میں وہ مسلمانوں ہی کے حکم میں ہوگا۔ لہذا اس کا ذبیحہ مثل اس مشرک کے نہ ہوگا۔ جو کلمہ گو نہیں۔ (المحدث امرتہ ص ۲۱ جزری ص ۱۹۱)

دہائیوں کے اہم مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے تو کافر کا ذبیحہ بھی حلال قرار دے دیا ہے۔

کافر کا ذبیحہ حلال ہے!

دہائی مولوی وحید الزماں نے لکھا ہے :
'وَكَذَلِكَ دَبِيحَةُ الْكَافِرِ أَيْضًا حَلَالٌ'۔ اور اسی طرح کافر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور بھی حلال ہے۔
(نزل الابراء ص ۳ مطبوعہ بنارس)

کو ا کھانا ثواب ہے

مسئلہ: جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں۔ تو ایسی جگہ اس کو ا کھانے والے کو کچھ ثواب ہو گا یا نہ ثواب ہوگا۔ نہ عذاب۔
الجواب: ثواب ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۵ ج ۲)

شہر کے دیوبندیوں نے میدان حضرت امام صاحب علیہ الرحمۃ میں عطار اللہ بخاری کی برسی منائی جس میں شور و شکر کا شمیری اور تاج الدین انصاری نے تقاریر کی تھیں۔ اب شور و شکر کا شمیری کی برسی بھی دیوبندی مناتے ہیں۔ حکومت خود قافداً اعظم کی برسی مناتی ہے اور جگہ جگہ پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں۔ لہذا وہابیوں کے فتوے کے مطابق یہ سب برسیاں منانے والے جس میں حکومت اور عوام دونوں شامل ہیں۔ بدعتی ہو گئے اور وہابیوں کے دوسرے فتوے کے مطابق بدعتی ملعون ہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ حکومت پاکستان اور اہل لیان پاکستان وہابیوں کے نزدیک ملعون ہوئے۔ وہابیوں کے روپڑی صاحب کے فتوے کے مطابق گائے کی قربانی میں اگر بدعتی شریک ہوا تو سب کی قربانی ضائع جائے گی تو نتیجہ نکلا کہ قائد اعظم کی برسی منانیوالے حکام اور عوام اگر کسی گائے کی قربانی میں حصہ والے تو سب کی قربانی ضائع جائیگی۔

حقہ اور نسوار مکروہ نہیں

امام ابوبکر بنیہ ثنائیہ اللہ امرتسری نے فتوے دیا ہے کہ :

”حقہ اور نسوار کی نہ حرمت ملتی ہے نہ کراہت“

(اخبار المجدیث امرتسری، مارچ اپریل ۱۹۱۶ء)

ناظرین کرام! اکابر وہابیہ نے وہابیوں کو کھانے کی ایسی غذا میں کھانے کی تعلیم دی ہے۔ ہو سکتا ہے اسی وجہ سے ان میں ادب و احترام کا مادہ نہیں۔ قبلہ جو کہ ہر مسلمان کے لیے قابل عزت ہے مگر اکابر وہابیہ نے عوام کے ذہن سے اُس کی عظمت بھی ختم کرنے کی کوشش کی۔

قارئین کرام :- وہابیہ کے سردار مولوی ثنائیہ اللہ امرتسری کا فتوے ہے کہ حقہ کی نہ حرمت ملتی ہے نہ کراہت مگر وہابیوں کے دوسرے امام حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کا فتوے ہے کہ

حقہ حرام ہے

حقہ حرام ہے۔ اس سے بچنا واجب ہے (صحیفہ المجدیث کراچی ص ۱۶، ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ)

وہابیوں کیلئے لمحہ فکریہ | بھی حرام ہے اور حقہ بھی مگر وہابی گیارہویں شریف کا کھانا
احتراز کرتے ہیں، مگر حقہ، سگریٹ عام پیتے ہیں حالانکہ دونوں چیزیں ان کے نزدیک حرام
ہیں ایک سے احتراز اور دوسرے کا اشتیاق وہابیہ کی یہ الٹی منطق اس حقیقت کا بین ثبوت
ہے۔ ان کے عقائد خود ساختہ میں ہیں۔

حقہ نوش کو امام مقرر کرنا ٹھیک نہیں

س۔ حقہ نوش کو امام مقرر کرنا اور اُس کے پیچھے پنج وقتی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟
ج۔ ایسے شخص کو ہمیشہ کے لئے امام بنانا ٹھیک نہیں ہے۔
(صحیفہ الہمدیث کراچی ۲۹ یکم شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ)

تمباکو والا پان کھانا یا پینا حرام ہے

سوال۔ کیا تمباکو کا پینا اور کھانا حرام ہے یا حلال؟

حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی جواب دیتے ہیں رقمطراز ہیں۔

جواب۔ تمباکو کے استعمال کا طریقہ عموماً آجکل عموماً حقہ یا سگریٹ پینا ہے یا پان وغیرہ کھانا ہے
اور یہ تین وجہ سے حرام ہے۔ (فتاویٰ الہمدیث ص ۳۱۸ ج ۳)

ناظرین کرام۔ وہابیوں کے نزدیک گیارہویں شریف حرام ہے۔ پان تمباکو والا حقہ اور سگریٹ

بھی حرام ہے۔ مگر پان تمباکو والا حقہ اور سگریٹ نوش فرماتے ہیں مگر گیارہویں شریف کے چاول
نہیں کھاتے۔ یہ عجیب ان کی الٹی منطق ہے۔

گرا مو فون سننا حرام ہے

وہابیوں کے حافظ عبد اللہ روپڑی نے فتوے دیا ہے کہ گرا مو فون کا سننا واقعی حرام
ہے۔ (فتاویٰ الہمدیث ص ۲۸۲ ج ۳)

قارئین حضرات! انصاف کریں کہ ولایت کے نزدیک گیارہویں شریعت بھی حرام ہے مگر گراموفون اکثر و بیشتر ولایتوں کے گھروں میں ہے۔ اب اس سے بڑھکر ٹیلیوژن ہے ٹیلیوژن ہر ایک ولایت کے گھر میں۔ مگر گیارہویں شریعت کو نہ ولایت دیکھ پاتا ہے اور نہ ہی کوئی ولایت۔ مگر ۷-۲ ولایت اور ولایتوں کو مرغوب ہے معلوم ہوا کہ ان میں صرف تعصب اور عناد ہی ہے ویسے تحقیق کچھ بھی نہیں۔

گراموفون سننے والے پر تعزیر

حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کا فتوے ہے کہ گراموفون کا سننا واقعی حرام ہے۔ سننے والا چونکہ مجرم ہوتا ہے۔ اس لئے اس پر اس کی حسبِ حیثیت تعزیر لگانی چاہیے تاکہ آئندہ کے لئے اس کو تنبیہ ہو جائے خواہ جو تے مارے جائیں یا مناسب تادان لگا دیا جائے یا اس کا بھانڈا پھینک دیا جائے۔ اگر گناہ کر کے اس پر اڑ جائے تو کفر کا خطرہ ہے اور اس صورت میں نکاح بھی خطرہ میں پڑ جاتا۔ (فتاویٰ الہمدیث ص ۲۸۲ ج ۳)

حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کو

غلط غذا دی ہے

نام نہاد مبلغ اسلام مودودی صاحب نے تصوف کو مسلمانوں کے لئے زہر قاتل قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ پہلی چیز جو مجھ کو حضرت مجدد الف ثانی کے وقت سے شاہ صاحب اور ان کے خلفا تک کے تجدیدی کاموں میں کھٹکی ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی باری کا پورا اندازہ نہیں لگایا۔ انسان کو پھر وہی غذا دیدی جس سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت تھی۔ (تجدیدِ دینیات ص ۷۷)

امام غزالی علیہ الرحمۃ کی تبلیغ میں نقائص

مودودی صاحب بارگاہ نبوی کے حضوری امام غزالی علیہ الرحمۃ پر بھی تنقید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

امام غزالی کے تجدیدی کاموں میں علمی اور فکری حیثیت سے چند نقائص بھی تھے۔ اور وہ تین عنوانات پر تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔

ایک قسم ان نقائص کی جو حدیث کے علم میں کمزور ہونے کی وجہ سے ان کے کام میں پیدا ہوئے دوسری قسم ان نقائص کی جو ان کے ذہن پر عقلیات کے غلبے کی

وجہ سے تھے۔ اور تیسری قسم ان نقائص کی جو تصوف کی طرف ضرورت سے زیادہ مائل ہونے کی وجہ سے تھی۔ (تجدید و احیائے دین ص ۵۴)

مولانا رومی اور جامی علیہما الرحمۃ کی توہین

وہابیوں کے مولوی نور محمد سوتروی نے لکھا ہے۔

ایہ جامی کتا بھونکیا اندر تحفے کفرانوالے
جو رومی دسے پچھلگ اوہ کافر سٹرن منہ کالے

(شہاز شریعت ص ۱۳۲)

قارئین کرام! بغیر مقلدین وہابی جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے نزدیک تقلید شرک، کفر نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں۔ جبکہ اکابر محدثین عظام مفسرین کرام اور اولیاء کاملین سب کے سب مقلد تھے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہما الرحمۃ کی تصانیف الانصاف اور بستان المحرثین کا مطالعہ فرمائیں۔ تو حقیقت واضح ہوگی۔ مگر ان حضرات کے نزدیک مقلد اندھا ہوتا ہے۔ اور مشرک بھی۔ وہابی اکابر کے چند ایک حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

تقلید جہالت، بدعت اور سنتِ ہیود ہے

شمارۃ تیسری کے اخبار میں ہے کہ:

”تقلید کرنا جہال کا کام ہے۔“ (اخبار المحدثین حدیث امرتسر ۱۳ اپریل ۱۹۳۳ء)

”پیر مقلد جو تقلید شخصی کو شرعاً واجب سمجھتا ہو۔ وہ صاحبِ علم و صاحبِ شہ نہیں۔“ (اخبار المحدثین امرتسر ۱۳ اپریل ۱۹۳۴ء)

”مقلد ہونا جہال کا کام ہے۔“ (اخبار المحدثین امرتسر ۱۳ اپریل ۱۹۳۴ء)

”وہابیوں کے مولوی حکیم ابوبکری علی محمد شاہ جہان پوری نے لکھا ہے۔“

”تقلید بدعت ہے۔“ (الارشاد الی سبیل الرشاد ص ۸)

”تقلید سنتِ ہیود ہے۔ اور تقلید کے طریقہ کی ابتداء ہیود سے ہوئی ہے۔“

(الارشاد الی سبیل الرشاد ص ۸)

تقلید شخصی شرک ہے۔ اور مقلدین اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لہذا ان کے پیچھے نماز

نہیں پڑھنی چاہیے۔ (صحیفہ المحدثین کراچی ص ۲ یکم صفر ۱۳۸۳ھ)

مودودی صاحب نے تقلید کو ناجائز اور بہت بُرا کہا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

”میرے نزدیک صاحبِ علم آدمی کے لیے تقلید ناجائز اور گناہِ بلکہ اس سے

بھی کچھ شدید تر چیز ہے۔“ (رسائل و مسائل ص ۲۴ ج ۱)

ناظرینِ کرام! اکابر و ہاتھ کی مندرجہ بالا تحریرات سے دُنیا تے اسلام کے عظیم المرتبت محدثین

کرام اور اولیاءِ عظام علیہم الرحمۃ جہال، سنتِ ہیود پر کاربند بدعتی، علم و فضل اور رشد و ہدایت سے

خالی ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ سب محدثین اور اولیاءِ کاملین مقلد ہوتے ہیں صحاحِ ستہ والے

محدثین بھی مقلد تھے۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ”الانصاف“

میں تحریر فرمایا ہے۔

وہابیوں کے عظیم المرتبت مولوی محمد حسین صاحبِ بٹالوی نے بھی ایسی حقیقت

کی تصدیق ان الفاظ میں کی ہے۔

’بہت سے اصحاب طبقات نے آئمہ حدیث جامعین صحاح ستہ امم بخاری وغیرہ کو بھی امام شافعی کے مذہب کی طرف منسوب کیا ہے اور شافعی قرار دیا ہے۔‘ (اشاعت السنۃ ص ۷۷ فصیحت نامہ ص ۲)

بٹالوی صاحب نے اپنے فصیحت نامہ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو بھی حنفی مقلد ان الفاظ میں لکھا ہے۔

’متاخرین سے حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کی اولاد میں جن کا اہلحدیث اور پھر حنفی ہونا ان کی تصانیف سے عیاں ہے۔‘ (اشاعت السنۃ ص ۷۷)

وہابیہ نجدیہ کے اپنے اکابر مثلاً ابن تیمیہ، ابن قیم اور محمد بن عبد الوہاب نجدی بھی ان کے ان فتوؤں سے محفوظ نہ رہتے ہوئے جاہل، علم و فضل، رشد و ہدایت سے خالی، سنتِ یہود کے پیروکار ثابت ہوئے کیونکہ یہ تینوں حضرات مقلد کہلاتے تھے اور اپنے آپ کو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا مقلد ظاہر کرتے تھے۔

لو آپ اپنے دام میں ضیاء آگیا!

وہابیوں کے میاں نذیر حسین دہلوی بھی حنفی کہلاتے تھے جس کا تذکرہ خود وہابیوں کے مجتہد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے فصیحت نامہ میں ان الفاظ میں کیا ہے :

’حضرت شیخنا و شیخ اکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب شمس العلماء دہلوی بھی ایسے ہی تھے کہ وہ اہلحدیث کے سردار بھی تھے اور حنفی بھی کہلاتے اور حنفی مذہب کی کتب ستون و شرح اور فتاویٰ پر فتوے دیتے

ان ہی کی یہ روش ایک مدت مشاہدہ کر کے خاکسار نے رسالہ نمبر ۶ جلد ۲ کے صفحہ (۲۰۱) اپنے بعض اخوان اور احباب اہلحدیث کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اگر ان کو اجتہاد مطلق کا دعوے نہیں اور جہاں نص قرآنی اور حدیث شریعہ وہاں تقلید مجتہدین سے انکار نہیں۔ تو وہ مذہب حنفی یا مذہب شافعی کی طرف

اپنے آپ کو منسوب کریں اور اہلحدیث حنفی یا اہلحدیث شافعی کہیں۔ اور خاکسار خود اس مشورہ پر عمل کر چکا ہے۔ مجھ سے کوئی میرا مذہب پوچھتا ہے تو میں ہی کہتا ہوں کہ میں اہلحدیث حنفی ہوں۔ (اشاعت السنۃ ص ۶۷ فصیح نامہ ص ۳) وہابیوں کے مولوی محمد حسین ثبالی اپنی جماعت کے مولویوں کو مخاطب کرتے ہوئے ان کو جاہل اور خوشامدی مولویوں کا مقلد قرار دے کر لکھتے ہیں کہ:

ایں کار از تو آید و مرداں چنین کنند !
آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو !

۴ امام ابو حنیفہ کی تقلید چھوڑی اور خود غرض خوشامدیوں علماء زمانہ اور جاہل اہل مطالع کی تقلید اختیار کی۔ (اشاعت السنۃ ص ۶۷ نمبر ۶ جلد ۲۱)

وہابیوں کے مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے بھی اپنے بھائیوں کی عجیب کاری کا تذکرہ ابن الفاظ میں کیا ہے :

”ہمارے اہلحدیث بھائیوں نے ابن قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ اور مولوی اسماعیل دہلوی کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔ جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا۔ بس اُس کے پیچھے پڑ گئے۔ برا بھلا کہنے لگے۔ بھائیو ذرا غور کرو اور انصاف کرو جب تم نے ابو حنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑ دی تو ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں۔ ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے۔“

(حیات وحید الزمان ص ۱۲۱)

ناظرین خیر کرام :- دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کے اکابر کے نزدیک نبی پاک، صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے روضہ اطہر قبر منور کا بھی کوئی احترام نہیں۔ ثبوت کے طور پر دیوبندی اور وہابی اکابر کی تحریریں درج کی جاتی ہیں۔

روضہ اطہر کے متعلق

عقائد

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بت ہے

سعودیہ نے ایک کتاب شرح الصدور شائع کی ہے جس کے حاشیہ پر انہوں نے لکھا ہے کہ

فَالْقَبْرُ الْعَظِيمُ الْمُقَدَّسُ وَ
شَيْءٌ وَصَلَكُمْ بِحُلِّ مَعَانِيهِ
الْوَشْيَةِ لَوْ كَانُوا
يَعْقِلُونَ .
(حاشیہ شرح الصدور ص ۲۵ مطبوعہ سعودیہ)

دلاویروں کے امام محمد بن عبد الوہاب نجدی کی رسولؐ کے زمانہ تصنیف کتاب التوحید کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

فَكُلُّ مَا تَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللَّهِ
مِنْ نَائِدٍ أَوْ كَوَلِّبٍ أَوْ قَبْرِ صَلَاحٍ
أَوْ غَيْرِ صَلَاحٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ
فَهُوَ مَسْئُومٌ .
ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ آگ ہو یا ستارہ یا کسی بزرگ کی قبر ہو۔ یا بزرگ نہ بھی ہو پس اور اُس کے علاوہ تو وہ بُت ہے۔

(کتاب التوحید ص ۱۸)

۱۔ شرح الصدور صفحہ ۲۰ کا فوٹو صفحہ ۲۰۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

وقفلة تعالى

شرح الصدوق

بتحريم رفع القبور

ورفع الزينة عما يحوز وما لا يحوز من الغيبة
والدواء العاجل في دفع العدو الصائل

تصنيف الامام المجدد

محمد بن عبد الوهاب

المتوفي سنة ١٢٠٦ هـ رحمه الله

طبعت على نفقة الفقير لله تعالى

مسعد بن محمد بن عبد العزيز آل سعود

شرح الصدوق كاتيل

ولا شك ان غالب هؤلاء المفرورين المخدوعين لو طلب منهم طالب ان ينذر بذلك الذي نذر به لقبر ميت على ما هو طاعة من الطاعات وقربة من القربات لم يفعل ، ولا كاد .

فانظر الى اين بلغ تلاعب الشيطان هؤلاء ؟ وكيف رمى بهم في هوة بعيدة القمر ، مظلمة الجوانب ؟ فهذه مفسدة من مفاصد رفع القبور وتشيدها ، وزخرفتها وتجصيصها .

ومن المفاصد البالغة الى حد يرمي بصاحبه الى وراء حائط الاسلام ، ويلقيه على أم رأسه من اعلى مكان الدين : أن كثيراً منهم يأتي بأحسن ما يملكه من الأنعام واجود ما يحوزه من المواشي فينحره عند ذلك القبر ، متقرباً به اليه ، راجياً ما يضر حصوله له منه . فيهل به لغير الله ، ويتعبد به لوثن من الاوثان إذ انه لا فرق بين النعائر لأحجار منصوبة يسمونها وثناً ، وبين قبر لميت يسمونه قبراً (١) . ويجرد

(١) ان الوثنية في كل وقت ملة واحدة ، اوساها الشيطان الى اوليائه بأسماء مختلفة . والحقيقة فيها واحدة . كما ان التوحيد واحد على لسان كل المسلمين . وما عظم الوثني الاول حجراً ولا شجراً إلا لأنه نال البركة — بزعم الكاذب — من اتسابه الى الولي : اللات او العزى وغيرهما من زعموم وسائط بين الربوبية والبشرية ، وانهم ابناؤهم ربهم من توره . قال القبر العظيم المقدس ون وصم بكل معاني الوثنية لو كان الناس يعقلون ، لأن الاوثان في الجاهلية انما كانت باسم اولياء . كما ذكر الله ذلك في القرآن ما لا يحصى . ولقد كان العرب يقسمون بالله انهم حنفاء ليسوا مشركين .

وہابیوں کے امام نراب صدیقہ حسن بھوپالوی نے لکھا ہے کہ
نحو آن و نحر بر قبر او تو تسل بر سے و طلب حاجات از وہے بعینہ ہماں است
کہ اہل جاہلیت آنرا میگردند غایت آنکہ اہل جاہلیت آنرا منعم و دشمن مے نامیدند و
ایشانرا ولی و قبر و مزار و روضہ و مشہد و مقبرہ مے نامند۔

(ہدایۃ السائل فارسی ص ۲۰۹ مطبوعہ مجدد پال)

صالحین میں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم
السلام و السلام بھی شامل ہیں۔ اس سے واضح ہے کہ وہابیوں کے نزدیک امام
الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مطہرہ کا گنبد اور قبہ ایک بت ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبہ شرک و الحاد کا بہت بڑا ذریعہ ہے

وہابیوں کے امام محمد بن عبدالواہب نجدی کے پوتے عبدالرحمن نجدی نے اپنے
دادا کی کتاب التوحید کی شرح فتح المجید میں لکھا ہے کہ

فَاتَ هَذِهِ الْقُبَابَ وَالْمَشَاهِدَ	بیشک یہ تمام قبے، مشاہد اور
الَّتِي صَادَتْ عَنْظَمَ ذَوِ الْقَعَةِ	زیارت گاہیں جو شرک اور الحاد
إِلَى الشِّرْكِ وَالْإِلْحَادِ وَالْأَكْبَرِ	کا بہت بڑا ذریعہ بن چکی ہیں۔ اور
وَسَبِيلَةٍ إِلَى هُكْمِ الْإِسْلَامِ	اسلام کو مٹانے اور اس کی بنیادوں
وَتَحْرَابِ بَنِيَانِهِ غَالِبٌ	کو کھوکھلا کرنے کا بہت بڑا وسیلہ ہیں۔

فتح المجید شرح کتاب التوحید ص ۲۰۹ مطبوعہ مصر ترجمہ امیر المومنین

لے وہابیوں کے مجدد ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ ہر رسول نبی اور ولی ہوتا ہے۔
(الفرقان بین اولیاء الرحمن والشیطن)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر قبہ بہت بڑی جہا ہے

دلاویروں کے بہت بڑے امام محمد بن اسماعیل عیسیٰ نے لکھا ہے کہ

دَقَانٌ كُنْتُ هَذَا قَبْرُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
عُمِّرَتْ عَلَيْهِ قَبَّةٌ عَظِيمَةٌ
الْفِقْتُ فِيهَا الْأُمُورُ (قُلْتُ)
هَذَا جَهْلٌ عَظِيمٌ بِحَقِيقَتِهِ
الْحَالِ ۝

اگر تو سوال کرے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جو ایک بہت بڑا قبہ تعمیر کیا گیا ہے اور اس پر بہت مال خرچ کیا گیا ہے یہ شرعاً کیسا ہے میں (محمد بن اسماعیل) جواباً کہتا ہوں کہ یہ یقیناً بہت بڑی جہالت ہے۔

(تظہیر الاعتقاد ص ۲۶)

دلاویروں کے امام ابن قیم نے بھی یہی لکھا ہے کہ

قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ست بروے قبہ عظیم بنا
ساختم و تعمیر کرده اند و اموال کثیرہ بر آن اتفاق نموده زیرا کہ این جہل عظیم است
(ہدایۃ السائل ص ۳۱۹)

قبروں پر قبہ بنانا حرام ہے

دلاویروں کے حافظ عبد اللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ

قبروں پر قبہ بنانا حرام ہے۔ (رد بدعات ص ۵)
قبروں پر قبہ بنانا شرع میں ایک منکرا (بڑے کام) ہیں
(رد بدعات ص ۶۵)

سجلیوں کے احمد عبد الغفور عطار رقمطراز ہیں۔

بلاشبہ قیے اور قبر میں مبت پرستی اور خرافات و بدعات کا منبع ہیں۔
(کتاب محمد بن عبد الوہاب ص ۱۲۵)

روضہ اطہر کو گرانا واجب ہے

وہابیوں کے نواب ضدیتِ حسنہ خواہ کے بیٹے نور الحسنہ مجبوراً یوحیٰ نے لکھا ہے کہ

از بنا بر قبر نہی آمدہ پس بر ہر چہ مرفوع یا مشرف بودن قبر لغتہ گراست آید
از منکاتِ شریعت باشد و انکار براں و برابر ساختن بنجک واجب است بر
مسلمین بدون فرق در آنکہ گویند باشد یا غیر۔

لغت کے لحاظ سے ہر اُس چیز پر جو اٹھی ہوئی ہو قبر کا لفظ صادق آتا ہے اور
وہ شریعت کے منکات سے ہے۔ اس سے منع کرنا اور اُسکو مٹی کے برابر کرنا مسلمانوں
پر واجب ہے۔ بغیر کسی امتیاز کے۔ گویند کی قبر ہو یا کسی اور کی ہو۔ (عرف المبادی ص ۱۷۱)
ابن قیم کے نزدیک قبروں پر جو بقیے بنے ہوئے ہیں۔ ان کو گرا دینا واجب ہے۔
(فتح المبدی شرح کتاب الترمذی ص ۱۷۱)

ناظرین کرام! آپ نے وہابیہ نجدیہ کے اکابر کے عقائد جو انہوں نے سرورِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف۔ روضہ مبارکہ گنبدِ خضریٰ اور دیگر اولیا و کلام
کی قبور پر بنے ہوئے قبور اور گنبدوں کے متعلق اپنی کتابوں میں لکھے ہیں۔ ملاحظہ کئے ہیں۔
ان وہابی مولویوں کے اپنے مکانات کو دیکھئے تو عمدہ بلد گئیں ہیں۔ دو منزلی بکہ سہ منزلی ہیں جس

لے اس لئے وہابیوں کو قبریں نہیں بنانی چاہیے۔ بلکہ مڑھیاں بنائیں اور وہابی اپنے بڑوں کو
قروں کو کھود ڈالیں۔ کیونکہ قبریں ان کے نزدیک مبت پرستی اور خرافات کا منبع ہیں۔
(فیقر محمد منیا، اللہ القادری عفرلہ)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اولیاء اللہ کی قبور کو روضہ فرمایا ہے مگر وہابی ہیں کہ اُن کو بُت۔ شرک والحاد کا بُت بڑا ذریعہ وغیرہ قرار دے رہے ہیں۔ اور ان کو گرانا واجب قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پر پاؤں رکھنے کی بہت ہدایت دہی فرمائی ہے۔ مگر یہ ایسے باغی رسول ہیں۔ ان کو گرانا واجب قرار دے رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی کتبے بنے ہوئے تھے۔ اگر قبول کو گرانا واجب ہوتا تو امام المسلمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ضرور اُس کو گرا دیتے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامَ کَے کتبے سے ٹیک لگا کر ہم کو خطاب فرمایا نیز فرمایا کہ جنت میں سوائے مسلمان آدمی کے کوئی شخص داخل نہ ہوگا۔

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اصحاب کہف کے مزارات پر گنبد

نہایت ہی مستند تفسیر ماریں فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُيُوتًا لِّتَغِيرَ فِيهِمُ

کھلا ہے کہ

جب اصحاب کہف علیہم السلام ارضِ ان کر اللہ تعالیٰ نے وفات دی تو لوگوں نے ان کے کہا ان پر عمارتیں بنائیں تاکہ ان کی عمارت بنائی جائے تاکہ لوگ بدعتیہ کی سے ان کی قبروں پر پاؤں نہ رکھیں اور اس عمارت سے

فَقَالُوا حَيِّنْ تَوَفَّى اللّٰهُ اَلْعَلْبُ اَلْكَفِّ (وَابْنُوا عَلَيْهِم بُيُوتًا) اَنَّهُ عَلَىٰ بَابِ كَلْفِهِمْ لَسَلَا يَتَطَرَّقُ اِلَيْهِمُ النَّاسُ حَتّٰى يَكْرِ بِتَبْتِهِمْ وَمَا قَطَعَتْ عَلَيْهِمَا كَمَا حَفِظْتَ ثَرْوَةَ رَسُوْلٍ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کی آرام گاہ کی حفاظت ہو جائے گی۔
یا الخطیئة

جیسا کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر شریف کی حفاظت گنبد شریف سے کی گئی ہے۔ (تفسیر مدارک صلاح ۳ مطبوعہ مصر)

تفسیر وحدیث کے حوالہ سے معلوم ہوا کہ ولابیہ نجد یہ کائنات اور قبہ جات اور گنبدوں کا گرانما صرف حنا و ادرفنس کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ ولابیہ نجدیہ کے قاضی شوکانی نے خود اپنی مشہور کتاب نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ تَحْرِیْمُ دَفْنِ النَّبِیِّ ظَنِّیَّ قَبْرُکُوْا دُنْیَاکُمْ کَرْنِیَّ حَرْمَتِ ظَنِّیَّ یعنی یقین نہیں ہے۔ (نیل الاوطار ص ۱۱)

نبی پاک اور دیگر انبیاء اور اولیاء کی قبور کی زیارت کے لئے سفر کرنا شرک ہے۔

ولابیوں کے محمد بن عبد الہاب نجدی کے پوتے عبدالرحمن نے قبور کے لئے سفر کرنا ابن تیمیہ کے نزدیک شرک کے اسباب سے لکھا ہے کہ

عقیدہ ۱۰۔ وَهَذَا هِيَ الْمَسْأَلَةُ الَّتِي أَفْتَى فِيهَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ أَفْنَى مِنْهُ مَسَافَرَةُ الْجَزْزِ ذِيَادَةً قَبْرٍ الْأَنْبِيَاءِ وَالْعَالَمِينَ (فتح البہار شرح کتاب التوحید ص ۲۱۵)

اور اس مسئلہ پر ابن تیمیہ نے فتوے دیا ہے جس شخص نے محض انبیاء کرام اور صالحین کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کیا۔ (روہ مشرک ہے)

ابن تیمیہ کی معنوی اولاد میں سے اسماعیل دہلوی قلیل نے بھی لکھا ہے کہ عقیدہ ۱۰۔ ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے۔ یا وہاں روشنی

کرے۔ غلاف ڈالے۔ چاند چڑھاوے۔ ان کے نام کی چھڑی کھڑی کر کے روضہ ہنوتے وقت لٹے پاؤں چلے۔ اُن کی قبر کو بوسہ دیوے۔ موچل چلے اسپر شامیانہ کھڑا کرے پوکھٹ کو بوسہ دیوے۔ ہاتھ باندھ کر التجا کرے۔ مراد مانگے۔ مجاور بن کر بیٹھ ہے۔ وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنے۔ اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اُس پر شرک ثابت ہوتا ہے اس کو شرک فی العبادۃ کہتے ہیں۔
(تقویۃ الایمان ص ۱۲)

نبی پاک کے روضہ پر سلام کرنا منع ہے

عقیدہ ۱۰۔ تقدیر اور ارادۃ قبر نبوی پر سلام کے لئے جانا ممنوع ہے۔
شریعت نے اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیا۔ (ہدایۃ المستفید ص ۸۱ ج ۱)
عقیدہ ۱۱۔ قبر نبوی کے پاس آکر مسئلۃ والسلام کہنے یا دہاں نماز پڑھنے یا دعا وغیرہ کرنے کی شریعت اسلامیہ میں کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ اس سے روکا گیا ہے۔
(ہدایۃ المستفید ص ۸۱ ج ۱)

سوال ۱۰۔ یہ حدیث کہ جس نے میرے روضے کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی صبح ہے یا نہیں؟
جواب ۱۔ قبر یا روضہ کی نیت سے جانا مراعاتہ ممنوع ہے۔

(صحیفہ الحمد للہ کراچی ص ۲۳ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ)

حافظ عبداللہ روپڑی رقمطراز ہیں کہ

عقیدہ ۱۲۔ طالب علم اور دیگر مزدوریات کے لئے سفر کا کوئی حرج نہیں صرف کسی جگہ کی طرف جس میں قبر نبوی بھی داخل ہے۔ ثواب کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کوئی یہاں سے مسجد نبوی کی نیت پر سفر کرے اور وہاں پہنچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرے تو اس کا کوئی حرج نہیں بلکہ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔
(مسئلہ زیارت قبر نبوی ص ۱۸)

روپڑی صاحب دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ

عقیدہ ۱۰۔ وہاں سفر کرنا زیارت کے لئے جائز نہیں۔ بلکہ مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیئے۔ جب مسجد نبوی میں نماز سے فارغ ہو جائے تو قبر کی بھی زیارت کرے۔
(سماع موتی ص ۱۱)

دہابیوں کے سردار مولوی شہناز اللہ امرتسری سے کسی سوال کیا۔
عقیدہ ۱۱۔ کس آیت یا حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے روضہ مبارک پر زیارت کے لئے حاضر ہونا حرام ہے۔

امرتسری نے اس کا جواب دیا ہے۔
حرام کا فتویٰ قرہم نے دیا نہیں۔ البتہ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے اسی ضمن میں دوسرا کام بھی ہو جائے۔ تو جائز ہے۔

(فتاویٰ شنائیہ ص ۱۷ ج ۱ مطبوعہ بیٹی)

عقیدہ ۱۲۔ مرزا تادیانی کے عمد و معاون مولوی شہناز اللہ امرتسری نے مزید لکھا ہے کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر سفر کر کے جانا۔ میرے ناقص علم میں ثابت نہیں بلکہ بظاہر حدیث کے خلاف ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۱۶ اگست ۱۹۱۲ء)

مولوی اسماعیل دہلوی ص قتلہ نے لکھا ہے کہ

عقیدہ ۱۳۔ اولیاء اللہ کے قبروں کی زیارت کے واسطے آنا اپنی بدعات میں سے ہے اور ان سفروں میں اگرچہ تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ اور یہ سفر ان کو شرک کے ظلمات اور اللہ تعالیٰ کی غضب کی وادی میں پہنچاتے ہیں۔ (صراط مستقیم ص ۵۹)

لے دہابیوں کے سردار کس طرح صریحاً کذب بیانی سے کام لیا ہے جس فرقہ کے سردار کو جھوٹ بولتے تشرم نہیں آتی اس فرقہ کے دوسرے مولویوں اور اعلیٰ مقتدوں کو جھوٹ بولتے کیسے شرم و حیا آئیگی۔ فقیر ملتوں میں دہابی مولویوں کو دینا دانستہ جھوٹ بولتے دیکھ کر حیران ہوتا تھا۔ مگر جب سے امرتسری کا یہ بیان پڑھا ہے وہ سب حیرانگی دور ہو گئی اور یقین آ گیا کہ ان کو اپنے بڑوں کا یہی سبق ہے کہ خوب دل کھول کر جھوٹ بول کر فقیر ملتوں میں دہابی مولویوں کے جھوٹ عنقریب شائع کر رہا ہے۔

تاریخ کرام! دہا بیتہ نجدیہ کے مندرجہ بالا عقائد آپ نے پڑھے۔ پڑھتے ہی سمان کا دل لرز جاتا ہے۔ مگر ان انا عاقبت اندیش حضرات کو قطعاً کچھ خیال نہ آیا کہ ہم رسولِ مختتم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ اور قبر الزور کے متعلق کیا لکھ رہے ہیں۔ اب احادیث شریفہ کی روشنی میں زیارتِ قبر نبوی کی شان ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کا یہ ارشاد ہے کہ

مَنْ ذَاكَ قَبْرِي دَجَبْتُ لَهُ شَفَاعَتِي۔
جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔

دارقطنی۔ شرح المناسک لابن عمر۔ میح ابن خزیمہ۔ شفاہ السقام ص ۱۸۱ شرح شفا۔
علامہ قاری

بذب القلوب۔ مدارج النبوة۔ فضائل حج ص ۱۲۲ ذوالوفاء المسعودی۔ کتب الوفا لابن جوزی ص ۱۲۲

مَنْ جَاءَنِي ذَا شَأْنٍ لَا يَلِيْمُهُ إِلَّا زِيَادَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا (طبائی فضائل حج ص ۱۲۲ شفاہ السقام ص ۱۸۱)

سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات تو فرمائیں کہ میری قبر کی زیارت کی نیت اور ارادہ کر کے آنے والے کچھ میری شفاعت اور سفارش لانی ہے۔ مگر وہابیوں کے اکابر یہ کہیں کہ وہ حرام کار اور مشرک ہو جا کہے۔ (نمود باللہ من ذالک)

مَنْ ذَاكَ فِي مُتَعَبِّدًا كَانَ فِي جَوَادِي يُؤَمِّرُ الْقَيْمَةَ۔
جو شخص ارادہ کرے کہ میری زیارت کرے وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف ص۔ فضائل حج۔ شفاہ السقام ص ۱۲۲ بذب القلوب فارسی)

حَجَّ الْبَيْتِ وَلَمْ يَزِدْ فِيهِ جَسْ شَفَاعَتِي۔
جس شخص نے حج کیا۔ اور میری زیارت

نَقَدُ جَنَانِي - نہ کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(شفاء السقام ص ۱۸) شرح شفا علی قاری - جذب القلب فارسی ص فضائل ج ۱ ص ۱۸
دیوبندیوں کے مولوی ذکر یا سہارن پوری نے اپنی کتاب فضائل میں لکھا ہے
علامہ سبکی (علیہ الرحمۃ) نے لکھا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سفر شام سے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لئے عمدہ سندوں سے ثابت
ہے۔ جو متعدد روایات میں مذکور ہے۔ (فضائل ج ۱ ص ۱۹)

مولوی ذکر یا سہارن پوری لکھتے ہیں کہ

متعدد روایات میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ) مستقل
طور پر شام سے اونٹ پر سوار قاصد بھیجا کرتے تھے تاکہ قرطبہ پر ان کا سلام پہنچائیں۔

(فضائل ج ۱ ص ۱۹)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے

نزدیک دعا مانگنا بدعت ہے

دلیبیوں کے مجتہد ذاب صدیق حسنہ محبوب الوری نے اپنا عقیدہ لکھا ہے
کہ :- عقیدہ ۵ :- دعا کر دین نزد قبر مبارک برائے خود بدعت است۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے نزدیک اپنے لئے دعا
مانگنا بدعت ہے۔ (نہج المقبول فلدسی ص ۳۲ مطبوعہ جھوپال)

دیوبندی دلیبیوں کے مولوی حبیب اللہ ندوی نے لکھا ہے

عقیدہ ۵ :- صحابہ و تابعین کے زمانہ میں بڑے بڑے حادثات آئے قحط پڑنے
و بائیس پھوٹیں مگر ایک صحابی نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے قریب
جا کر نہ دعا مانگی اور نہ آپ کو واسطہ بنایا۔ (فاران توحید نمبر کراچی ص ۱۸)

اے افسوس ندوی صاحب میں کچھ ملہ رہا اور کتب معتبرہ کا مطالعہ کر لیتے تو کبھی بھی صحابہ کرام

خدی صاحب نے مزید گل فشانی کرتے ہوئے اکابر اولیاء اللہ اور مسلمانوں کو ایسے قتلے کی تیز دھار سے مشرک بنا دیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ قبروں پر جا کر اہل قبر سے کچھ مانگنا تو کھلا مشرک ہے لیکن قبروں پر جا کر براہ راست اللہ سے مانگنے کی فضیلت و شہادت بھی قرآن و سنت سے کہیں نہیں ملتی۔

تاریخینے کرام :- ولہجوں کی اس کذب بیانی اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے دشمنی کی تردید ولہجوں کے ہی مولوی ذکر یا سہارن پوری کی تحریر سے ہی پیش کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

خلفاء عباسیہ میں سے منظور عباس نے حضرت امام مالک سے دریافت کیا کہ دعا کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چہرہ کروں یا قبلہ کی طرف؟ تو حضرت امام مالک (علیہ الرحمۃ) نے فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف منہ ہٹانے کا کیا عمل ہے جب کہ آپ تیرا بھی وسیلہ ہیں اور تیرے باپ حضرت آدم (علیہ السلام) کا بھی وسیلہ ہیں حضور کی طرف منہ کر کے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے شفاعت چاہو۔ اللہ جل شانہ ان کی شفاعت قبول کرے۔ (علامہ زرقانی (علیہ الرحمۃ) کہتے ہیں)

اس جیسے کو قاضی عیاض (علیہ الرحمۃ) نے معتبر اسناد سے نقل کیا ہے۔ اس کا انکار کرنا ناشائستہ جرأت ہے۔ (شرح مواہب)

علامہ قسطلانی شافعی (علیہ الرحمۃ) نے مواہب میں لکھا ہے کہ نائرین کو چاہیے بہت کثرت سے دعائیں مانگیں اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وسیلہ کریں اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے شفاعت چاہیں کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات اقدس ایسی ہی ہے کہ جب ان کے ذریعہ سے شفاعت چاہی جائے تو حق تعالیٰ شانہ قبول فرمائیں۔

(فضائل نوح ص ۱)

اور تابعین کے عقیدہ پر یہ الزام تراش نہ کرتے صحابہ کرام کا اور تابعین قبہ اطہر پر انہما اور دعا کرتا رہا تو سے ثابت ہے تبلیغی جامع والے اپنے دیوبندی بزرگ کا یہ مریا جھوٹ فضائل نوح کتاب کا ملاحہ کر کے پکڑ سکے ہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک یہود حاضر ہوئے اور قبر اہل بیت پر پہنچ کر گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے جو ارشاد فرمایا وہ ہم نے سنا۔ اور جو اللہ جل شانہ کی طرف سے آپ کو پہنچا تھا وہ آپ نے اس کو محفوظ فرمایا تھا۔ اُس کو ہم نے محفوظ کیا۔ اُس چیز میں جو آپ پر اللہ جل شانہ نے نازل کی (یعنی قرآن پاک) یہ وارد ہے۔

اگر یہ لگ جب اُنہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا۔ آپ کے پاس آجائے اور اگر اللہ جل شانہ سے معافی مانگ لیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کیلئے معاف نہ

ماجھے تو ضرور حق تعالیٰ شانہ کو توبہ قبول کرے گا۔

رحم کرنے والا پاتے۔

اس کے بعد اس پر رونے کہا ہے شک میں نے اپنے نفس پر غلظ کیا ہے اور اب میں آپ کے پاس مغفرت کا طالب بن کر حاضر ہوا ہوں۔ اس پر قبر اطہر سے آواز آئی کہ بے شک تمہاری مغفرت ہر گزٹی۔ (زحادی) (فضائل مع ۲۵۳، مع ۲۵۴)

ولامیوں کے مولوی ذکر یا سہارن پوری ہی علامہ سمبھو دی کی کتاب وفاقہ فہام
کے حوالہ سے سرکار امیر المومنین خلیفہ دوم غلیفہ برحق سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کا واقعہ نقل کرتے ہیں جس سے ولامیہ کے عقائد کا بطلان
اعظم من الشمس ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں قحط پڑا۔ ایک شخص حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت جگمگ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بارش مانگ دیجیے۔ انہوں نے خواب میں حضور

۳۳۳ جذب الطوب ناریں میں بھی یہ روایت موجود ہے (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری عفریہ)

قدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ ارشاد فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ ہے میرا سلام کہہ دو اور یہ کہہ دو کہ بارش ہوگی۔ اور یہ بھی کہہ دینا کہ عَلَیْکَ اَلْکَلْبُ اَلْکَلْبُ (ہوشمندنا اور ہوشیاری کہ مضبوط پکڑی) وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پیام پہنچایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسن کر رونے لگے اور عرض کیا یا اللہ میں اپنی قدرت کے بعد تو کوتاہی نہیں کرتا۔ (دفعہ الوفاء) (فضائل ج ۲۵۵)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر پر صحابہ کرام علیہم السلام بھی حاضری دیتے تھے جیسا کہ جلیل المرتبت محدثین نے نقل فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ

قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَقَفْتُ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى حَقَّتِي
طَلَبْتُ أَمَةً أَفْتَحَ الصَّلَاةَ
فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ انصرفت۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضر ہوئے۔ پھر وہاں کھڑے ہو کر سلام کرنے کے لئے اس مدت تک نماز اٹھائے کہ میں کبھی نماز پڑھنے کے لئے ہاتھ بلند کرے ہوں۔ اس شان ادب کے ساتھ۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ پھر چلے گئے۔

(شفاء السقام ص ۱)

حضرت علامہ تقی الدین سبکی علیہ الرحمۃ محدث نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق روایت نقل فرمائی ہے کہ

عبد الله بن عمر كان إذا
دور من سفر إلى قبر النبي
صلى الله عليه وسلم فقال
سلام عليك يا رسول الله
سلام عليك
يا بكرة سلام عليك يا أبا
الشفاء السقام ص ۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضری دیتے اور السلام علیک یا رسول اللہ۔ السلام علیک یا بکرہ السلام علیک یا ابا

ناظرین کرام :- وہابی اکابر نے نبی اکرمؐ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت سے متعلق عقائد باطلہ انظریات فاسدہ ملاحظہ فرمائیں۔ دراصل وہابیت میں بے ادبی ہی بے ادبی ہے۔ یہ توحید کی آڑ میں گستاخیاں اور بے باکیاں کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی توحید بھی خود ساختہ ہے۔ چنانچہ وہابیوں کے مولوی ابوالقاسم بنارس کی لکھتے ہیں۔

وہابیوں کا کلمہ میں زیادتی کرنا

”اہم حدیث کے ذور کو مرت گند گئی۔ اسی سمت راد زمانہ کی وجہ سے ان کے آدھ خیالات میں انقلاب اور ہمت اگئی اگئی۔ سننے کے اپنے پرانے درود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی بھولنے لگے اور اس کے برائے معلوم کیا کیا ایڑا دکھنے۔“
(اخبار المحدثات، ستمبر ۱۹۱۵ء، ۶ جولائی ۱۹۱۵ء)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عبد الجبار امام اللہ

مولوی شمس الدین امرتسری نے اپنے مسلک کے امام عبد الجبار غزنوی اور ان کے معتقدین کے متعلق لکھا ہے کہ :
”ہمارے ملک میں ایک نئی تہلیث قائم ہوئی ہے جو عیسائیوں کی تہلیث سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قومی کام میں مل کر کام کریں۔ بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب امرتسری جب تک کوئی شخص یہ زمانے کہ لا الہ الا اللہ عبد الجبار

اس حقیقت کو بڑھنے کے لیے وہابی توحید کا مطالعہ فرمائیں۔ قیمت ۲ روپے (فقیر قادری)

امام اللہ: اس سے طاعت جائز نہیں:

(اختیارالحدیث اثر سرمد کالم ۲۵ مارچ ۱۹۱۲ء)

تاریخ! یہ ہے غیر مقلد و ہادیوں کا حال۔ اب دیوبندی و ہادیوں کا حال بھی ملاحظہ فرمائیے۔ چھوٹے میاں سوچھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ! یہ تھا غیر مقلد و ہادیوں کی تحریروں سے ثبوت، اب دیوبندی و ہادیوں کے نام نہاد و مجذو و اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی تحریر سے نئے کلمہ اور نئے درود شریف کی تائید اور ترغیب پیش کی جاتی ہے۔

دیوبندیوں کا کلمہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اشرف علی رسول اللہ

دیوبندیوں کا درود: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
و مولانا اشرف علی

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید تھانوی صاحب کو اپنا ایک واقعہ لکھتا ہے کہ:

”خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی تھانوی) کا نام لیتا ہوں۔ اسے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے اس زبان سے بے ساختہ بجلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو غصہ کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند

شخص حضور کے پاس تھے۔ لیکن اتنے میں میری حالت یہ ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا، بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک پیچ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بے ستور بے حسی تھی اور وہ اثرنا طاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور (اشرف علی) کا ہی خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے اور خیال بندہ مٹ گیا اور پھر دوسری کرٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی

یہ کہتا ہوں :

اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی
 عالمین اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں۔ بے سوز ہوں، زبان
 اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں
 رقت ربی خوب رویا۔ اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث
 محبت ہیں۔ کہا تک عرض کروں ؟
 مولوی اشرف علی تھانوی نے اسکا جواب جو اپنے مرید کو دیا
 وہ یہ ہے :

جواب : اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعون
 تعالیٰ متبع سنت ہے۔

۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ

(رسالہ الامداد ص ۳۵ بابت صفر ۱۳۳۶ھ)

رسالہ الامداد کا صفحہ ۳۳، ۳۵ کا نوٹ صفر ۲۱۹ اور ۲۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

جسٹریٹنگ ۱۶



۶۸۹

کتاب نیرنگی و عجب

وہابی ائمہ کے مسلک پر انوار الواعظین

استاذ اللہ کمال سید رحمانیہ بیادہ علم و مادہ الحدیث کمال سید شریعت محمدیہ از

فصل در ارشاد صحیفہ شریعت محمدیہ

الاعداد

مشتملہ شعب علیہ متنوعہ سلسلہ و دائرہ

یعنی آراء و الفتاویٰ فی الفقه و العقائد و الحوادث و المنازعات فی ما یستلزم بالاسرار الخ فیہ یدل
تربیۃ السالک فی الاحوال الخاصۃ من السلوک و الفرق فی سوا الطريق فی انما حیوان حادیہ مند
لمفردات خبرت فی القیامہ الختمۃ الخلیفۃ و البغیۃ کہ کل آن از اقامت سلسلہ حضرت الشریعہ
صلاہ ثلاث بطل آن از اقامت حضرت شیخ ابو جعفر مولانا علی شاہ محمدی امداد شریعت
تعب صحیفہ شریعت بہ ترک بنام مایش نیز خاصہ اہل سنیہ بتجلیہ علیہ و دیگر انفس است

جلد ۱ ابارت ماہ صفر الظفر ۱۳۲۷ ہجری | جلد ۳

از طبع امداد المطابع کتب بھون جلو و نمودن گرفت

رسالہ الامداد کا شیش

داعی ہوتا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص شاہِ حضرت صدیق اکبرؓ کے اُس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبتِ بلعید سے نہ کہ حمتِ شرعیہ سے بس خواب میں ایسے خادموں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزوِ مہتمم با نشان بھی تھا باقی ظاہر ہے و السلام ۲۰ سوال ۱۳۳۰ -

سوال - اب وجہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ یہیت ہونے کا خیال مجھ کو کیوں ہوا اور حضور کی طرف کیوں رجوع کیا: بہت کا شوق صرف مطالعہ کتبِ تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع آئے کہ ہمارا صاحبِ ایمان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم لودیانہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس سے یہ فرض تھی کہ ہمارے ناما یا اور کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خراب ہی ہوں اُن کو بلاوجہ ترجیح دی جائے اصل فرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک ہیں نہ کہ اگر مولوی صاحبان لودیانوی اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو تو اس میں بھی جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیرِ مطالعہ رہی ہیں جن میں سے بشتی زیور تاحزہ جان ہے اور شرحِ شہنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ ابھی چند تصانیفِ نفیسہ گذریں (۳) ایک دفعہ وہ یوں فرمایا کہ میں جیسے کا اتفاق پیدا تو وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب نے طالبِ علم تھے اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور کے بیعت ہیں اس لئے اُن سے اور بھی محبت ہو گئی تھی انھوں نے معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھا پھر میں سے دور سالہ الامداد اور حسن العزیز بھی باہواری آئے ہیں بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو اُن مولوی صاحب طالبِ علم نے چند رسالہ مجھ کو دیکھنے کے واسطے دئے الحمد للہ جو لطف اُن سے اٹھایا بیان سے باہر ہے ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکر رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ دہرائی تو اس میں خیال آیا کہ کتب کو پڑھتے ہو گئی اسلئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب لے کر

کجوابت مجرت

۱۰۰ باب نمبر ۱۳

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کثر شریف رحمۃ اللہ علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صفا ہوں
 لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی
 کثر شریف کے پرستے میں اسکو صحیح پرستہ چاہئے اس خیال سے دوبارہ کثر شریف پر صفا ہوں دل پر
 تو یہ ہے کہ صحیح پرستہ جاتے لیکن زبان سے میا خستہ بجا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے
 اشرف علی کل خلق جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان
 سے یہی کثر لگتا ہے۔ دین باریبی صورت ہوتی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور یہی
 چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کثر اکبر ابو جاس کے کہ
 رقت طاری ہو گئی نہیں پر گریبا اور نہایت روکے ساتھ ایک چچ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ
 میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں کسٹور
 بے جی تھی اور وہ اثرنا طاقتی پرستہ رہتا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا یہی خیال
 تھا لیکن حالت بیداری میں کثر شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا مادہ ہوا کہ اس خیال
 کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ میری غلطی نہ ہو جائے باس خیال بندہ چھو گیا اور پھر
 دوسری کو واسطیت کہ کثر شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف
 پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کتا ہوں اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی خلایک
 اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار جن مجبور ہوں زبان اپنے قلم میں نہیں آجس ہذا
 ایسا ہی کہ خیال نہ تھا تو حشر بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات
 ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں گنا شک عرض کر دوں۔

جواب اس واقعہ میں سنی تھی کہ جس کی طرف تم رجح کرے ہو وہ تعالیٰ منہج مسرت ہے۔

۱۳ سوال مسئلہ۔

سوال جناب خداوند اولا نام محمد مصطفیٰ علیکم السلام درود اللہ بركاتہ۔ مكرت ناسد وارو
 ہوكر باعث اعزاز ہوا ہے ناچر حضرت جد امجد قبلہ عالم مظلومہ العالی کا بڑا نواسہ مولوی
 صاحب مرحوم کا لکھنے اس خطبہ میں کہ جناب نے ضروریات انسانہ کے لحاظ سے دینی خدمت
 بہت کی ہے اور بہت سے مسائل حنیفہ دینیات میں گونا گوں کوششیں فرمائی ہیں کہ آپ سے

قارئین کرام! دیوبندی وہابیوں کے نام نہاد مجدد اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے اپنے مرید کو توبہ کرنے کی نصیحت نہیں کی اور یہاں تک کہ یہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شیطانی دوسوہ ہے بلکہ جواب میں اس کی حوصلہ افزائی اور تائید کر دی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو پڑھ کر عوام یہ کہنے میں حتی بجانب میں کہ جو کلام مرزا قادیانی سے نہیں ہو سکا۔ وہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے کر دیا ہے۔ نیز دیوبندیوں کے نزدیک الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ یہ ورد شریف پڑھنے والا مشرک اور کافر ہے مگر اللھم صل علی سیدنا و مولانا اشرف علی پڑھنے والا مسلمان اور موحّد ہے

وہابی اکابر میں گستاخی صحابہ بھی پائی جاتی ہے اس کا ثبوت بھی وہابی اکابر کی کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں پیش خدمت ہے۔

وہابیت اور شیعیت

گروہ وہابیہ نجدیہ میں شیعیت کا بھی اثر ہے۔ مندرجہ ذیل عبارات سے اس امر کا بالوضاحت انکشاف ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت علی سب سے زیادہ خلافت کا مستحق جانتے تھے۔ اور یہ بھی یہی بلحاظ قربت قریب اور فضیلت اور شجاعت کے سب سے زیادہ پیغمبر کی قائم مقامی کے مستحق۔ مگر چونکہ آنحضرت نے کوئی صاف و صریح نص خلافت کے باب میں وفات کے وقت نہیں فرمایا۔ اور صحابہ نے اپنی رائے اور مشورہ بلحاظ مصلحت وقت ابو بکر صدیقؓ کو خلیفہ بنالیا۔ تو

آپ صبر کر کے خاموش رہے۔ (حیات وحید الزمان ص ۱۰۵-۱۰۵)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی | بھلا ان پاک نفسوں پر معاویہ کا قیاس کیونکر جو نہ مہاجرین میں سے نہ

انصار میں سے نہ انہوں نے آنحضرت کی کوئی خدمت اور جہاں شہری کی بلکہ آپ سے لڑتے رہے اور فتح مکہ کے دن ڈر کے مارے مسلمان ہو گئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ رستے دی کہ علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کو قتل کر ڈالیں۔ (حیات وحید الزمان ص ۱۰۵ تا ۱۰۷ وحید اللغات)

حضرت امیر معاویہ کی تعریف | ایک سچے مسلمان کا جس میں ذرہ برابر بھی پیغمبر صاحب کی محبت ہو وہ یہ گوارا کرے گا کہ وہ معاویہ کی تعریف و توصیف کرے۔ (حیات وحید الزمان ص ۱۰۷ تا ۱۰۸ وحید اللغات)

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

محدث الروایت میاں سید زبیر حسین دہلوی نے اپنے فتاویٰ میں حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا واقعہ اس رنگ میں تحریر کیا ہے جس سے مولوی صاحب کا یہ نظریہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سیدہ طیبہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فاجرہ اور فاسقہ سمجھا تھا۔ (معاذ اللہ) (فتاویٰ مذہبیہ ص ۲۷ جلد ۱ اسطر ۱ تا ۵ مطبوعہ دہلی)

حضرت سیدنا عمر فاروق اور عثمان غنی علیہما الرضوان

کے متعلق اہم الروایہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا نظریہ فاسدہ اور عقیدہ باطلہ حضرت علامہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق

علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: اِنْ سُمِّرَ لَهٗ غُلَطَاتٌ ذَبَلَيَاتٌ یعنی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہت سی خطرناک غلطیاں ہیں۔ (فتاویٰ احیاء سطر ۱۱۰) ابن حجری علامہ ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری علیہ الرحمۃ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ابن تیمیہ کا عقیدہ فاسدہ بیان کرتے ہیں کہ: اِنْ عُثْمَانَ كَانَ يُحِبُّ الْمَالِ یعنی بے شک عثمان رضی اللہ عنہ مال و دولت سے محبت کرنے والے تھے۔ (الدرر الکامنہ ص ۵۵ جلد ۱ سطر ۱۱، ۱۲)

صحابہ کرام علیہم السلام الرضوان

مولوی رفیع غاں کے پوری نے اپنی کتاب اصلاح عقائد میں ایک عبارت لکھی ہے جس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بھی بعض طریقے بدعت تھے۔ (اصلاح عقائد سطر ۱۲ تا ۱۵ ص ۲)

صحابہ کرام علیہم السلام پر استہزاء | وہابی مولوی زبیری صاحب آف راولپنڈی اپنی جماعت کے مشہور مولوی عبدراعہد حصاری کے متعلق رقمطراز ہیں کہ: مولانا حصاری صاحب کی محض ہٹ دھرمی ہے۔ اور اسی ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے انہوں نے جماعت غریباں اہلحدیث اور اس کے اکابر کو کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور محدثین عظام تک کو اپنی تبدیلی، استہزائی اور جہلی مشین کے نشانے سے نہیں چھوڑا۔

(معیذ اہلحدیث کراچی ص ۱۲ یکم ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ)

سیدنا امیر معاویہ کی تعظیم کرنا بے باکی ہے | حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت کلمات تعظیم مثل حضرت درمنی اللہ عنہ کننا سخت دلیری اور بے باکی ہے۔ اللہ محفوظ رکھے۔

مولوی وحید الزمان حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دل کھول کر بڑا کئے
کو جائز و درست سمجھتے ہیں بلکہ ایسا کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

(اہل حدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۱۱ء)

مولوی وحید الزمان لکھتے ہیں کہ تعزیر سازی اور مجالس مرتبہ خوانی کی کوئی ہجو یا
تفتیش نہ کریں۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۱۱ء)

مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے یہی نصیحت کی ہے کہ:
وجاہ امیر (حضرت علی) اور تمام آئمہ اہلبیت کو بدل تعظیم اور
محبت اور بیان فضائل اور مناقب میں غرق ہو جائیں۔ اور جناب امیر
کو افضل صحابہ اور تمام مومنین پیشوا تسلیم کریں۔
معاویہ اور عمر بن عاص اور غیرہ کی نسبت کوئی کلمہ تعظیم و تکریم کا مثلاً
حضرت اور رضی اللہ عنہ نہ کہیں۔ تعزیر سازی اور مجالس مرتبہ
خوانی کی کوئی ہجو یا تفتیش نہ کریں۔ نہ اس کی قباحت اور ممانعت
میں کوئی اشتہار یا تالیف شائع کریں۔
شعبہ حضرات معاویہ کو جتنا چاہیں دل کھول کر بڑا کما کریں۔
(اہل حدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۱۱ء)

امیر معاویہ کی لعن پر اہلسنت بڑا نہ مانیں۔ اور مجالس عزاداری امام حسین
علیہ السلام میں کشتی شریک ہوا کریں۔ اور نیز حضرت علی امیر کو افضل الصحابہ تسلیم
کر لیں۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۱۲ء)

مندرجہ بالا نظریات و ہادیہ کے محدث وحید الزمان حیدر آبادی کے ہیں۔ جنہیں
پڑھ کر مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ مگر وہابی ان کو محدث قرار دیتے ہیں۔

وہابیت اور خارجیت

طائفہ وہابیت نجد میں خارجیت کا بھی اثر ہے جس کی شہادت وہابیہ کے مشہور عالم مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی یوں فرما کر دیتے ہیں:

”اہل حدیث جماعت اپنے ناقص العلم اور غیر محتاط نام نہار علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ ان میں بعض تو پرانے خارجی اور بے علم محض ہیں۔ اور بعض کانگریسی ہیں“ (احیاء المیت صفحہ ۲۴)

وہابیوں کے امام ابن تیمیہ کے متعلق بھی علماء عظام نے یہ فرمایا ہے کہ وہ خارجی تھا۔ ابن قیم ابن تیمیہ کے عقیدہ پر ہی تھا۔ بعد ازاں محمد بن عبد الوہاب نجدی جس نے اپنے تسمیہ کے مرشد کو ہی ترویج دی تھی۔ اُمتِ محمدیہ کے حلیل المرتبت، ممد ثن، مفسرین، محققین اور علماء ربانی نے بھی شیخ نجدی کو خارجی قرار دیا۔ آج کل کے وہابی جو محمد بن عبد الوہاب نجدی کو شیخ الاسلام، مجددِ اعظم اور ولی اللہ قرار دیتے ہیں۔ وہ بھی یقیناً خارجی ہیں۔ چنانچہ شہر سیالکوٹ کے ایک گروہ کے وہابیوں کی مقتدر شخصیت مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتاب ”احیاء المیت“ میں اپنے فرقہ کے وہابیوں کو اپنے فرقہ کے وہابی مولویوں کے متعلق یہی نصیحت کی ہے جو کہ وہابیوں کا امام اور مجدد ابن تیمیہ بھی سرکار علی المرتضیٰ شیعہ خدا، مشکل کشا مولائے کل کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کیا کرتا تھا۔ جیسا کہ امام الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی شارحِ بخاری نے ”الدرر الکامنہ“ نامی تصنیفِ لطیف میں اس کو خارجی عقیدہ دے کر کیا ہے:

قَالَ فِي حَقِّ عَلِيِّ أَحْطَاءٌ فِي سَبْعَةِ عَشَرَ شَيْئًا۔ ابن تیمیہ نے سرکار علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کہا کہ حضرت علی نے

سترہ غلطی کی۔ (الدرر الکامنہ ج ۱ صفحہ ۱۵۸) مطبوعہ حیدرآباد عینیت النہام مطبوعہ دہلی

احیاء المیت صفحہ ۲۴ کانفرنس ۲۰۰۷ء مغربیہ ملاحظہ فرمائیں۔

میں اسلامی جمعیت کو پاش پاش کر دیا اور سیاسی لوگوں نے حیفۃ الکلاب کی حریم میں سلام ہی کو جواب دیدیا۔ **فَالِی اللہ المَشْتَقِی**۔

تو ایسے حالات میں میں نے ضروری جانا کہ ان ہر دو قسم کے لوگوں کو طریقِ امتدادِ دنیا و عاقبت کی راہِ نجات بتاؤں، تاکہ مسلمانوں کی کشتی اس بھنور کے تھیلوں سے محفوظ رہے۔ **وَاللہُ اَلْمَوْفِقُ**

حرمیدۃ الجہدیت، سوہترہ اور اخبارِ اسلامِ عقصام کو جو جلالہ کے ایسے زہریلے متعین اور بعض بے احتیاط اور زبانِ دراز مفرین کے ایسے بیانوں سے خطرہ ہے کہ جماعتِ اہلحدیث پر جو انجامِ بدی کے لحاظ سے بہت سادہ جماعت ہے بڑا اثر پڑے۔ اور شدید فتنی اور حقیقی اہلحدیث کے مسائل کے پردے میں ان میں یرغیری ذہنیت اور قاری رُوح طویل کر جائے اور ترکِ تقلید کے سیلاب میں وہ ترکِ ادب کے خس و خاشاک اور کچرے سے بھی آلودہ ہو جائیں، جیسا کہ واقعاً میں ہوتا ہے۔

سو واضح ہو کہ یہ روش ائمہِ متبوعین کی حدیث کے خلاف ہے کوئی شخص اہل سنت کہلا کر ہوا ان کی روش کے خلاف نہیں کر سکتا، اس لئے جماعتِ اہل حدیث اپنے اقصیٰ العلم اور غیر محتاط نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے ڈھوکا دے کھٹکے کیونکہ ان میں سے بعض تو پُرانے قاری اور بے علم محض ہیں اور بعض پرانے کانگریسیں جو کانگریس کا حق تک نہ کرنے کے لئے ایک نہایت گہری اور زمین درز (under ground) تجویز کے تحت انگریزی پالیسی (divide and conquer) (تفرقہ ڈالو اور فتح کریں) سے مسلمانوں کو شکافی مسائل میں مشغول کر کے باہمی اتفاق میں دوکاٹتے اور مسلمانوں میں خصوصاً اہلحدیث میں تعصب پیدا کرتا چاہتے ہیں۔

حضرت سیدنا علی کا اسلام معتبر نہیں؟

اے تم یہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کے اسلام کو بھی صحیح نہیں سمجھتا۔ اس کے اس عقیدہ کو شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی بیان فرماتے ہیں۔
 عَلِيُّ أَسْلَمَ حَبِيبًا وَالْصَّبِيُّ لَهُ يَصِحُّ إِسْلَامُهُ: یعنی حضرت علی نے بحین کی عمر میں اسلام قبول فرمایا تھا اور بچہ کا بچپن میں اسلام قبول کرنا صحیح و معتبر نہیں ہے۔
 شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنے فتاویٰ میں اِسے تہذیب کا یہ عقیدہ واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ:
 إِنَّ عَلِيًّا أَخْطَأَ فِي أَكْثَرِ مِنْ ثَلَاثِ مِائَةِ مَكَانٍ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین سو سے زائد غلط فتوے دیے۔

(فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۷ مطبوعہ مصر)
 سر ڈار الوہابیہ شہناز اللہ امرتسری نے ایک کتاب تصنیف جدید یعنی واقعہ کربلا پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:
 واقعہ کربلا مذہبی نہ تھا بلکہ سیاسی اور حفظ و ناموس کے لیے تھا۔
 اُردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جس میں نہایت وضاحت سے ثابت کیا گیا ہے کہ واقعہ کربلا مذہبی نہ تھا بلکہ یہ جنگ محض سیاسی مصلحت اور حفظ و ناموس کی خاطر لڑی گئی۔ علماء کرام کی تصدیقات بھی کتاب کے آخر میں درج ہیں۔ ہر خوبی سے یہ کتاب قابل مطالعہ ہے بلکہ نشر و اشاعت ضروری ہے۔ تین سو لے ہم نے تاجروں اور مفت تصنیف کرنے والوں کے لیے مقرر کیے ہیں۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۱۴۶ فروری ۱۹۹۶ء)

۔ وہ عمار و ہالی جی ہوں گے۔ حالیہ دور میں پاکستان کے ایک خارجی نے ایک کتاب خلافت رشید بن رشید لکھی ہے۔ اس کتاب کی تائید بھی دیوبندی اور غیر متقدم و ہالی مولویوں نے کی ہے۔

قارئین کے کرام! سرکار الوہابیہ امرتسری کے تبصرہ میں غار جنت کا اثر بالکل ظاہر ہے۔ اس کی تبلیغ و تشہیر کا ذوق کس جذبہ سے ہے اور سرکار سیدنا امام عالم مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت لوگوں کے دلوں سے ختم کرنے اور یزید پلید کی حمایت کی نشر و اشاعت کی دلیل کس انداز سے کی گئی ہے۔

یزید سے سرکار امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقابلہ
حکومت اور ریاست کے حصول کے لیے تھا
دہلی کے مشہور مولوی البر النعیم محمد عبد العظیم
حیدر آبادی کا ایک مضمون امام الوہابیہ

شمارہ امرتسری نے اپنے اخبار المحدثہ امرتسری میں شائع کیا ہے۔ جس میں اعلانیہ طور پر غار جنت کا پرچار اور یزیدیت کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔
’حضرت امام حسین اور یزید کا مقابلہ یہ جملہ مقابلے حکومت و ریاست کی غرض سے ہوئے۔‘ (المحدثہ امرتسری ج ۴، ۲ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء)
الیزید محمد دین بٹے سرکار امام عالم مقام شہزادہ گلگوں قبا، راکب دوشن مصطفیٰ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اقدس میں گستاخیاں اور بے باکیاں کرتے ہوئے خلافت رشید بن رشید میں لکھتا ہے:
’سیدنا حسین حکومت کو بچوں کا کھیل سمجھتے ہوئے کسی کی کچھ پروا نہ کرتے تھے۔ اور بزرگوں کے سمجھانے کے باوجود بھی بعض اوقات جو دل میں آتا کر گزرتے تھے۔‘ (خلافت رشید ابن رشید، ص ۱۲۱)

۱۔ خلافت رشید بن رشید دیوبندی اور غیر مقلدہ ہابی مولویوں کی مصدقہ کتاب ہے۔ کیونکہ اس کے پیچھے ان فرقوں کے مولویوں کے تعاریض موجود ہیں۔

عظمتِ حسین کا انکار حضرت حسینؑ تو آنحضور صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سفرِ عقبی کے وقت پانچ سال کے معصوم بچے

تھے۔ ان کو جلیل القدر صحابی کہنا محض غلط ہے! (خلافتِ رشیدین رشیدؑ) سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا اسلام کے خلاف اصول سے انکار کرنا۔ اس

لیے تھا کہ آپ اپنے آپ کو امیر سے بہتر سمجھ کر خلافت کو اپنا حق سمجھتے تھے جس کا ثبوت کتابِ ہدایں کافی سے زیادہ پہنچا دیا گیا ہے۔ لہذا یہ اصولِ اسلام کے خلاف ہے۔ کہ کسی ایک نیک ہستی کے ذاتی خیالات اور رائے کو مجبوراً امت کے خلاف دین کا مقام دے دیا جائے۔ (خلافتِ رشیدین رشیدؑ ص ۱۳۳)

امیر المومنین یزید کی مخالفت کے لیے سیدنا حسینؑ سیدنا معاویہ کی وفات کے منتظر تھے۔ جو نبی انہیں سیدنا معاویہ کی حلت کی خبر ملی تو اپنے ولی مقصد کی بڑائی کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ امیر کی اطاعت سے گریز اور اپنی خلافت کی طلب کے نتائج پیدا ہونے تک آپ نے جو کچھ کیا وہی دراصل اس تمام سلسلہ کی رُوخ رواں ہے۔ جسے سمجھ لینے کے بعد قارئینِ ہمسائی اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ سیدنا حسینؑ نے خود ہی ایسے حالات پیدا کئے تھے جو بالآخر واقعہ کو بلا پر منہج ہوئے۔ (خلافتِ رشیدین رشیدؑ ص ۱۸۶)

یزید کی خلافت سیدنا علی المرتضیٰ سیدنا حسینؑ کوئی تفرقہ بازوں کے سماروں سر کر رہے مسلمانوں کی مرضی کے خلاف حکومت کا تختہ اُلٹنے کے لیے کو ذرا نہ ہو گئے۔ یہ وہ باتیں ہیں جنہیں تاریخ سے

دھپی رکھنے والے مسلمان ابھی طرح جانتے ہیں۔ یہ تاریخی حالات واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ امیر المومنین یزید کی خلافت سیدنا علیؑ کی خلافت سے بوجہ غناہ جلی کے ہمد جا علیؑ اور اتفاق کی حامل تھی! (خلافتِ رشیدین رشیدؑ ص ۲۱۲)

خلافت کا جھگڑا | اہل حق قارئین! حقیقت شہورج کی طرح روشن ہے کہ سب خلافت حاصل کرنے کا جھگڑا تھا۔ اور خلافت کی آرزو میں کر بلا کا مدثر پیش آیا۔ (خلافت رشید بن رشید ص ۲۳۸)

یزید صالح تھا اور دنیا نے اسلام میں اس خلافت رشید بن رشید کے اس کا کردار بہت بلند تھا۔ آخر میں فرقہ دہانہ کے خارجی مولوی عبدالمحمد خطیب شیخ پورہ یزید کی حمایت میں اپنی یزیدیت اور خارجیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے،

”اسلام میں یزید بن معاویہ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے عربوں کے دل جیت کر بہادر ترین عرب کا خطاب حاصل کیا۔ اس سادہ دار صالح امیر یزید کے بارے میں تو دنیا کو یہاں تک غلط راہ پر ڈال دیا گیا ہے کہ آج اہللام کے سپوت کا نام لینا بھی بڑی جرات اور صبر آزمائی کا کام ہے۔ میری دانست میں دنیا نے اسلام کے اس بہادر ترین عرب امیر یزید کا کردار بہت بلند تھا۔“

(خلافت رشید بن رشید ص ۲۵۲)

یزید مظلوم شخصیت ہے | غیر مقلدین حضرات کے ابوحنیفہ امین نے خادم آف کامونکے یزید پلیدی کی تعریف اور اس کو امیر المؤمنین تسلیم کرتے ہوئے اپنی خارجیت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ:

”ہمیشہ حضرات نے اس کے لیے ایک مظلوم شخصیت جناب امیر المؤمنین حضرت یزید کو ملزم گردانا اور یہاں تک کہ دیا کر شہادت

لے غیر مقلدہابی ابوقین محمد امین خادم کی کتاب مسافت یزید بن ابی شیبانہ الحدیث در جہ شہادہ کامونکے نے شائع کی ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ العادری عنقرض)

امام حسینؑ حضرت یزیدؑ بنے معاویہ کے حکم کے مطابق مٹی جس کے لیے یہ شخصیت قابلِ صدا احترام آج تک لعن و لعن بنی ہے،
(معارف یزیدؑ حصہ دوم)
یزید خلیفہ حق ہے | الوقیق محمد امینؑ وہابی نے معارف یزیدؑ کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ،

حضرت مولانا شار اللہ صاحب اور قریب ستر اجتماعت اہلحدیث نے بھی یزیدؑ کو خلیفہ حق تسلیم کیا ہے۔ اخبار اہلحدیث یکم جون ۱۹۱۷ء فتاویٰ ۳۲۰ (معارف یزیدؑ حصہ دوم) اہلحدیث اور قریب ستر اجتماعت اہلحدیث وہابیہ نجدیہ کے مرکزی مدرسہ رحمانیہ دہلی کے مدرس مولوی عبید اللہ مبارکپوری سرکارِ امام عالی مقام سیدنا حسینؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ اقدس میں توہین آمیز کلمات لکھتے ہیں کہ،

و معتبر تاریخی روایات سے معمولی سمجھ کا آدمی بھی یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہے کہ کربلا کا واقعہ محض ایسے لیے پیش آیا کہ حضرت حسینؑ رضی اللہ عنہ نے قطعاً و دراندیشی اور تدبیر سے کام نہیں لیا۔ محض یہی خواہوں کے مشوروں کو ٹھکرا دیا۔ حالات و واقعات سے آنکھیں موند لیں۔ ہمارے نزدیک یعنی وہابیوں کے نزدیک حضرت حسینؑ نے بے موقعہ اور بے محل و بلا ضرورت و افتراق اور شقاق و عداوت پیدا ہو گئی اور اُمتِ کسلائی کا شیرازہ بکھر گیا، (خلافت رشیدین رشید ۱۳۳۵) سانحہ کربلا سیاسی تھا | دہلوی نے بھی کربلا کے اس جانکاہ واقعہ کو سیاسی قرار دیتے ہوئے اپنی خانجیت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں،

یعنی یہ کہ واقعہ کربلا مذہبی جنگ نہ تھی۔ اول میں محض سیاست اور آخر میں حفظِ ناموس کی مٹی جو لوگ اسے مذہبی بتاتے ہیں انہیں

مسلم نہیں اس میں کیا قباحت ہے، (خلافت رشیدین رشیدؑ) وہابیہ نجدیہ کی معروف شخصیت مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے شاگرد اور جمعیت توحید و ہدایت کے ناظم اعلیٰ مولوی اسماعیل سلمیٰ کا گمراہی سے آف گوجر انزالہ بھی خارجہ خیرات کی کمیٹی میں یزید پٹیل کو امیر المؤمنین تسلیم کرتے ہوئے اپنا نام اس طرح درج کرتے ہیں کہ:

”امیر المؤمنین یزید کی تغیر اور ان پر لعنت کرنے کو کوئی بھی سمجھ دار اور اہل عقل ٹھیک نہیں سمجھتا، (خلافت رشیدین رشیدؑ) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کو اپنے شاگرد کی ذہنیت کا علم تھا تب ہی تو انہوں نے اپنی کتاب ”احیاء المیت“ میں یزیدی روح اور خارجی ذہنیت کی اصلاح کی سُرخ دے کر اسماعیل کی زیر نگرانی، الاعتصام، گوجر انزالہ شائع ہونے والے رسالہ اور اخبار المحدث سوہدرہ عبدالمجید سوہدرہ کی زیر نگرانی شائع ہونے والے رسالہ کے مضامین پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

”جريدة المحدث سوہدرہ میں تو علی التواتر اور اخبار المحدث گوجر انزالہ میں موسمی القلاب کے طور پر بعض مضامین ایسے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور بعض ناقص العلم المحدث مناظر اور مقررانی تقریریں بھی کرتے رہتے ہیں جن سے بُرے نتائج نکلنے کا خطر ہے، (احیاء المیت ص ۲۷)

تقریریں کر ام! مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کا یزیدی روح اور خارجی ذہنیت کی اصلاح کی سُرخ دینا یقیناً معنی رکھتا ہے۔ ان کو علم تھا کہ اسماعیل آف گوجر انزالہ اور عبدالمجید سوہدرہ جس جو کہ دونوں ان کے شاگرد ہیں۔ ان میں خاجیت کا اثر ضرور ہے۔ تب ہی تو یہ سُرخ دے کر ان کو نصیحت کی ہے۔

وہابیہ نجدیہ کے ابوعلین محمد امین سفر کر بلا حصول اقتدار کے لیے تھا۔ آف کا مونکے نے سربراہام حین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سفر کربلا معلیٰ کو اقتدار کا سفر قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ
 ”حضرت کا یہ سفر کافروں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے نہیں تھا
 بلکہ خلافت کو اپنا حق خیال کرتے ہوئے اقتدار کی خاطر حضرت اہم
 حسین نے یہ سفر اٹھارکھا تھا۔ (معارف یزید ص ۱ ج ۱)
 شہادت حسین کا استہزار | وہابیہ نجدیہ کے ابوحنیفہ نے سہ کار سینا
 اہم عالمی مقام اہم حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کا استہزار اڑاتے ہوئے لکھا ہے کہ:

”غور کریں کہ وہ کونسا اسلام ہے جو حضرت اہم کی شہادت سے
 زندہ ہوا ہے۔ اگر نہ شہید ہوتے تو اسلام مُردہ ہو جاتا۔“

(معارف یزید ص ۱ ج ۱)

واقعہ کربلا سے اسلام مُردہ ہوا ہے | نجدی خارجی نے واقعہ کربلا
 کو اسلام کو مُردہ کر دینے والا
 لکھا ہے کہ:

”اگر بغیر غور دیکھا جائے تو صاف روشن ہے کہ واقعہ کربلا نے اسلام
 زندہ کرنے کی بجائے اسلام کو مُردہ کر دیا ہے۔ (معارف یزید ص ۱ ج ۱)
 نجدی نے یزید کو اہم حق قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:
 یزید اہم حق ہے | چونکہ آپ (حضرت اہم حسین) نے اہم حق کے خلاف
 خروج کیا تھا۔ (معارف یزید ص ۱ ج ۱)

قارئینِ کرام! وہابیہ نجدیہ کے مولویوں نے کتن دلیری اور جرات سے اپنی
 خارجیت سے اپنی کیا ہے اور سینا اہم ہام عالمی مقام حضرت حسین رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے بغض و عناد اور کینہ کا ثبوت دیا ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے!
 خصوصیت وہابیت کی وہاں سے

سلف صالحین کی شہادتیں | وہابیوں کے خارجی ہونے کے بارے میں
اسلاف نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے۔

چنانچہ زیدۃ الغفرین علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ الباری اِن الشَّيْطَانِ لَكُمْ عَدُوٌّ
فَاتَّخِذُوا لَهُ عَدُوًّا آيَةُ تحریر کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وَقِيلَ هَذِهِ آيَةُ نَزَلَتْ فِي
الْحَوَاجِ الَّذِينَ يَخْذُونَ تَأْوِيلَ
الْكِتَابِ الشَّيْطَانِ وَيَسْتَعْلِمُونَ بِدَلَالَةِ
وَمَنْ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْوَالُهُمْ كَمَا هُوَ
مُشَاهِدٌ لَأَن فِي نَظَائِرِهِمْ وَهُمْ
فِرْقَةٌ بِأَرْضِ الْحِجَازِ يُقَالُ لَهُمْ
الْوَهَابِيَّةُ يَحْسِبُونَ أَنَّهُمْ عَلَى
شَيْءٍ إِلَّا أَنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ
اسْتَعْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَا
نَسَاهُمْ ذَكَرَ اللَّهُ أُولَئِكَ حِزْبُ
الشَّيْطَانِ هُمْ الْخَاسِرُونَ نَسِىَ اللَّهُ
الْكُرَيْمُ أَنْ يَقْطَعَ دَابِرَهُمْ

یہ لوگ جھوٹے ہیں شیطان نساہیں
بھلا کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے بھلا دیا ہے۔ یہ لوگ شیطانی گروہ ہیں۔ اور حقیقتاً شیطانی
گروہ کے لوگ ہی خسارہ میں رہنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں
کہ ان کی جڑ کاٹ دے۔ (الصادی علی الجلالین ص مطبوعہ مصر)

علامہ شامی علیہ الرحمۃ کی گواہی | حضرت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ
بنت اسلامیہ کے باغیوں کے متعلق

بیان کرتے ہوئے محمد بن عبد الوہاب نجدی کو بھی بنت اسلامیہ کہا باغی
قرار دیتے ہوئے پُر زور الفاظ میں لکھتے ہیں کہ:

جیسے ہمارے زمانہ میں ابن عربیؒ عبد الوہاب کے متبعین کا وقوع ہوا کہ یہ لوگ نجدی سے اٹھے اور انہوں نے حرمین شریفین (مکہ مکرمہ - مدینہ منورہ) پر غلبہ حاصل کر لیا۔ یہ لوگ خود کو خنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے لیکن ان کا عقیدہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں جو کوئی ان کے اسی بنا پر ان لوگوں نے مسلمانانِ اہلسنت اور ان کے علماء کو قتل کرنا جائز قرار دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو ختم کر دیا۔ ان کے شہروں کو برباد کر دیا۔ اور اسلامی افواج کو ان پر فتح دی۔ اور یہ واقعہ ۱۲۲۳ھ میں وقوع پذیر ہوا۔ (بشامی شریف ص ۱۰ ص ۱۱ مطبوعہ مصر)

كَمَا وَقَعْنَا فِي زَمَانِنَا فِي اتِّبَاعِ ابْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ حُجْرَةٍ وَتَغَلَّبُوا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوا يَنْتَحِلُونَ مَذْهَبَ الْخَنْبَلَةِ لَا كُفَّهْمُ اعْتَقَدُوا أَنَّهُمْ الْمُسْلِمُونَ وَ أَنَّ مَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكٌ وَأَنَّهُ اسْتَبَاحُوا بِذَلِكَ قَتْلَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَعُلَمَاءِهِمْ حَتَّى كَسَرَ اللَّهُ شَوْكَهُمْ وَحَزَبَ بِلَادَهُمْ وَظَفَرَ بِهِمْ عَاكِرَ الْمُسْلِمِينَ عَامَ ثَلَاثٍ وَ ثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ وَ أَلْفٍ -

ان کے شہروں کو برباد کر دیا۔ اور اسلامی افواج کو ان پر فتح دی۔ اور یہ واقعہ ۱۲۲۳ھ میں وقوع پذیر ہوا۔

علامہ قطب الدینؒ دہلوی صاحبِ مظاہر حق نے بھی اپنی کتاب میں غیر مقلدین (جو کہ اپنے آپ کو محمدی بھی کہلاتے ہیں) کو خارجی قرار دیا ہے۔ سو ایسا ہی وہ لامذہب جو بزرگِ خلافت ساری اُمتِ مرحومہ کے ہو کر گئے کہیں اور جو میری طرح مذہبوں سے الگ ہو کر اتباعِ حدیث کا کرسے وہ محمدی ہے۔ اور باقی لوگ خاص محمدی نہیں۔ سو ایسے خارجیوں اور رافضیوں سے ترکِ موافقت لازم ہے۔

حاشیہ توفیر الحق ص ۶۲، ۶۳

دوسرے مقام پر بھی تحریر فرماتے ہیں کہ :
یہ فرقہ خارجی، معتزلی، منکر علماء اور اولیاء کا بے شک اہلسنت و جماعت سے باہر ہے۔ ان کے ساتھ نہ صوفی ہیں نہ فقہاء۔ یہ امام خود پسندی ہیں خراب اور گمراہ۔ یا لکن نہ صوفیہ میں جگہ اور نہ فقیہوں میں ٹھکانا اور نہ خلف اور خلف کے

ذکر کرنے میں۔ (حاشیہ توفیر الحق ص ۶۸)

مولوی محمد تھانوی دیوبندی | جو کہ دیوبندیوں کے اکابرین میں سے ہیں۔
انسانی شرافت کے حاشیہ میں تھکتے ہیں۔

كَمَا سَمِعْتُ السَّهْمَ الْيَبْرِيدَانَ دَخُلُوهُمَا إِلَى الْخَوَارِجِ فِي
الْإِسْلَامِ إِنَّ الَّذِينَ يَدِينُونَ دِينَ عَبْدِ الْقَوَابِ الْجَبْدِيِّ
يَسْلُكُونَ سَالِكَهُ فِي الْأَصُولِ وَالْفُرُوعِ وَيَدْعُونَ فِي بِلَادِنَا
بِاسْمِ الْقَوَابِينِ وَغَيْرِ الْمُقَلِّدِينَ وَيَزْعُمُونَ أَنْ يَقْلُدُوا أَحَدَ
الْأَتَمِّهِ الْأَذْبَعَةِ رَضَا أَنْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ شَرَكَوْا
مَنْ خَالَفَهُمْ هُمُ الْمُشْرِكُونَ وَيَسْتَعِينُونَ قَتَلْنَا أَهْلَ السِّنَّةِ
وَسَبَى نَسَائِدًا وَغَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْعَقَائِدِ الشَّيْعَةِ الَّتِي وَ
صَلَّتْ إِلَيْنَا مِنْهُمْ بِوَايِسْطَةِ الثَّقَاتِ وَسَمِعْنَا هَا بَعْضَ مِنْهُمْ
أَيْضًا هُمْ فِرْقَةٌ مِنَ الْخَوَارِجِ وَقَدْ صَرَحَ بِهِ الْعَلَمَةُ الشَّامِيُّ
فِي كِتَابِهِ رَدِّ الْخَطَا وَقَدْ قَوْلُ صَاحِبِ الدَّرَا الْمُخْتَارِ

(حاشیہ انسانی شرافت ص ۱۱) از شیخ محمد تھانوی مطبوعہ مقبائی
نبی غیب دان احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خارجیوں کے
متعلق ارشاد فرمایا ہے اور وہ ارشاد کتب احادیث کی مستند کتاب طبرانی شریف
میں درج ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا الخوارج کلاب النار خارجی دوزخ کے کتے ہیں۔

(طبرانی شریف ص ۲ مطبوعہ مصر حیوۃ النحوی ص ۱۱)
اب تو کسی قسم کا شبہ اور شک اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں نہیں ہو گا کہ دہلوی
مجتہد خارجی ہیں۔ ان کے خارجی ہونے کا ثبوت دہلوی مولویوں کی عبارتیں اور تحریروں
کی پیش کر رہی ہیں۔

۲۳۷

ناظرِ سرخس کرام بر وہابی اکابر نے جن اشیاء کو حلال - پاک قرار دیا۔ پھر انکی جو تہذیب ان کی نماز عبادات - سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر پر حاضری دینے کو شرک قرار دینا۔ اہلبیت اطہار - صحابہ کرام اور اولیاء اللہ علیہم الرضوان کی شانِ اقدس میں گستاخیاں اور بدبیاکیاں آپس نے ملاحظہ فرمائیں۔

یہ الوہابیت ہے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

نصوصاً وہابیت کی وباسے

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انتخاب ہے کہ اپنے پیارے حبیبِ لبیب نبی کریم، روف و رحیم، قییم و علیم، خبیر و بشیر، شہید و نذیر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے صدقے تمام مذاہب باطلہ سے محفوظ رکھے اور ملک حق اہلسنت و جماعت پر استقامت عطا فرماتے۔ (آمین ختم آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وہابیت کا پوسٹ مارٹم

اس کتاب میں علامہ محمد سیار اللہ قادری اشرفی نے غیر مقلدینِ حضرات کے ہی حوالہ جات سے ان کے ملک کا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ کہ ان کے اکابر کی عبادات سے ہی ان کا بطلان ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴۰ روپے

قادر کی کتب خانہ کی مطبوعات

سیرتِ خلیفہ اُردو جلد اول علامہ عبدی علیہ الرحمۃ مہتمم علامہ محمد شرف الدی

الریاض النضرہ اردو علامہ محبوب طبری علیہ الرحمۃ " پروفیسر دوست محمد شاہ

ذخائر العقبی فی احوال

المودۃ فی القرنی اردو

نعمتِ کبریٰ عربی۔ اردو علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ " پروفیسر محمد طفیل سالک

مولد العروس عربی۔ اردو علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ " پروفیسر دوست محمد شاہ

مورد الروی فی مولد النبی عربی۔ اردو علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ علامہ گل محمد عتیقی

حسن المقصد فی عمل المولد اردو علامہ نلال الدین سیدی علیہ الرحمۃ پروفیسر محمد طفیل سالک

کتاب الانوار

حفی اردو علامہ بکری علیہ الرحمۃ علامہ شرف الدین کشمیری

مصباح السرد والافکار

القول البدیع عربی۔ اردو علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ پروفیسر سید اسرار حسین شاہ بخاری

اہلسنت وجماعت کا ترجمان ماہنامہ **ماہِ طیبہ** سٹائلکوٹ

ایڈیٹر: مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

سالانہ چندہ ۱۵۰ روپے — ماہانہ ۱۳ روپے

قرآن و سنت کی تعلیمات کا پیکر
دین اسلام کی صحیح معنی میں تبلیغ کرنے والا۔ قرآن و سنت کے
نام پر دھوکہ اور فریب دینے والے مذہبی بہروپیوں کو
بے نقاب کرنے والا۔ خلفاء راشدین، صحابہ کرام اہل بیت
عظام ائمہ مجتہدین، اولیائے کاملین، اکابر محدثین اور
مفسرین کے افکار و نظریات کو مدلل انداز میں پیش
کرنے والا ماہنامہ آج ہی اپنے نام سال بھر کے لیے
جاری کرائیے!

ترسیل زر کا پتہ: دفتر ماہنامہ ماہِ طیبہ تحصیل بازار سیالکوٹ